روضۃ الصالحین

فقیہہ ابو اللیث سمرقندیؒ
کی شہرہ آفاق عربی کتاب

تنبیہ الغافلین

کا سلیس اردو ترجمہ

مولانا محفوظ الحسن سنبھلی

ناشر

مکتبۂ ادب اسلامی ○ لاہور

81224

حقوقِ اشاعت محفوظ
۱۹۸۷ء

روضۃ الصالحین

تشریح و ترجمہ: تنبیہ الغافلین

مترجم: مولانا محفوظ الحسن

ناشر : کلیم نشتر
طابع : گنج شکر پرنٹرز، لاہور

قیمت : ۴۵/- روپے

Marfat.com

فہرست

پیش لفظ	۵
۱ - اخلاص	۷
۲ - موت اور اس کی شدّت	۱۴
۳ - عذابِ قبر	۲۱
۴ - قیامت کا ہولناک منظر	۲۵
۵ - جنت اور اہلِ جنت	۳۲
۶ - اللہ کی رحمت	۴۱
۷ - امر بالمعروف ونہی من المنکر	۴۶
۸ - توبہ	۴۹
۹ - حقوق الوالدین	۶۲
۱۰ - صلہ رحمی	۶۵
۱۱ - پڑوسیوں کے حقوق	۷۲
۱۲ - جھوٹ	۷۷
۱۳ - غیبت	۷۹
۱۴ - چغلی	۸۲
۱۵ - حسد	۸۷
۱۶ - تکبّر	۹۱

Marfat.com

۱۷۔ غصّہ	۹۷
۱۸۔ زبان	۱۰۵
۱۹۔ حرص وطمع	۱۱۱
۲۰۔ ترک دنیا	۱۳۲
۲۱۔ مصائب پر صبر	۱۴۳
۲۲۔ اہل وعیال پر خرچ کی فضیلت	۱۶۲
۲۳۔ یتیم کے ساتھ حسن سلوک	۱۶۹
۲۴۔ زنا اور اس کی برائی	۱۷۲
۲۵۔ سُود	۱۷۷
۲۶۔ گناہ	۱۸۰
۲۷۔ رحمت وشفقت	۱۹۵
۲۸۔ خوف خدا	۲۰۲
۲۹۔ اللہ کا ذکر	۲۰۹
۳۰۔ دُعا	۲۱۶
۳۱۔ تسبیحات	۲۲۲

Marfat.com

ذخیرہ کتب
۶۸ کریم پارک لاہور

پیش لفظ

اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ جس طرح عمل کے لیے علم بنیاد اور راہ عمل کی حیثیت رکھتا ہے اسی طرح اسلاف واکابر کے حالات اور ان کی زندگی کا مطالعہ اعمال کے لیے دعوت و تحریک کا موثر ترین ذریعہ ہے، بقول شخصے

جو بزرگوں کی سیرت اور ان کے مواعظ سے اعراض کرتا ہے وہ دو برائیوں کے اندر ملوث ہو جاتا ہے۔ یا تو وہ بہت معمولی عمل کر کے اپنے کو اسلاف میں شمار کرنے لگتا ہے یا معمولی جدوجہد کو بڑا سمجھ کر کبر و غرور میں مبتلا ہو جاتا ہے، اپنے کو سب سے اعلیٰ اور دوسروں کو حقیر سمجھنے لگتا ہے جس سے اس کی محنت بے کار اور عمل ضائع ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ	ایک گھڑی غور و فکر کرنا ایک سال کی عبادت سے افضل ہے۔

یہی زیر نظر تالیف کا مبنیٰ ہے۔

چونکہ آج کل لوگوں کی طبائع اختصار پسند ہیں اس لیے طویل بحثوں کو چھوڑ کر اختصار اور جامعیت کے ساتھ اکثر مقولوں پر اکتفا کیا گیا ہے۔

میں اپنی علمی کم مائیگی اور کمزوریوں سے خوب واقف ہوں، میں کسی بھی طرح تصنیف و تالیف جیسے دشوار کام کا اہل ہرگز نہیں ہوں۔ اس کے باوجود بہت

Marfat.com

دل سے اپنے قلب میں یہ جذبات محسوس کر رہا تھا کہ کوئی ایسا کام کروں جس سے عوام کو دینی فائدہ پہونچے تاکہ وہ میری نجات کا ذریعہ بن سکے۔ خدا کرے یہ حقیر تالیف عوام کی اصلاح اور مجھ ناکارہ کی نجات کا ذریعہ بن جائے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز

میری علمی کمزوریوں کی وجہ سے اس مختصر تالیف میں غلطیوں کا قوی امکان ہے۔ اہل علم حضرات سے گذارش ہے کہ وہ کمزوریوں اور غلطیوں کی نشاندہی فرماکر مجھ پر احسان فرمائیں۔

اس سلسلہ کا یہ پہلا جزو ہے۔ ابھی اس طرح کے چند کتابچے اور پیش کرنے کا عزم ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس کی توفیق، ہمت اور صلاحیت عطا فرمائے۔ آمین

پڑھنے والوں سے استدعا ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں حقیر مولف کو فراموش نہ فرمائیں۔

نوٹ: حوالے علیحدہ نہیں دیے گئے اس کے لیے مولف کا نام سند ہے۔

محفوظ الحسن سنبھلی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا
اللہ۔ صلی اللہ علی رسولہ المصطفٰے ونبیہ المجتبیٰ
وعلی آلہ الطیبین واصحابہ اجمعین۔ اما بعد

اخلاص

ریاکاری شرک اصغر ہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگو! مجھے تمھارے سلسلہ میں بڑا خوف شرک اصغر کا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ شرک اصغر کیا ہے؟ فرمایا۔ ریاکاری!

ریاکاروں سے قیامت میں کہا جائے گا۔ جاؤ جن کے لیے دنیا
میں تم نے اعمال کیے تھے اگر ان کے پاس دینے کو کچھ ہو تو انہی
سے اپنے اعمال کا بدلہ لے لو۔

ریاکار کی مثال: کسی حکیم کا مقولہ ہے ریاکار کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے اپنی تھیلی کو بجائے پیسوں کے کنکریوں سے بھر لیا ہو اس کو اس سے کوئی فائدہ نہیں سوائے اس کے کہ تھیلی بھری دیکھ کر لوگ اس کو مالدار سمجھ لیں لیکن اس سے تھیلی والا کوئی حاجت پوری نہیں کر سکتا اسی طرح ریاکار کو دیکھنے والے تو ضرور نیک اور متقی سمجھیں گے لیکن اللہ کے یہاں ان اعمال پر اس کو کچھ ملنے والا نہیں۔

Marfat.com

سات چیزیں سات کے بغیر بے کار ہیں

ایک بزرگ کا مقولہ ہے جو سات باتوں پر عمل کرے اور سات پر نہ کرے تو اس کا عمل بے کار ہے۔

۱۔ اللہ کے خوف کا دعویٰ کرے لیکن گناہوں سے پرہیز نہ کرے تو اس کا یہ دعویٰ غلط اور لاحاصل ہے۔

۲۔ اللہ سے ثواب کی امید رکھے اور نیک عمل نہ کرے (اگرچہ اللہ عمل کے بغیر بھی ثواب دے سکتا ہے لیکن اس کا قانون یہی ہے کہ ثواب نیک عمل کرنے والے ہی کو ملے گا۔)

۳۔ نیک کام کرنے کی خواہش تو ہو لیکن عزم نہ ہو۔

۴۔ دعا بغیر محنت کے (یعنی نیک بننے کی کوشش بالکل نہ کرے تنہا دعا پر اکتفا کرے وہ محروم رہے گا) توفیق کوشش کرنے والوں ہی کو ملتی ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا	جن لوگوں نے ہمارے لیے محنت کی
لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا	ہم ان کو ضرور اپنے راستے دکھائیں گے

۵۔ استغفار بلا ندامت یعنی زبان سے استغفار تو کرے لیکن دل میں ندامت پیدا نہ ہو تو ایسے استغفار سے کیا فائدہ۔

۶۔ باطن کی اصلاح کیے بغیر ظاہری و بناوٹی نیکی بے کار ہے۔

۷۔ کوشش بغیر اخلاص کے (اخلاص کے بغیر بڑی سے بڑی نیکی اور دینی محنت بے کار ہے۔

عمل کے ظاہر ہو جانے پر دوہرا اجر

کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا میں بہت خاموشی کے ساتھ کوئی کام کرتا ہوں لیکن لوگوں کو معلوم ہو جاتا ہے اس سے مجھے خوشی ہوتی ہے اس پر ثواب ملے گا یا نہیں (کیونکہ بظاہر یہ اخلاص کے خلاف معلوم ہوتا ہے) فرمایا دوہرا اجر ملے گا ایک چھپانے پر دوسرا ظاہر ہو جانے پر۔

تشریح: خاموشی سے کرنا اخلاص کی علامت ہے جو باعث اجر عظیم ہے، ظاہر ہو جانے

Marfat.com

سے دوسروں کو بھی عمل کا موقع ملا اس کا اجر بھی اس کو ملے گا۔ بقاعدہ

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً	جس نے عمدہ طریقہ رائج کیا اس کو
حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ	اس کا اجر ملے گا اور دوسرے عمل
عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ الخ (مسلم)	کرنے والوں کا بھی اس کو اجر ملے گا

البتہ اس کی خواہش یا کوشش کرنا کہ میرا عمل لوگوں پر ظاہر ہو جائے یقیناً اخلاص کے خلاف ہے۔

مخلص کون ہے؟

کسی نے ایک بزرگ سے معلوم کیا کہ مخلص کون ہے؟ فرمایا مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیوں کو اس طرح چھپائے جس طرح برائیوں کو چھپاتا ہے۔ عرض کیا اخلاص کی غایت کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو لوگوں کی جانب سے کی جانے والی تعریف کو پسند نہ کرے۔

اللہ کے مخصوص بندہ کی پہچان

حضرت ذوالنون مصریؒ سے کسی نے معلوم کیا۔ اللہ کے پسندیدہ اور مخصوص بندہ کی کیا پہچان اور علامت ہے۔ فرمایا چار علامتیں ہیں۔

۱۔ وہ راحت کو ترک کر دے۔
۲۔ اس کے پاس تھوڑا بہت جو کچھ بھی ہو اس میں سے اللہ کے لیے خرچ کرے۔
۳۔ اپنے مرتبہ اور مقام کے تنزل پر خوش ہو۔
۴۔ اس کی نظر میں تعریف و مذمت یکساں ہو۔

ریاکار کی چار علامتیں

ریاکار کی چار علامتیں ہیں۔

۱۔ تنہائی میں نیک کام میں سستی کرتا ہے۔
۲۔ لوگوں کے سامنے پورے نشاط اور چستی سے کرتا ہے۔
۳۔ جس کام پر لوگ تعریف کریں اس کو اور زیادہ کرتا ہے۔
۴۔ جس عمل پر اس کی برائی کی جائے اس کو کم کر دیتا ہے۔ (حضرت علیؓ)

Marfat.com

عمل کا قلعہ

تین چیزیں عمل کے لیے بمنزلہ قلعہ کے ہیں۔

۱۔ یہ خیال کرے کہ عمل کی توفیق اللہ کی جانب سے ہے (تاکہ تکبر و غرور پیدا نہ ہو۔)

۲۔ ہر عمل کو اللہ کی رضا کے لیے کرے (تاکہ نفس کی خواہش ٹوٹ جائے۔)

۳۔ عمل کا ثواب اور بدلہ صرف اللہ سے طلب کرے (تاکہ قلب سے ریا اور طمع نکل جائے۔)

اخلاص چرواہے سے سیکھو

کسی بزرگ نے فرمایا کہ انسان کو چرواہے سے ادب و اخلاص سیکھنا چاہیے۔ کسی نے عرض کیا کس طرح؟ فرمایا جب چرواہا بکریوں کے پاس نماز پڑھتا ہے تو اس کو اس کا خیال تک بھی نہیں آتا کہ بکریاں میری تعریف کریں گی۔ اسی طرح عامل کو چاہیے کہ وہ لوگوں کی تعریف و برائی سے بے نیاز ہو کر اللہ کی عبادت کرے۔

عمل کی قبولیت کے لیے چار شرطیں

ہر عمل کی قبولیت کے لیے چار چیزیں ضروری ہیں۔

۱۔ علم۔ (علم کے بغیر عمل کا صحیح ہونا دشوار ترین بلکہ ناممکن ہے اور وہی عمل قبول ہوتا ہے جو صحیح ہو)

۲۔ نیت۔ (نیت کے بغیر عمل باعث اجر نہیں ہوتا اور بعض اعمال نیت کے بغیر معتبر ہی نہیں،

اِنّما الاعمالُ بالنیّات عمل کا دار و مدار نیت پر ہے)

۳۔ صبر۔ (ہر عمل کو صبر و سکون کے ساتھ کرے یا عمل کرنے میں جو پریشانیاں پیش آئیں ان پر بطیب خاطر صبر کرے۔)

پہلی دو چیزیں عمل سے پہلے اور تیسری چیز درمیان کی ہے)

۴۔ اخلاص۔ اخلاص کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔

Marfat.com

صالح کی پہچان

حضرت شفیق بن ابراہیم الزاہدؒ سے کسی نے دریافت کیا، لوگ مجھے نیک کہتے ہیں، میں کیسے سمجھوں کہ میں نیک ہوں یا بد؟ فرمایا تین باتوں سے۔ اوّل اپنے باطن کا حال بزرگوں سے بیان کر اگر وہ اس کو پسند کریں تو نیک ہے ورنہ بد۔ دوم اپنے دل پر دنیا کو پیش کر اگر وہ اس کو رد کردے تو تو نیک ہے ورنہ نہیں۔ سوم خود پر موت کو پیش کر اگر دل اس سے راضی اور خوش ہو تو سمجھ لے کہ تو نیک ہے ورنہ نہیں۔

اگر کسی کو یہ تینوں باتیں حاصل ہوں تو اسے چاہیئے کہ اللہ کا شکر کرے اور اپنی عاجزی کا اظہار کرے تاکہ اس کے عمل میں ریا نہ پیدا ہو جائے جو سارے کیے کرائے پر پانی پھیر دے۔

[stamp]

تین اہم باتیں

بعض بزرگ جب کسی کو خط لکھتے تو اس میں تین باتیں ضرور لکھتے۔

۱۔ جو آخرت کے لیے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے دنیا کے کاموں کو درست فرما دے گا۔

۲۔ جو اپنے اور اللہ کے درمیان معاملہ درست کرلے گا (یعنی اللہ سے اس کا معاملہ اخلاص کا ہوگا) تو اللہ اس کے اور لوگوں کے درمیان معاملات کو درست فرما دے گا۔

۳۔ جو اپنے باطن کو ٹھیک کرے گا اللہ اس کے ظاہر کو ٹھیک کردے گا (عوف بن عبداللہ)

تین چیزیں ہلاکت کا سبب ہیں

جب اللہ کسی بندہ کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس کو تین چیزوں میں مبتلا کر دیتا ہے:

۱۔ اس کو علم دیتا ہے لیکن عمل کی توفیق سلب کر لیتا ہے۔

۲۔ صالحین کی صحبت کا موقع دیا جاتا ہے لیکن ان کے مرتبہ کی معرفت اور ان کی قدر دل سے نکال لی جاتی ہے۔

۳۔ نیک کام کرنے کا موقع دیا جاتا ہے لیکن اخلاص سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

یہ اس کی نیت کی خرابی اور خبث باطن کی وجہ سے ہوتا ہے ورنہ اگر نیت درست ہو تو علم کا نفع، عمل میں اخلاص اور بزرگوں کی قدر ضرور حاصل ہوگی۔

ریاکار کے چار نام

کسی نے عرض کیا یارسول اللہ قیامت میں نجات کس کام کی وجہ سے ہوگی۔ فرمایا اللہ کے ساتھ دھوکہ نہ کرو۔ عرض کیا اللہ کے ساتھ دھوکہ کرنے کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا اللہ کے حکم پر عمل صرف اللہ کے لیے کرو غیراللہ کے لیے نہیں۔

اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے عمل کرنا ہی اللہ کے ساتھ دھوکہ کرنا ہے۔

ریا سے بچو کیونکہ ریا شرک ہے۔ ریاکار کو قیامت میں چار ناموں سے پکارا جائے گا۔ یا کافر۔ یا فاجر۔ یا غادر (دھوکہ باز) یا خاسر تیرا عمل ضائع ہوگیا تیرا اجر باطل ہوگیا آج تیرا کوئی حصہ نہیں۔ او دھوکہ باز اپنے عمل کا بدلہ اسی سے لے

جس کے لیے تو نے عمل کیا تھا۔ اس حدیث کے راوی (صحابی) نے اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ یہ بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

کسی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

"نیکی کرنے سے اس کی حفاظت زیادہ سخت ہے"

نیک عمل کی مثال

ابوبکر واسطیؒ فرماتے ہیں نیک عمل کی مثال شیشہ کی سی ہے ذرا سی بے احتیاطی سے شیشہ ٹوٹ جاتا ہے اور پھر درست نہیں ہوتا۔

اسی طرح نیک عمل ریا اور عجب (خودپسندی) سے برباد ہو جاتا ہے پھر باعث اجر نہیں رہتا۔

تنبیہ: عمل میں ریاکاری کا خطرہ ہو تو انتہائی کوشش کر کے اس کو دور کرے لیکن کوشش کے باوجود اگر دور نہ ہو تو اس کی وجہ سے عمل کو ترک نہ کرے بلکہ استغفار کرتا رہے شاید اللہ دوسرے عمل میں اخلاص عطا فرما دے۔

Marfat.com

واقعہ

کسی نے مسافر خانہ بنوایا اور دل میں یہ خلجان تھا کہ میرا عمل قبول بھی ہوگا یا نہیں۔ یعنی اپنے اخلاص پر شبہ تھا۔ اس شخص سے کسی نے خواب میں کہا بالفرض اگر تیرا یہ عمل اخلاص سے خالی بھی ہے تو ان مسلمانوں کی دعائیں یقیناً مخلصانہ اور مقبول ہیں جو اس مفید کام کی وجہ سے تیرے لیے کرتے ہیں۔ یہ سنکر وہ شخص خوش اور مطمئن ہوگیا۔

Marfat.com

موت اور اس کی شدّت

موت کی تکلیف نصیحت ہے

حضرت حسن رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت کی تکلیف تلوار کی تین سو ضرب کے برابر ہوتی ہے۔ نیز فرمایا موت کی شدت اور تکلیف میری امت کے لیے نصیحت ہے۔

پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جان

حضرت میمون بن مہران رح سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو۔ (۱) بڑھاپے سے پہلے جوانی کو (۲) بیماری سے پہلے تندرستی کو (۳) مشغولیت سے پہلے فرصت کو (۴) محتاجی سے پہلے مالداری کو۔ (۵) موت سے پہلے زندگی کو۔

جوانی اور طاقت کے زمانہ میں جو عبادت اور محنت ہوسکتی ہے بڑھاپے میں اس کا تصور بھی مشکل ہے دوسرے جب جوانی میں معصیت اور کسل کی عادت ہوجاتی ہے تو بڑھاپے میں اس کا بدلنا نہایت دشوار ہے۔

تندرستی کا زمانہ نہایت قیمتی ہے اس کا صحیح اندازہ بیماری ہی میں ہوتا ہے اس لیے تندرستی کے زمانہ کو ضائع کرنا نہایت نقصان کی بات ہے۔

رات فرصت کا وقت ہے اگر اس کو ضائع کر دیا اور ذکر و عبادت میں مشغول نہ ہوا تو دن میں دنیا کے مشاغل کہاں فرصت لینے دیں گے۔ خصوصاً سردی کی راتیں۔

سردی کا موسم مومن کے لیے غنیمت ہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

اَلشِّتَاءُ غَنِيمَةُ الْمُؤْمِنِ طَالَ لَيْلُهٗ فَقَامَهٗ وَقَصُرَ نَهَارُهٗ فَصَامَهٗ

سردی کا موسم مومن کے لیے بہت غنیمت ہے رات لمبی ہوتی ہے تو وہ اس میں عبادت کرتا ہے اس کا دن چھوٹا ہوتا ہے تو روزہ رکھتا ہے۔

(سردی کی راتوں میں عبادت کرنا اور دن میں روزہ رکھنا سہل تر ہے) نیز فرمایا۔

اَللَّيْلُ طَوِيْلٌ فَلَا تَقْصُرْهُ بِمَنَامِكَ وَالنَّهَارُ مُضِيْئٌ فَلَا تُكَدِّرْهُ بِاٰثَامِكَ

رات لمبی ہے اس کو اپنی نیند سے چھوٹا نہ کر اور دن روشن ہے اس کو اپنے گناہوں سے تاریک نہ کر۔

اللہ نے جو کچھ تجھے دیا ہے اس پر قناعت کر اور راضی رہ۔ اگر قناعت و رضا حاصل ہو جائے تو اس کو غنیمت جان اور اللہ کا شکر ادا کر۔ دوسروں کے پاس جو مال ہے اس کی طمع نہ کر۔

زندگی میں ہر عمل کیا جا سکتا ہے موت کے بعد انسان کچھ کرنے پر قادر نہیں ہوگا۔ اس لیے زندگی کو غنیمت جان کر جو کچھ کرنا ہے کر لے۔ کسی کا کتنا عمدہ فارسی مقولہ ہے۔

بکودکی بازی۔ بپیری سستی
بجوانی مستی۔ خدا را کے
پرستی۔

بچپن کھیل میں گزار دیا۔ بڑھاپا سستی میں۔ جوانی مستی میں گذاری۔ خدا کی عبادت کس وقت کرے گا۔

قبر جنت کا باغیچہ یا جہنم کا گڑھا ہے

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قبر جنت کا باغیچہ ہے (مومن کیلیے) یا جہنم کا گڑھا ہے (کافر کے لیے) لہٰذا موت کو کثرت سے یاد کیا کرو جو تمہاری نفسانی خواہشات پر پانی پھیر دینے والی ہے۔

موت کی مثال: حضرت عمرؓ نے حضرت کعبؓ سے فرمایا۔ کچھ موت کا حال بتایئے! فرمایا۔ موت کانٹے دار درخت کی طرح ہے جو انسان کے پیٹ میں داخل کر دیا جائے اور اس کا ایک ایک کانٹا انسان کے رگ و ریشہ میں پیوست ہو جائے پھر کوئی طاقتور آدمی اس کو زور سے کھینچے اور وہ درخت گوشت پوست کو کاٹتے ہوئے باہر نکلے یہی موت کا حال ہے۔

Marfat.com

تین چیزیں نہیں بھولنی چاہئیں

کسی بزرگ نے کہا ہے۔ تین چیزیں کسی سمجھدار آدمی کو نہیں بھولنی چاہئیں۔ (۱) دنیا اور اس کے حالات کا فنا ہونا۔ (۲) موت۔ (۳) وہ مصیبتیں جن سے انسان کو امان نہ ملے۔

چار چیزوں کی قدر چار ہی آدمی جانتے ہیں

(۱) جوانی کی قدر بوڑھا ہی جانتا ہے (۲) عافیت کی قدر مصیبت زدہ ہی جانتا ہے (۳) صحت کی قدر بیمار ہی جانتا ہے (۴) زندگی کی قدر مردہ ہی جان سکتا ہے۔

موت کی حقیقت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد (عمرو بن العاصؓ) اکثر یہ فرمایا کرتے تھے کہ اس آدمی پر مجھے بہت تعجب ہوتا ہے جس پر موت کے آثار ظاہر ہونے لگیں اور اس کے ہوش وحواس باقی ہوں زبان بھی بند نہ ہوئی ہو وہ موت کی کیفیت کیوں نہیں بتاتا۔ اتفاق سے جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان کے ہوش وحواس باقی تھے اور زبان بھی کھلی ہوئی تھی۔ میں نے عرض کیا۔ ابا جان آپ ایسی حالت میں موت کی کیفیت نہ بتانے والے پر تعجب کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔ آپ کچھ موت کی کیفیت بیان فرمائیں۔ فرمایا۔ بیٹا! موت کی حالت بیان کرنا ممکن نہیں ہے لیکن میں کچھ بتاتا ہوں۔

> خدا کی قسم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے کاندھوں پر پہاڑ رکھا ہوا ہے اور میری روح سوئی کے ناکے میں سے نکل رہی ہے اور میرے پیٹ میں کانٹے بھرے ہوئے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ آسمان اور زمین دونوں مل گئے ہیں اور میں ان کے درمیان دبا ہوا ہوں۔

قول وعمل کا اختلاف

شقیق بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں لوگ چار باتیں زبان سے کہتے ہیں لیکن عمل اس کے خلاف کرتے ہیں! ہر شخص کہتا ہے میں اللہ کا بندہ ہوں لیکن عمل ایسے کرتا ہے کہ شاید یہ کسی کا بندہ نہیں اور کوئی اس کا مالک نہیں ہے ۲ ہر ایک کہتا ہے اللہ رازق ہے لیکن دنیا

Marfat.com

ور مال کے بغیر اس کا قلب مطمئن نہیں ہوتا؟ ہر آدمی جانتا ہے اور کہتا ہے کہ آخرت دنیا سے بہتر ہے لیکن دنیا کا مال جمع کرنے میں رات دن مشغول رہتا ہے اور حلال و حرام کی تمیز تک ختم کر دیتا ہے۔ کہتا ہے کہ موت ضرور آئے گی عمل ان کے سے کرتا ہے جن کو مرنا نہیں۔

تین چیزیں تعجب خیز ہیں

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ تین چیزوں پر مجھے تعجب ہوتا ہے یہاں تک کہ ہنسی آتی ہے اور تین چیزوں پر اتنا غم ہوتا ہے کہ رونا آتا ہے۔

وہ تین چیزیں جن پر تعجب ہوتا ہے اور ہنسی آتی ہے یہ ہیں۔

۱۔ دنیا کا امیدوار جبکہ اس کے پیچھے موت لگی ہے (اپنی خواہشات کے پورا کرنے میں لگا ہوا ہے موت کی فکر نہیں)

۲۔ غافل، جبکہ اس کے سامنے قیامت ہے۔ (قیامت کا یقین رکھتے ہوئے بھی موت کی تیاری سے غفلت برتتا ہے۔)

۳۔ منہ بھر کر ہنسنے والا حالانکہ اسے خبر نہیں کہ اللہ اس سے راضی ہے یا ناراض۔

اور جن تین باتوں پر غم کے ساتھ رونا آتا ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ احباب یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی جدائی۔

۲۔ موت! (پتہ نہیں ایمان پر خاتمہ ہوگا یا نہیں)

۳۔ حشر میں اللہ کے سامنے کھڑا ہونا، جبکہ مجھے خبر نہیں کہ میرے لیے جنت میں جانے کا حکم ہوگا یا جہنم میں۔

موت موٹا نہیں ہونے دیتی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ موت کے متعلق جتنا تم جانتے ہو اگر حیوانات جان لیں تو تم کو کبھی موٹا گوشت کھانا نصیب نہ ہو۔

موت کو یاد رکھنے اور نہ رکھنے کا نتیجہ

حامد اللفاف فرماتے ہیں جو شخص موت کو زیادہ یاد کرتا ہے اس کا تین باتوں سے اعزاز کیا جاتا ہے (۱) توبہ کی توفیق جلد ہوتی ہے۔ (۲) جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس پر قناعت نصیب ہوتی ہے۔ (۳) عبادت میں دلجمعی حاصل ہوتی ہے۔

Marfat.com

اور جو شخص موت کو بھول جاتا ہے اس کو تین باتوں سے سزا دی جاتی ہے۔
(۱) توبہ کی توفیق جلد نہیں ہوتی۔ (۲) کفاف پر قناعت نصیب نہیں ہوتی۔
(۳) عبادت میں کسل پیدا ہو جاتا ہے

موت کا ذائقہ بہت کڑوا ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کسی نے کہا کہ آپ تازہ مردہ کو زندہ کرتے ہیں کسی پرانے مردہ کو زندہ کر کے دکھایئے۔ اس کے مطالبہ پر آپ نے سام بن نوح علیہ السلام کو اللہ کے حکم سے زندہ کیا۔ جب وہ قبر سے اٹھے تو سر اور ڈاڑھی کے بال سفید تھے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ سفیدی کیسی ہے؟ آپ کے زمانہ میں تو بڑھاپا تھا ہی نہیں۔ کہا کہ میں نے جو آواز سنی تو یہ سمجھا کہ قیامت آگئی اس کے خوف سے بال سفید ہو گئے۔ معلوم کیا کہ آپ کا انتقال کب ہوا تھا؟ فرمایا۔ چار ہزار سال پہلے لیکن ابھی تک موت کا ذائقہ ختم نہیں ہوا۔

چار اہم باتیں

ابراہیم بن ادہمؒ سے کسی نے کہا۔ اگر آپ مجلس میں بیٹھا کریں تو ہم لوگوں کو فائدہ پہونچے اور دین کی باتیں سننے کا موقع ملے۔ فرمایا۔ میں چار باتوں میں مشغول ہوں، ان سے فرصت ملے تو بیٹھوں۔ عرض کیا۔ وہ چار باتیں کون سی ہیں۔ فرمایا۔

۱۔ پہلی فکر تو یہ ہے کہ اللہ نے یوم میثاق میں بندوں سے عہد و پیمان لیتے وقت فرمایا تھا۔ یہ لوگ جنتی ہیں اور اس کی مجھے بالکل پرواہ نہیں اور یہ لوگ دوزخی ہیں اور اس کی بھی کوئی پرواہ نہیں۔ اب مجھے خبر نہیں کہ میں کس گروہ میں تھا۔

۲۔ رحم مادر میں بچہ کے اندر روح ڈالتے وقت فرشتہ عرض کرتا ہے، یا اللہ اس کو خوش نصیب لکھا جائے یا بدنصیب احکم کے مطابق فرشتہ لکھ دیتا ہے۔ مجھے خبر نہیں ہے کہ میرے لئے کیا لکھا گیا ہے۔

۳۔ ملک الموت روح قبض کرتے وقت اللہ تعالیٰ سے معلوم کرتے ہیں اس کو مسلمانوں کے ساتھ رکھا جائے یا کافروں کے ساتھ۔ مجھے معلوم نہیں میرے بارے میں اللہ کیا حکم دے۔

۴۔ چوتھی بات یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے قول

Marfat.com

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ اے مجرمو! آج تم علیحدہ ہو جاؤ
کے بارے میں متفکر ہوں، پتہ نہیں کہ میں کس گروہ میں ہوں گا؟

غفلت سے بیدار ہونے والے کی چار علامتیں

جو شخص غفلت کے پردہ کو چاک کر کے بیدار ہو جائے اس کی چار علامتیں ہیں۔

۱۔ وہ دنیا کے معاملہ میں قناعت اور تاخیر کرنے والا ہوگا۔
۲۔ آخرت کے معاملہ میں حریص اور جلدی کرنے والا ہوگا۔
۳۔ دین کے سلسلہ میں علم اور کوشش کے ساتھ تدبر کرتا ہوگا۔
۴۔ مخلوق کے ساتھ اس کا معاملہ نصیحت اور مدارات کا ہوگا۔

سب سے بہتر انسان

کسی نے کہا ہے سب سے بہتر آدمی وہ ہے جس کے اندر پانچ باتیں ہوں۔

۱۔ پروردگار کی عبادت کرنے والا ہو۔
۲۔ مخلوق کے لیے نفع بخش اور فائدہ مند ہو۔
۳۔ لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں۔
۴۔ لوگوں کے پاس جو مال و دولت ہے اس سے ناامید ہو۔
۵۔ موت کے لیے تیار ہو۔

تین پسندیدہ چیزیں

حضرت ابو درداء رض فرماتے ہیں۔ (۱) میں غربت کو پسند کرتا ہوں تاکہ پروردگار کے لیے متواضع بنا رہوں۔ (۲) مرض کو پسند کرتا ہوں تاکہ اس کے ذریعہ میرے گناہ معاف ہوتے رہیں۔ (۳) موت کو پسند کرتا ہوں تاکہ پروردگار سے ملاقات ہو۔

سب سے افضل و عقلمند انسان

ابن مسعود رض کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے معلوم کیا۔ سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا۔ جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ عرض کیا اور سب سے زیادہ سمجھدار کون ہے؟ فرمایا۔ موت کو سب سے زیادہ یاد کرنے اور اس کی

Marfat.com

تیاری کرنے والا۔

بشارت کی پانچ قسمیں

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ	بے شک جنہوں نے کہا ہمارا رب
ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ	اللہ ہے پھر اس پر جم گئے ان پر فرشتے
الْمَلٰٓئِکَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا	نازل ہوتے اور کہتے ہیں کہ خوف نہ کرو
وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ کُنْتُمْ	اور غمگین نہ ہو اور اس جنت کی خوشخبری
تُوْعَدُوْنَ	حاصل کرو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے

اس بشارت کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ (عام مومنین کے لیے) یعنی تم عذاب میں ہمیشہ رہنے سے ڈرو، تم کو ایک روز عذاب سے ضرور نکالا جائے گا۔ انبیاء علیہم السلام اور صلحا تمھاری شفاعت کریں گے۔

۲۔ (مخلصین کے لیے) تم اپنے اعمال کے رد ہونے کا خطرہ محسوس نہ کرو تمھارے اعمال مقبول ہیں اور ثواب فوت ہونے کا غم نہ کرو تم کو دوگنا ثواب ملے گا۔

۳۔ (تائبین کے بارہ میں) کہا جاتا ہے اپنے گناہوں سے نہ ڈرو وہ بخشد یے گئے اور توبہ کے بعد رد ثواب کا خطرہ محسوس نہ کرو۔

۴۔ (زاہدوں کے لیے) حشر اور حساب سے نہ ڈرو اور بلا حساب کتاب کے جنت میں داخل ہونے کی خوشخبری حاصل کرو۔

۵۔ (علماء کے لیے) وہ علماء جو لوگوں کو بھلائی اور نیکی سکھاتے ہیں اور اپنے علم پر عمل کرتے ہیں ان سے کہا جاتا ہے، قیامت کے ہولناک منظر سے نہ ڈرو اور بالکل غم نہ کرو تم کو تمھارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اور تم اپنے اور اپنی اقتدا کرنے والوں کے لیے جنت کی خوشخبری حاصل کرو۔

Marfat.com

عذاب قبر

مومن کی قبر

مؤمن کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کی قبر کو ستر گز وسیع کر دیا جاتا ہے مخمل کا فرش بچھا کر خوشبوئیں بکھیر دی جاتی ہیں اور قبر کو ایمان و قرآن کے نور سے روشن کر دیا جاتا ہے اور اس کو دلہن کی طرح سلا دیا جاتا ہے۔ اب اس کو اس کا محبوب ہی بیدار کرے گا۔

کافر کی قبر

کافر کی قبر کو اتنا تنگ کر دیا جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں اور اونٹ کی گردن جیسے سانپ اس پر چھوڑ دیے جاتے ہیں جو اس کا گوشت کھاتے رہتے ہیں اور گونگے بہرے فرشتے ہتھوڑے سے اس کی پٹائی کرتے رہتے ہیں اس پر صبح و شام آگ بھی پیش کی جاتی ہے۔

عذاب قبر سے بچانے والی آٹھ چیزیں

فقیہ ابو اللیث فرماتے ہیں۔ عذاب قبر سے بچنے کے لیے چار چیزوں پر عمل اور چار چیزوں سے پرہیز ضروری ہے۔ جن چار چیزوں پر عمل ضروری ہے وہ یہ ہیں۔
(۱) نماز کی پابندی (۲) صدقہ کی کثرت (۳) تلاوت قرآن (۴) تسبیحات کی کثرت۔ (یہ چیزیں قبر کو روشن و وسیع کرتی ہیں)
جن چار باتوں سے بچنا ضروری ہے یہ ہیں۔
(۱) جھوٹ (۲) خیانت (۳) چغلی (۴) پیشاب کی چھینٹیں۔ رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیشاب کی چھینٹوں سے بچو عام طور پر اسی کی وجہ سے عذاب قبر ہوتا ہے۔

اللہ کو چار باتیں ناپسند ہیں

(۱) نماز میں کھیلنا (۲) قرآن کی تلاوت کرتے وقت لغو باتیں کرنا (۳) روزہ کی حالت میں جماع کرنا (۴) قبرستان میں ہنسنا۔

ایک عمدہ مقولہ

محمد بن سماکؒ نے قبرستان کی جانب دیکھ کر فرمایا۔ اس قبرستان کا سکوت اور قبروں کی برابری تمھیں دھوکہ میں نہ ڈالے اس میں کتنے ہی مغموم و پریشان ہیں اور ان قبر والوں میں بہت ہی تفاوت ہے۔ عقلمند ہے وہ شخص جو قبر میں داخل ہونے سے پہلے اس کی تیاری کرلے۔

ایک عبرتناک واقعہ

حضرت ابن عباسؓ کے پاس کچھ لوگ آئے اور کہا کہ ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہوگیا۔ ہم نے دفن کرنے کے لیے قبر کھودی تو اس میں ایک کالا سانپ نظر آیا دوسری مرتبہ پھر تیسری مرتبہ قبر کھودی تو ان دونوں میں بھی ویسا ہی سانپ موجود ہے۔ اب ہم کیا کریں؟ فرمایا۔ ان میں سے ہی کسی ایک قبر میں دفن کردو، یہ سانپ اس کے کسی عمل کے نتیجہ میں ہے، اگر ساری دنیا میں بھی قبریں کھودو گے تو ہر قبر میں یہی سانپ موجود پاؤ گے۔ چنانچہ ساتھیوں نے دفن کردیا اور واپسی میں اس کی بیوی سے اس کے حالات دریافت کیے۔ بیوی نے کہا۔ وہ غلہ کی تجارت کرتا تھا۔ روزانہ کھانے کے لیے غلہ نکالتا اور اس کے بقدر کنکری اور لکڑی وغیرہ ملا دیتا تھا۔ (قبر کا سانپ اسی کا نتیجہ تھا)

زمین کی پکار

زمین روزانہ پانچ مرتبہ پکارتی ہے۔ (۱) اے انسان تو میری پشت پر چلتا

8 | 2 - 2 - 6

Marfat.com

ہے اور ایک دن میرے پیٹ میں جائے گا۔ (۲) اے انسان تو میری پشت پر طرح طرح کی چیزیں کھاتا ہے اور میرے پیٹ میں تجھ کو کیڑے مکوڑے کھائیں گے۔ (۳) اے انسان تو میری پشت پر ہنستا ہے عنقریب میرے پیٹ میں جاکر روئے گا۔ (۴) اے انسان تو میری پشت پر خوش ہوتا ہے کل کو میرے پیٹ میں غمگین ہوگا۔ (۵) اے انسان تو میری پشت پر گناہ کرتا ہے میرے پیٹ میں تجھ کو سزا دی جائے گی۔

عبرتناک قصہ

عمر بن دینارؒ فرماتے ہیں، مدینہ میں کوئی شخص تھا اور وہیں کسی محلہ میں اس کی بہن رہتی تھی۔ بہن کا انتقال ہوگیا۔ دفن کرنے کے بعد گھر آکر خیال آیا کہ روپیوں کی تھیلی قبر میں گر گئی۔ کسی کو ساتھ لے کر قبرستان گیا۔ قبر کھولی تھیلی مل گئی۔ بھائی نے اس شخص سے کہا ذرا اور کھولو دیکھوں بہن کا کیا حال ہے؟ چنانچہ کھول کر جھانکا تو دیکھا کہ آگ بھڑک رہی ہے۔ فوراً قبر کو بند کر دیا اور والدہ سے بہن کا حال دریافت کیا۔ والدہ نے منع کیا لیکن بھائی کے اصرار پر بتایا کہ تمھاری بہن نماز کو ٹال کر پڑھتی تھی اور وضو بھی ٹھیک سے نہیں کرتی تھی اور رات کو جب لوگ سو جاتے تو دروازوں پر کان لگا کر باتیں سنتی تھی تاکہ دوسروں سے بیان کرے۔

اس لیے اس کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

مردہ کی چیخ و پکار

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مردہ چیختا ہے انسان کے سوا ہر ایک اس کو سنتا ہے۔ اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔ اگر وہ مردہ نیک ہے تو اپنے لے جانے والوں سے کہتا ہے جلدی کرو، جہاں لے جا رہے ہو۔ اگر تم اس کو دیکھ لو تو خود تم بہت عجلت کروگے۔ اور بدکار مردہ کہتا ہے جلدی نہ کرو، اگر تم اس جگہ کو دیکھ لو تو ہرگز مجھے وہاں نہ لے جاؤگے۔ دفن کے بعد دو فرشتے آتے ہیں، سیاہ فام نیلی آنکھوں والے۔ سر کی جانب سے نماز روکتی ہے کہتی ہے ادھر سے نہ آؤ کیونکہ اس قبر کے خوف سے راتوں کو یہ شخص نماز میں مشغول رہتا تھا۔ پیروں کی جانب سے والدین کی اطاعت مانع ہوتی ہے۔ داہنی جانب سے صدقہ۔ بائیں جانب سے روزہ روکتا ہے۔

Marfat.com

زندگی چند روزہ ہے۔ آج زندگی اور تندرستی میں موقع ہے کہ قبر اور حشر کے لیے کچھ کر لیا جائے۔ مرنے کے بعد قبر میں انسان کچھ نہ کر سکے گا۔ ایک مرتبہ کلمہ شہادت یا کوئی تسبیح پڑھنا چاہے گا تو اجازت نہ ملے گی (اگر اس نے دنیا میں کچھ نہ کیا ہے) دنیا کی زندگی راس المال (اصل پونجی) کی طرح ہے اس کے ہوتے ہوئے انسان سب کچھ کر سکتا ہے جس طرح پونجی ختم ہونے کے بعد تجارت کرنا دشوار ہو جاتا ہے اسی طرح زندگی ختم ہو جانے پر کوئی عمل کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ آج محنت کر کے کچھ کمانے کا وقت ہے تو انسان غافل ہے۔ کل انسان کچھ کرنے کی خواہش کرے گا لیکن وقت نکل چکا ہوگا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ (مؤلف)

Marfat.com

قیامت کا ہولناک منظر

اسرافیلؑ منہ میں صور لیے منتظر ہیں کہ کب اللہ کا حکم ملے اور میں پھونکوں۔ ان کے پھونکتے ہی سارا عالم تہ و بالا ہو جائے گا۔ مخلوق میں عجیب و غریب قسم کی بے چینی پیدا ہو جائے گی۔ دوبارہ پھونکیں گے تو سارا عالم فنا ہو جائے گا چند فرشتوں کے سوا مخلوق میں کوئی باقی نہ رہے گا۔ رب ملک الموت سے فرمائے گا۔ کون کون باقی ہیں؟ وہ عرض کریں گے۔ جبرائیلؑ، میکائیلؑ، اسرافیلؑ، حاملین عرش اور میں۔ ملک الموت کو حکم ہوگا ان کی روح بھی قبض کرو۔ چنانچہ ان سب کی روح بھی قبض کر لی جائے گی اب مخلوق میں ملک الموت کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا۔ اللہ فرمائے گا ملک الموت اب کون باقی ہے؟ عرض کریں گے۔ آپ کے سوا صرف میں ہی باقی ہوں۔ حکم ہوگا۔ ملک الموت! میرے سوا سب کو فنا ہونا ہے لہٰذا تم بھی مر جاؤ۔ چنانچہ جنت و جہنم کے درمیان وہ خود اپنی روح قبض کریں گے۔ اور ایسی چیخ ماریں گے کہ اگر اس وقت مخلوق زندہ ہوتی تو اس کی چیخ کی شدید آواز سے مر جاتی۔ اس وقت کہیں گے ”اگر مجھے معلوم ہوتا کہ موت کے وقت اتنی تکلیف ہوتی ہے تو مومنین کی روح قبض کرنے میں اور نرمی کرتا“

اب اللہ رب العزت کے سوا کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ بادشاہ کہاں ہیں؟ شاہزادے کدھر ہیں؟ ظالم کہاں گئے؟ ان کی اولاد کیا ہوئی وہ لوگ کہاں ہیں جو میرا کھاتے تھے اور میرے غیر کی عبادت کرتے تھے؟ آج حکومت کس کی ہے؟ سارا عالم تو فنا ہو چکا۔ جواب کون دے؟ اس لیے خود فرمائے گا۔ آج حکومت صرف اللہ کی ہے جو اکیلا اور زبردست ہے! پھر آسمان سے منی کی مانند پانی برسے گا اور نباتات کی طرح لوگوں کے جسم زمین سے نکلیں گے۔ پھر اسرافیلؑ کو زندہ کیا جائے گا۔

اسی طرح جبرائیل و میکائیل کو۔ اسرافیل تیسری مرتبہ صور پھونکیں گے جس سے ساری مخلوق زندہ ہو جائے گی (سب سے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہوں گے) تمام لوگ برہنہ ہوں گے اور ایک عظیم الشان میدان میں جمع ہو جائیں گے۔

Marfat.com

اللہ مخلوق کی طرف بالکل توجہ نہیں فرمائے گا نہ ان کا فیصلہ فرمائے گا۔ مخلوق روتے روتے تھک جائے گی۔ آنکھوں میں پانی ختم ہو جائے گا اور پانی کی جگہ خون نکلنے لگے گا اور اتنا پسینہ بہے گا کہ بعض بعض کے منہ تک پہونچ جائے گا۔ اسی دوران حساب شروع کرنے کی سفارش کرانے کے لیے لوگ انبیاء علیہم السلام کے پاس جائیں گے۔ سب کے انکار کے بعد آخر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں گے اور آپ شفاعت کریں گے۔ اس کے بعد حساب کتاب شروع ہوگا

فرشتے صف بندی کر کے کھڑے ہو جائیں گے۔ کہا جائے گا سب کے اعمال صحیفوں میں درج ہیں جو اچھے اعمال لکھے دیکھے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جس کے صحیفہ میں برے اعمال ہوں وہ خود کو ہی ملامت کرے۔ انسان اور جنات کے علاوہ دوسرے جانداروں کو ایک دوسرے کا بدلہ دلوا کر فنا کر دیا جائے گا۔ انسان و جنات کا حساب شروع ہوگا۔ ظالم سے مظلوم کو بدلہ دلوایا جائے گا۔ وہاں جرمانہ روپیہ پیسہ کا نہیں ہوگا بلکہ ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دلوائی جائیں گی۔ نیکیاں ختم ہو جانے پر بھی اگر حق باقی رہے گا تو مظلوم کے گناہ ظالم کے سر تھوپ دیے جائیں گے یہاں تک کہ بعض بڑی نیکیاں کرنے والوں کے پاس ایک بھی نیکی باقی نہ رہے گی۔ ظالم کو جہنم میں اور مظلوم کو جنت میں بھیج دیا جائے گا۔

اتنا سخت دن ہوگا کہ مقرب فرشتے، انبیاء علیہم السلام، شہداء کو اپنی نجات کے سلسلہ میں تشویش ہوگی۔ عمر، جوانی، مال اور علم ہر ایک کے متعلق سوال کیا جائے گا انسان ایک نیکی کی تلاش میں باپ، بیٹے، ماں، بیوی وغیرہ کے پاس جائے گا لیکن ناکام و مایوس واپس ہوگا۔

حضرت انس رضؓ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ جبرائیل ؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس انداز سے آئے کہ خوف کی وجہ سے چہرہ کا رنگ متغیر تھا۔ اس سے پہلے کبھی ایسی حالت میں نہیں آئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل آج کیا معاملہ ہے تمہارے چہرہ کا رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟ عرض کیا [illegible] ایسے حالات دیکھ کر آیا ہوں کہ جس شخص کو بھی ان کا یقین ہوگا اس کو [illegible] نہیں سکتا جب تک کہ ان میں مبتلا ہونے سے اپنی حفاظت نہ کر لے [illegible] کچھ ہم سے بھی بیان کرو۔ عرض کیا [illegible]

اللہ نے جہنم کو پیدا کر کے ایک [illegible] سال تک دھونکا [illegible]

پھر ہزار سال تک دھونکا تو سفید ہو گئی۔ پھر ہزار سال تک پھونکا تو سیاہ ہو گئی۔ چنانچہ اس وقت وہ بالکل سیاہ اور تاریک ہے۔ اس کی لپٹیں اور انگارے کسی وقت خاموش نہیں ہوتے۔ اللہ کی قسم اگر سوئی کے ناکہ کے برابر جہنم کو کھول دیا جائے تو سارا عالم جل کر خاک ہو جائے۔ اگر کسی دوزخی کا کپڑا زمین و آسمان کے درمیان لٹکا دیا جائے تو اس کی بدبو اور سوزش سے سارا عالم موت کے گھاٹ اتر جائے۔ قرآن میں جن سلاسل کا تذکرہ ہے اگر ان میں سے ایک زنجیر کسی پہاڑ پر رکھدی جائے تو وہ پگھل کر تحت الثریٰ تک پہونچ جائے اگر مشرق میں کسی شخص کو جہنم کا عذاب دیا جائے تو اس کی سوزش سے مغرب میں رہنے والے لوگ تڑپنے لگیں۔ اس کی سوزش بہت سخت اس کی گہرائی بے انتہا۔ اس کا زیور لوہا اور اس کا پانی کھولتا ہوا پیپ ہے اس کے کپڑے آگ کے ہیں۔ اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازہ سے جانے والے مرد و عورت متعین ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ وہ ہمارے مکانوں جیسے دروازے ہیں؟ عرض کیا نہیں بلکہ وہ اوپر نیچے اور کھلے ہوئے ہیں۔ دو دروازوں کے درمیان کی مسافت ستر سال ہے۔ ہر دروازہ دوسرے سے ستر گنا زیادہ گرم ہے۔ اللہ کے دشمن گنہگاران دروازوں کی جانب لے جائے جائیں گے۔ جب دروازہ تک پہونچیں گے تو وہاں ان کا استقبال طوق اور زنجیروں سے لیا جائے گا۔ منہ میں زنجیر داخل کر کے دبر سے نکال دی جائے گی۔ اسی طرح ہاتھ پیروں کو باندھ دیا جائے گا۔ ہر ایک کے ساتھ ان کا شیطان بھی ہوگا۔ منہ کے بل گھسیٹ کر لوہے کے ہتھوڑوں سے مارتے ہوئے فرشتے ان کو جہنم میں دھکیل دیں گے وہاں سے جب بھی تکلیف کی وجہ سے نکلنے کا ارادہ کریں گے اسی میں واپس دھکیل دیئے جاویں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ ان دروازوں میں کون لوگ رہیں گے؟ عرض کیا سب سے نیچے کے دروازہ (طبقہ) میں منافقین اور اصحاب مائدہ اور فرعون والے رہیں گے اس درجہ کا نام **ھاویہ** ہے۔ دوسرے درجہ میں جس کا نام **جحیم** ہے مشرکین اور تیسرے درجہ (سقر) میں صابئین ... درجہ

میں ابلیس اور اس کے متبعین رہیں گے اس کا نام لظی ہے۔ پانچویں دروازہ (حطمہ) میں یہود اور چھٹے دروازہ میں نصاری رہیں گے۔ اس کا نام سعیر ہے۔ اس کے بعد جبرئیل خاموش ہو گئے۔ آپ نے فرمایا۔ خاموش کیوں ہو گئے، ساتویں دروازہ میں کون لوگ رہیں گے؟ جبرائیل ؑ نے تکلف کے ساتھ شرماتے ہوئے بتایا اس میں آپ کی امت کے وہ لوگ رہیں گے جنھوں نے گناہ کبیرہ کیے اور بغیر توبہ کے مر گئے۔ یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برداشت نہ کر سکے اور بے ہوش ہو کر گر گئے (فلا ۲ ابی وامی) جبرائیل نے آپ کا سر مبارک اپنی گود میں رکھ لیا جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا۔ جبرائیل میں بہت بڑی پریشانی اور غم میں مبتلا ہو گیا کیا میری امت میں سے بھی کوئی شخص آگ میں ڈالا جائے گا؟ عرض کیا۔ جی ہاں! گناہ کبیرہ کرنے اور بلا توبہ مر جانے والے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر رونے لگے۔ آپ کو دیکھ کر جبرائیل بھی رونے لگے۔

آپ گھر میں تشریف لے گئے اور لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا۔ صرف نماز کے لیے باہر تشریف لاتے اور کسی سے بات کیے بغیر گھر میں تشریف لے جاتے۔ کیفیت یہی کہ روتے ہوئے نماز شروع فرماتے اور روتے ہوئے ختم فرماتے۔ تیسرے روز حضرت ابوبکرؓ دروازہ پر حاضر ہوئے۔ سلام کیا اور داخلہ کی اجازت مانگی۔ اندر سے کوئی جواب نہ ملا تو روتے ہوئے واپس ہو گئے۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کے ساتھ ہوا۔ وہ بھی روتے ہوئے واپس ہوئے اتنے میں حضرت سلمان فارسیؓ آ گئے۔ انھیں بھی کوئی جواب نہ ملا تو بے قرار ہو گئے۔ کبھی بیٹھتے کبھی کھڑے ہوتے واپس ہوتے تو فوراً لوٹ آتے۔ اسی بے قراری کے عالم میں حضرت فاطمہؓ کے دروازہ پر پہنچ گئے اور ساری روداد سنا ڈالی۔ سنتے ہی حضرت فاطمہؓ بھی بے چین ہو گئیں اور چادر اوڑھ کر سیدھی در رسالت کی طرف روانہ ہو گئیں۔ دروازہ پر سلام کے بعد عرض کیا۔ میں فاطمہ ہوں! اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں پڑے اپنی امت کے لیے رو رہے تھے۔ سر اٹھا کر فرمایا۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک فاطمہ! کیا حال ہے؟ گھر والوں سے فرمایا۔ دروازہ کھول دو حضرت فاطمہ اندر داخل ہوئیں تو آپ کی حالت دیکھ کر بے اختیار زار و قطار رو پڑیں اور بہت روئیں انھوں نے دیکھا کہ آپ کی حالت متغیر ہے۔ رنگ پیلا پڑ چکا ہے۔ چہرہ کی بشاشت غائب ہے۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کیا پریشانی ہے اور آپ کو کس بات کے غم نے اتنا ستایا ہے جو آپ کا یہ حال ہو گیا؟ ارشاد فرمایا۔ فاطمہ! میرے پاس جبرائیل آئے تھے۔ انھوں نے مجھے جہنم کے حالات بتائے اور بتایا کہ سب سے اوپر

Marfat.com

کے طبقہ میں میری امت کے گناہ کبیرہ کرنے والے رہیں گے۔ اس غم نے میری یہ کیفیت کردی۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح ان کو داخل کیا جائے گا؟ فرمایا۔ فرشتے ان کو جہنم کی طرف کھینچ کر لے جائیں گے۔ لیکن ان کے چہرے سیاہ نہیں ہوں گے آنکھیں نیلی نہیں ہوں گی، نہ منہ پر مہر لگی ہوگی۔ ان کے ساتھ ان کا شیطان ہوگا۔ انھیں طوق و زنجیر سے بھی نہیں جکڑا جائے گا۔

فاطمہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتے کس طرح کھینچیں گے؟ فرمایا۔ مردوں کی ڈاڑھی پکڑ کر اور عورتوں کی چوٹی پکڑ کر۔ مرد و عورت، جوان و بوڑھے اپنی بے عزتی و رسوائی پر چیخ و پکار کریں گے۔ اس حال میں جب جہنم تک پہنچیں گے تو داروغہ جہنم (مالک) فرشتوں سے کہے گا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ ان کی شان عجیب ہے۔ نہ ان کے چہرے کالے ہیں نہ آنکھیں نیلی۔ نہ ان کے منہ پر مہر لگی ہے نہ ان کے ساتھ ان کا شیطن ہے۔ ان کے گلے میں طوق ہے نہ ان کو زنجیروں سے ہی باندھا گیا ہے۔ فرشتے کہیں گے ہم کچھ نہیں جانتے ہم نے تو حکم کے بموجب ان کو آپ تک پہونچا دیا۔ داروغہ جہنم ان لوگوں سے کہے گا۔ بدبختو تم ہی بتاؤ تم کون ہو؟ ایک روایت کے مطابق وہ راستہ میں ہائے محمدؐ ہائے محمدؐ پکارتے جائیں گے لیکن داروغہ جہنم کو دیکھتے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بھول جائیں گے۔ وہ کہیں گے۔ ہم وہ ہیں جن پر قرآن نازل ہوا اور رمضان کے روزے فرض کیے گئے۔ داروغہ کہے گا۔ قرآن تو صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ آپ کا نام سنتے ہی پکاریں گے۔ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ مالک کہے گا۔ کیا قرآن میں اللہ کی نافرمانی پر تمھیں ڈرایا نہیں گیا تھا۔

جہنم کے دروازہ پر آگ دیکھ کر یہ لوگ داروغہ سے گذارش کریں گے۔ ہمیں اپنے پر رو لینے دیجیے۔ چنانچہ روتے روتے آنکھوں کا پانی ختم اور خون جاری ہوجائے گا مالک کہے گا۔ کاش یہ رونا دنیا میں ہوتا تو آج یہ نوبت نہ آتی۔ داروغہ کے حکم سے ان کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ سب کے سب یک آواز پکاریں گے لا الٰہ الا اللہ یہ سنکر آگ لوٹ جائے گی۔ مالک کے معلوم کرنے پر کہے گی۔ میں ان کو کیونکر پکڑوں جبکہ ان کی زبانوں پر کلمہ توحید ہے۔ چند مرتبہ ایسا ہی ہوگا۔ پھر مالک کہے گا اللہ کا یہی حکم ہے تب ان کو آگ پکڑے گی۔ کسی کو قدموں تک کسی کو گھٹنوں تک کسی کو کوکھ تک اور کسی کو گلے تک۔ جب آگ چہرہ کی طرف آئے گی تو داروغہ کہے گا ان کے چہروں اور دلوں کو نہ جلانا کیونکہ انھوں نے دنیا میں نماز میں سجدے کیے اور رمضان میں روزے

Marfat.com

رکھے ہیں۔ جب تک اللہ کی [illegible] اپنے [illegible] یہ لوگ جہنم میں پڑے
رہیں گے اور بار بار اللہ کو پکاریں گے [illegible] یا ارحم الراحمین)
آخر ایک دن اللہ رب العزت [illegible] فرمائیں گے [illegible] محمدیہ کی تو خبر لو ان کا کیا
حال ہے؟ وہ دوڑے ہوئے داروغہ جہنم کے پاس پہونچیں گے۔ وہ جہنم کے وسط میں
آگ کے ممبر پر تشریف فرما ہوں گے۔ جبرائیل کو دیکھتے ہی استقبال کے لیے کھڑے
ہو جائیں گے۔ آنے کا سبب دریافت کریں گے۔ جبرائیل کہیں گے امت محمدیہ کے
حال کی تفتیش کے لیے آیا ہوں، ان کا کیا حال ہے؟ وہ جواب دیں گے بہت برا حال
ہے تنگ جگہ میں پڑے ہیں، آگ نے ان کے جسم جلا ڈالے ان کا گوشت کھا گئی، صرف
چہرہ اور دل باقی ہے جن میں ایمان چمک رہا ہے [illegible] فرمادیں گے ذرا مجھے بھی دکھاؤ
جبرائیل کو دیکھتے ہی لوگ سمجھ جائیں گے [illegible] ان کے حسین چہرہ
سے رحمت جھلک رہی ہے [illegible] پوچھیں گے [illegible] حسین چہرہ آج تک نہیں دیکھا
ان سے کہا جائے گا۔ یہ جبرائیل ہیں جو حضور [illegible] وسلم کے پاس وحی لے جایا
کرتے تھے۔ وہ لوگ آپ کا اسم گرامی [illegible] صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہمارا سلام عرض [illegible] آپ
سے جدا اور برباد کر دیا۔ جبرائیل [illegible] تعالیٰ
فرمائے گا۔ جبرائیل انھوں [illegible] حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے اپنا سلام [illegible] کو کہا ہے۔ حکم ہوگا۔
جاؤ ان کا پیغام پہونچا [illegible]

یہ سنتے ہی جبرائیل [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچیں گے۔
آپ اس وقت سفید موتی کے [illegible] ایسے محل میں آرام فرما ہوں گے جس کے چار ہزار دروازے
ہوں گے۔ ہر دروازے کے دونوں پٹ سونے کے ہوں گے۔ سلام کے بعد عرض کریں گے
آپ کی امت کے گناہ گاروں کے پاس سے آرہا ہوں انھوں نے آپ کو سلام عرض کیا
ہے اور اپنی تباہی و بربادی کا حال آپ تک پہونچانے کو کہا ہے۔ (وہ بہت ہی پریشانی و
مصیبت میں مبتلا ہیں) آپ سنتے ہی عرش کے نیچے پہونچ کر سجدہ ریز ہو جائیں گے اور
اللہ کی ایسی تعریف کریں گے کہ آپ سے پہلے کسی نے بھی ان الفاظ میں تعریف نہ کی ہوگی
حکم ہوگا سر اٹھاؤ مانگو کیا مانگتے ہو، ضرور دیا جائے گا۔ اگر کسی کی شفاعت کرنا چاہتے
ہو تو کرو قبول کی جائے گی۔ بارگاہ ایزدی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کریں گے۔
اے پروردگار! میری امت کے گناہ گاروں پر آپ کا حکم نافذ ہو چکا انھیں ان کے

Marfat.com

گناہوں کی سزا دی جا چکی اب ان کے سلسلہ میں میری شفاعت قبول فرمایئے۔

حکم ہوگا ہم نے آپ کی شفاعت قبول فرما لی آپ خود تشریف لے جایئے اور جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لیجئے جس نے لا الٰہ الا اللہ پڑھا ہو۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہنم کی طرف جائیں گے۔ داروغہ جہنم آپ کو دیکھتے ہی تعظیم کے لیے کھڑا ہو جائے گا۔ آپ اس سے فرمائیں گے۔ مالک میری امت کے گناہ گاروں کا کیا حال ہے وہ عرض کرے گا۔ بہت برا حال ہے۔ آپ جہنم کا دروازہ کھولنے کا حکم دیں گے۔ جیسے ہی جہنمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھیں گے چیخ پڑیں گے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگ نے ہماری کھالوں اور کلیجوں کو جلا ڈالا۔ آپ سب کو نکالیں گے۔ سب کوئلے کی مانند کالے ہوں گے۔ آپ ان کو نہر رضوان میں غسل دیں گے جو جنت کے دروازہ پر ہوگی۔ وہاں نہا کر خوبصورت نوجوان بن کر نکلیں گے، چہرے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے پیشانی پر لکھا ہوگا

الجہنمیون عتقاء الرحمٰن — یہ وہ جہنمی ہیں جن کو اللہ رحمٰن نے آزاد فرمایا ہے

پھر ان کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

اس وقت بقیہ جہنمی حسرت کے ساتھ کہیں گے۔ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے تو آج ان کی طرح دوزخ سے نکال لیے جاتے۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا — بہت سے کافر اس کی تمنا کریں گے کہ
لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ — کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔

اس کے بعد موت کو مینڈھے کی شکل میں لا کر جنتی اور دوزخی لوگوں کے سامنے ذبح کر دیا جائے گا اور دونوں سے کہہ دیا جائے گا۔ اب کسی کو موت نہیں آئے گی جو جہاں ہے وہیں ہمیشہ رہے گا

[illegible] من النار [illegible]

Marfat.com

جنت اور اہل جنت

جنت کی حقیقت

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے۔ فرمایا۔ پانی سے۔ ہم نے عرض کیا۔ ہمارا مطلب جنت کی عمارت سے ہے۔ فرمایا۔ ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی اور گارا مشک کا ہے اس کی مٹی زعفران ہے اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں۔ جو جنت میں داخل ہو جائے گا وہ کسی بھی نعمت سے محروم و مایوس نہ رہے گا اور وہ جنت میں ہمیشہ رہے گا کبھی موت نہیں آئے گی۔ اس کے کپڑے کبھی پرانے نہیں ہوں گے۔ جوانی کبھی ختم نہیں ہوگی۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔ (۱) امام عادل۔ یعنی منصف بادشاہ یا حاکم کی۔ (۲) روزہ دار کی افطار کے وقت (۳) مظلوم کی۔ اس کی دعا بادلوں سے اوپر اٹھالی جاتی ہے اور اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے میں تیری ضرور مدد کروں گا اگرچہ کچھ وقت کے بعد ہی ہو۔

جنت کا درخت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں جنتی سو سال تک چلے گا تب بھی ختم نہیں ہوگا۔ جنت میں ایسی نعمتیں ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی دل میں اس کا تصور گذرا۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ	کوئی نہیں جانتا کہ وہاں آنکھوں کی
مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ	ٹھنڈک کے لیے کیا کیا چھپا ہوا ہے

جنت کی ایک کوڑے کی برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

Marfat.com

لعبہ جنت کی حور

ابن عباس رضؓ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک حور ہے اس کا نام لعبہ ہے، وہ چار چیزوں سے پیدا کی گئی ہے۔ مشک۔ عنبر۔ کافور۔ زعفران۔ اور ماء حیوان سے ان سب چیزوں کو گوندھا گیا ہے۔ جنت کی تمام حوریں اس پر عاشق ہیں۔ اگر وہ سمندر میں تھوک دے تو اس کا پانی میٹھا ہو جائے۔ اس کی پیشانی پر لکھا ہے۔ جو مجھے چاہتا ہے وہ پروردگار کی اطاعت کرے۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں جنت کی زمین چاندی کی ہے، اس کی مٹی مشک کی ہے، درختوں کی جڑ چاندی کی اور ٹہنیاں موتی اور زبرجد کی ہیں، پتے اور پھل نیچے اور تنا اوپر کی جانب ہے، کھڑے کھڑے، بیٹھ کر، لیٹ کر ہر طرح اس کا پھل توڑنا آسان ہے۔

جنتی کا حسن وجمال

حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں۔ جنتی کے حسن وجمال میں برابر اضافہ ہوتا رہے گا جس طرح دنیا میں دھیرے دھیرے بڑھاپا آتا ہے وہاں جوانی اور حسن و جمال بڑھے گا۔

جنت کی سب سے بڑی نعمت

حضرت صہیبؓ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو ایک منادی پکارے گا۔ جنت والو! اللہ نے تم سے ایک وعدہ کیا تھا وہ اس کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ جنتی کہیں گے وہ کیا ہے؟ کیا اللہ نے ہماری میزان کو وزنی اور ہمارے چہروں کو روشن نہیں فرمایا۔ کیا ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور کیا دوزخ سے نجات نہیں دی۔ بحسب ارشاد رسولؐ پردہ اٹھا دیا جائے گا۔ جنتی اللہ کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ خدا کی قسم جنت والوں کے لیے اس سے زیادہ محبوب اور بہتر کوئی نعمت نہیں ہوگی۔ (اے اللہ ہم سب کو یہ نعمت نصیب فرما)

Marfat.com

بشارت کے لیے جبرائیلؑ کی عجیب انداز میں آمد

انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ جبرائیلؑ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سفید آئینہ لے کر آئے جس میں ایک کالا نقطہ تھا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبرائیل یہ آئینہ کیسا ہے؟ جواب دیا۔ یہ آئینہ یوم جمعہ ہے اور کالا نقطہ وہ ساعت ہے جو ہر جمعہ کے اندر (قبولیتِ دعا کے لیے) ہوتی ہے۔ آپ اور آپ کی قوم کو اس کے ذریعہ پہلی امتوں پر فضیلت بخشی گئی ہے۔ اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ جبرائیلؑ نے فرمایا۔ یہ دن ہمارے نزدیک یوم مزید ہے۔ آپ نے معلوم کیا۔ یوم مزید سے کیا مراد ہے۔ عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک وادی مقرر فرمائی ہے۔ اس میں ایک مشک کا ٹیلہ ہے۔ ہر جمعہ کو اس میں نور کے ممبر بچھائے جاتے ہیں۔ ان پر انبیاء علیہم السلام رونق افروز ہوتے ہیں۔ سونے کے ممبروں پر جن میں یاقوت و زبرجد جڑے ہوتے ہیں صدیقین، شہداء، صلحاء بیٹھتے ہیں۔ ٹیلہ پر اہل غرف بیٹھتے ہیں (غالباً عام جنتی مراد ہیں) سب مل کر اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ خداوند قدوس فرماتا ہے۔ مانگو کیا مانگتے ہو۔ سب کے سب رضا کے طالب ہوتے ہیں۔ جواب ملتا ہے میں تم سے راضی ہوں، میں نے تم کو اپنے مکان میں جگہ دی اور تم کو اپنی طرف سے بزرگی عطا کی۔ اس کے بعد اللہ کی تجلی ظاہر ہوتی ہے اور سب اس کو دیکھتے ہیں اس کرامت کی زیادتی کی وجہ سے ان کی نظر میں جمعہ سے زیادہ محبوب کوئی دن نہیں ہوتا۔

ایک روایت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا۔ میرے دوستوں کو کھانا کھلاؤ۔ چنانچہ وہ مختلف قسم کے کھانے لائیں گے جس کے ہر لقمہ میں نئی لذت ہوگی۔ پھر اللہ کے حکم سے پینے کے لیے مختلف چیزیں لائیں گے جن کے ہر گھونٹ میں نیا مزہ آئے گا۔ فراغت کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں تمہارا پروردگار ہوں میں نے تم سے کیے ہوئے وعدہ کو پورا کر دیا۔ اور جو کچھ مانگو گے تم کو دیا جائے گا۔ بندے بار بار عرض کریں گے۔ ہمیں آپ کی رضا چاہیئے۔ جواب ملے گا میں تم سے راضی ہوں اور میرے پاس کچھ اور بھی ہے۔ آج میں تم کو ایسی نعمت عطا کروں گا جو ان سب سے بڑی ہوگی۔ چنانچہ پردہ ہٹا دیا جائے گا اور سب لوگ اللہ کی تجلی کو دیکھیں گے اور فوراً سجدہ میں گر جائیں گے اور سجدہ میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ رب العالمین ارشاد فرمائے گا۔ سر اٹھاؤ یہ عبادت کی جگہ

Marfat.com

نہیں ہے۔ اس دیدار کے مقابلہ میں جنتی تمام نعمتوں کو بھول جائیں گے۔ پھر عرش کے نیچے سے ایک زوردار ہوا چلے گی، سفید مشک کے ٹیلہ سے مشک اڑ کر لوگوں کے سروں اور گھوڑوں کی پیشانیوں پر گرے گا۔ جب واپس ہوں گے تو بیویاں کہیں گی تم تو اور زیادہ حسین وجمیل بن کر لوٹے ہو۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جنت میں مرد وعورت ۳۳ سالہ جوان اور سب کے سب انتہائی خوبصورت ہوں گے، ہر ایک ستر ستر حلے پہنے ہوگا۔ مرد کو بیوی کے چہرہ، سینہ اور پنڈلی میں اپنی شکل نظر آئے گی اسی طرح بیوی کو شوہر کے چہرہ وغیرہ میں اپنی شکل نظر آئے گی۔ اس جگہ منہ اور ناک کی گندی ریزش کا وجود نہیں ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے۔ اگر جنت کی حور اپنی ہتھیلی آسمان سے دکھا دے تو سارا عالم منور ہو جائے۔

جنت میں پیشاب پاخانہ کی حاجت نہیں ہو گی

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب میں سے کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ کیا آپ کے نزدیک جنت میں کھانے پینے کا سلسلہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! جنت میں ایک آدمی کو کھانے پینے اور جماع کرنے میں سو آدمیوں کی برابر طاقت دی جائے گی۔ وہ کہنے لگا۔ کھانے پینے کے بعد تو پیشاب پاخانہ کی حاجت لازمی ہے اور جنت جیسی پاکیزہ جگہ میں ایسی گندی چیز کا کیا کام؟ آپ نے فرمایا۔ جنت میں پیشاب پاخانہ کی حاجت نہیں ہو گی۔ بلکہ مشک کی خوشبو کا پسینہ آئے گا۔ اس سے کھانا ہضم ہو جائے گا۔

جنت کا درخت طوبیٰ

جنت میں طوبیٰ نام کا ایک درخت ہوگا۔ ہر گھر میں اس کی ایک شاخ ہو گی اس پر مختلف قسم کے پھل ہوں گے اور اونٹ کے برابر پرندے اس پر آکر بیٹھیں گے۔ اگر کوئی جنتی کسی پرندے کی خواہش کرے گا تو وہ فوراً دسترخوان پر آجائے گا۔ وہ شخص ایک ہی پرندے میں سے ایک جانب سے سوکھا اور دوسری جانب سے بھنا ہوا گوشت کھائے گا۔ پھر وہ پرندہ اڑ کر چلا جائے گا۔

جنتی کی کیفیت

Marfat.com

ابن عباسؓ و ابوہریرہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان منقول ہے کہ میری امت میں سے سب سے پہلے جنت میں جانے والوں کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکدار ہوں گے اس کے بعد تیز چمکدار ستارہ کی مانند پھر یکے بعد دیگرے مختلف کیفیت ہو گی۔ جنت میں پیشاب، پاخانہ ہو گا نہ منہ، ناک کی ریزش۔ کنگھیاں سونے کی، انگیٹھیاں عود کی ہوں گی، پسینہ مشک جیسا خوشبودار ہو گا۔ سب کے اخلاق یکساں ہوں گے۔ عیسیٰؑ کی طرح ۳۳ سالہ جوان، آدمؑ جیسے ساٹھ ہاتھ لمبے۔ بے ریش ہوں گے، سر، بھویں اور پلکوں کے علاوہ کہیں بال نہ ہوں گے۔ رنگ گورا لباس سبز ہو گا۔ کوئی شخص دسترخوان بچھائے گا تو سامنے سے ایک پرندہ آئے گا اور کہے گا۔ اے اللہ کے ولی میں نے چشمہ سلسبیل کا پانی پیا اور عرش کے نیچے جنت کے باغیچہ میں چرا ہے اور فلاں فلاں پھل کھائے ہیں۔ وہ جنتی اس پرندہ کے ایک جانب سے پکا ہوا اور دوسری جانب سے بھنا ہوا گوشت کھائے گا۔ ستر حلے پہنے ہو گا ہر جوڑے کا رنگ جدا ہو گا۔ اس کی انگلیوں میں دس انگوٹھیاں ہوں گی۔ پہلی انگوٹھی پر تحریر ہو گا۔

سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ — تم پر سلامتی ہے اس لیے کہ تم نے صبر کیا

دوسری پر

اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ — داخل ہو جاؤ جنت میں امن و سلامتی کے ساتھ

تیسری پر

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ — یہ جنت تم کو تمہارے اعمال کے بدلہ میں دی گئی ہے۔

چوتھی پر

رُفِعَتْ عَنْكُمُ الْاَحْزَانُ وَالْهُمُوْمُ — تم سے فکروں اور غموں کو دور کر دیا گیا۔

پانچویں پر

اَلْبَسْنَاكُمُ الْحُلِیَّ وَالْحُلَلَ — ہم نے تم کو پہنائے زیور اور حلے

چھٹی پر

زَوَّجْنٰكُمُ الْحُوْرَ الْعِیْنَ — ہم نے حور العین سے تمہاری شادی کی

ساتویں پر

وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ — تمہارے لیے اس جنت میں وہ

Marfat.com

وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ — سب کچھ ہے جو تمہارا دل چاہے اور جس سے تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔

آٹھویں پر

وَافَقْتُمُ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ — تم نے انبیاء علیہم السلام اور صدیقین کی موافقت کی۔

نویں پر

صِرْتُمْ شَبَابًا لَا تَهْرَمُوْنَ — تم ایسے جوان ہو کہ تم پر بڑھاپا نہیں آئے گا۔

دسویں پر

سَكَنْتُمْ فِيْ جِوَارِ مَنْ لَا يُؤْذِي الْجِيْرَانَ — تم ایسے لوگوں کے پڑوس میں بسے ہو جو پڑوسیوں کو نہیں ستایا کرتے۔

جنت میں داخلہ کی پانچ شرطیں

جو ان نعمتوں کو حاصل کرنا چاہتا ہے وہ پانچ چیزوں پر مسلسل عمل کرے۔

۱۔ تمام گناہوں سے پرہیز کرے

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى — جو نفسانی خواہشات پر عمل کرنے سے بچا جنت اس کا ٹھکانہ ہے۔

۲۔ دنیا کے معمولی مال و متاع پر راضی ہو جائے۔ (جنت کی قیمت ترک دنیا ہے)

۳۔ طاعات (نیکیوں) پر انتہائی حریص ہو کیونکہ جنت عمل کے بدلہ میں ملے گی۔ (دیکھئے عبارت انگوٹھی ۳)

۴۔ اللہ کے نیک بندوں سے محبت کرے ان سے ملاقات کرتا رہے ان کی مجالس میں شریک ہوتا رہے اس لیے کہ ان کی شفاعت بھی قیامت میں کام آئے گی۔ حدیث میں ہے۔

اَكْثِرُوا الْاِخْوَانَ فَاِنَّ لِكُلِّ اَخٍ شَفَاعَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ — (اچھے) لوگوں کو زیادہ سے زیادہ بھائی (دوست) بناؤ کیونکہ قیامت میں ہر بھائی کو شفاعت کا حق ملے گا۔

۵۔ کثرت سے دعا مانگے خصوصاً جنت اور حسنِ خاتمہ کے لیے۔

Marfat.com

حکمت کی باتیں

۱۔ (آخرت میں ملنے والے) ثواب کو دیکھنے (جاننے) کے باوجود دنیا کی طرف مائل ہونا اور دنیا پر بھروسہ کرنا جہالت ہے۔

۲۔ اعمال کا ثواب جاننے کے بعد ان کے لیے جدوجہد نہ کرنا عجز ہے۔

۳۔ جنت کا آرام و راحت اس کو ملے گا جس نے دنیا کا آرام ترک کر دیا۔ جنت میں غنی ہے یہ اس کو ملے گا جس نے فالتو دنیا کو چھوڑ دیا اور قلیل پر قناعت کی۔

ایک زاہد کا واقعہ

کوئی زاہد سبزی میں نمک ملا کر بغیر روٹی کے کھاتے تھے کسی نے اس پر اعتراض کیا تو فرمایا کہ میں دنیا کو عبادت کے لیے استعمال کرتا ہوں (تاکہ کھانے سے طاقت حاصل ہو اور عبادت کر سکوں اور اس کے بدلے جنت ملے) اور تو دنیا کی عمدہ چیزیں پاخانہ بنانے کے لیے کھاتا ہے۔

نوٹ: یہ زاہد کا قصہ ہے۔ ہر شخص کو اس پر عمل کرنا مناسب بلکہ ممکن نہیں۔ اللہ کی دی ہوئی حلال نعمتیں استعمال کرنا اور شکر ادا کرنا نہ صرف جائز بلکہ پسندیدہ ہے۔ اللہ جس کو نعمتیں دیتا ہے اس پر نعمت کے اثرات دیکھنا پسند فرماتا ہے۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۔۔۔۔ اور اپنے پروردگار کی نعمت کو ظاہر کر

ابراہیم بن ادھم کا واقعہ

ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھمؒ نے حمام میں جانے کا قصد کیا۔ مالک نے یہ کہہ کر روک دیا کہ اجرت کے بغیر داخل نہیں ہو سکتے۔ یہ سنکر ابراہیمؒ رونے لگے اور یوں فرمایا۔ یا اللہ مجھے شیطان کے گھر میں بلا اجرت کے داخلہ کی اجازت نہیں دی جا رہی، جنت تو انبیاء و صدیقین علیہم السلام کا گھر ہے اس میں اجرت کے بغیر کیونکر داخلہ ہو گا۔ (یعنی عمل کے بغیر)

نکتہ

اللہ نے کسی نبی پر وحی بھیجی۔ اے ابن آدم تو بہت مہنگی قیمت پر دوزخ خریدتا ہے اور سستی قیمت پر جنت نہیں خریدتا اس کی تفصیل یہ کی گئی ہے۔ ایک فاسق نامود

Marfat.com

کے لیے فساق کی دعوت پر سینکڑوں روپیہ خرچ کرنا بہت معمولی بات سمجھتا ہے اور اس کے بدلہ جہنم خریدتا ہے اور اللہ کے لیے کسی غریب بھوکے کی دعوت پر دو چار آنے بھی خرچ کرنا اس کے لیے دشوار ہے حالانکہ یہ جنت کی قیمت ہے۔

ابوحازم کا قول

ابوحازمؒ فرماتے ہیں۔ اگر تمام مرغوبات ترک کر کے جنت مل جائے تو یہ سودا سستا ہے، اسی طرح اگر تمام مصائب برداشت کر کے جہنم سے چھٹکارا ہو جائے یہ بھی سستا ہے، حالانکہ اللہ کے لیے ہزار مرغوبات میں سے ایک کو چھوڑنے پر بھی جنت مل جائے گی اور ہزار مصائب میں ایک برداشت کرنے پر جہنم سے چھٹکارا ہو جائے گا۔ یہ سودا کتنا سستا ہے۔

جنت کا مہر

حضرت یحییٰ بن معاذ رازیؒ فرماتے ہیں۔ دنیا کا چھوڑنا دشوار ہے اور جنت کا چھوڑنا دشوار ترین ہے اور جنت کا مہر ترک دنیا ہے۔

جنت وجہنم کی سفارش

انس بن مالکؓ فرماتے ہیں۔ اگر کوئی شخص تین مرتبہ جنت طلب کرتا ہے تو جنت اللہ سے کہتی ہے۔ اے اللہ اس کو جنت میں داخل فرما دیجئے۔ اور اگر کوئی تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگتا ہے تو دوزخ اللہ سے عرض کرتی ہے۔ اے اللہ اسے دوزخ سے بچا دیجئے۔

اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ۔ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ۔ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ

اے اللہ ہمیں جنت عطا فرما

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ

اے اللہ ہمیں جہنم سے بچا

جنت میں دوستوں کی ملاقات ہی کیا کم ہے چہ جائیکہ بیش بہا و بے شمار نعمتیں۔

جنت کے بازار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جنت میں بازار ہوں گے لیکن ان میں

Marfat.com

خرید و فروخت نہیں ہوگی بلکہ دوست احباب حلقے بنا کر بیٹھیں گے اور دنیا کی باتیں کریں گے کہ کس طرح دنیا میں عبادت کرتے تھے۔ دنیا میں غریبوں اور مالداروں کا کیا حال تھا۔ موت کس طرح آئی اور کتنی مصیبتیں برداشت کر کے جنت تک پہونچے ہیں۔

فَهَلْ مِنْ مُّشَمِّرٍ لَّهَا

جنت کی حقیقت' اس کی نعمتیں اور صفات کا آپ نے مطالعہ کر لیا' یقیناً جنت میں جانے کو دل چاہتا ہوگا بارہا اس کے لیے دعائیں بھی کی ہوں گی۔ بلاشبہ ہر مسلمان کو جنت کی تڑپ ہونی ہی چاہیئے لیکن ایمان و اعمال صالحہ کے بغیر جنت کا طالب ہونا اور صرف دعا پر اکتفا کرنا اپنے ساتھ دھوکا کرنا ہے نادان ہیں وہ لوگ جو جنت کی تمنا کرتے ہیں مگر گناہوں میں ملوث اور اعمال صالحہ کے سرمایہ سے غافل ہیں۔ موذن پکارے تو سوتے رہ جائیں یا کاروبار پر نماز کو قربان کر ڈالیں۔ زکوٰۃ کا حکم ملے تو جان چرانے لگیں۔ رمضان آئے تو روزہ کھا جائیں۔ حج فرض ہو تو مال کی محبت میں بے حج کیے مر جائیں۔ کاروبار میں حرام و حلال کا ذرا خیال نہ کریں۔ تیرا میرا روپیہ مار لینے کو کمال جانیں۔ قرآن و حدیث پڑھنے پڑھانے کو عیب کا کام سمجھیں۔ کمزوروں پر ظلم و زیادتی کریں۔ غریبوں کو ستائیں اور ان سے بیگار لیں۔ رشوت کے لین دین کو خوبی سمجھیں۔ یتیموں کا مال کھا جائیں۔ بیواؤں کی کمزوری سے فائدہ اٹھائیں۔ ایک دوسرے کا حق ہڑپ کر لیں۔ نوافل سے گھبرائیں۔ ذکر اللہ سے گریز کریں اور ان سب کے باوجود جنت بلکہ اس کے بلند درجات کی تمنا کرنا بے وقوفی نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر جنت میں جانا ہے تو پوری زندگی اللہ و رسول کے حکم کے مطابق گزارنی ہوگی۔ نفسانی خواہشات کو کچلنا ہوگا۔

یہ غفلت یہ تری مستی نہیں زیبا بنت اس قدر مستی نہیں
رہ گذر دنیا ہے یہ بستی نہیں جائے عیش و عشرت و مستی نہیں (مجذوب)

Marfat.com

اللہ کی رحمت

جب آیت

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ	میری رحمت ہر شے کا احاطہ کیے ہوئے ہے

نازل ہوئی تو ابلیس لعین یہ کہہ کر کہ میں بھی شے ہوں خود کو اللہ کی رحمت کا امیدوار سمجھنے لگا۔ اسی طرح یہود و نصاریٰ بھی لیکن جب آیت کا اگلا جزو

فَسَاَکْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَ	میں یہ رحمت ان لوگوں پر کروں گا جو
یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ	شرک سے بچتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور
بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ۝	جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

نازل ہوا تو ابلیس مایوس ہو گیا۔ لیکن یہود نصاریٰ کہنے لگے ہم شرک سے بچتے، زکوٰۃ دیتے اور اللہ کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ	جو رسول نبی امی کی پیروی
النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ ۱؎	کرتے ہیں

کے نازل ہونے کے بعد یہود و نصاریٰ بھی مایوس ہو گئے۔ اب اس کے مستحق صرف مومنین رہ گئے۔ ہر مومن کو اللہ کی اس نعمت عظمیٰ کا بے حد شکر گذار ہونا چاہیئے۔

یحییٰ بن معاذ رازیؒ کی دعا اور امید

یحییٰ بن معاذ رازیؒ یوں کہا کرتے تھے۔

۱۔ اے اللہ تو نے دنیا میں رحمت کا ایک حصہ نازل فرمایا اور اس کے طفیل میں ہم کو اسلام جیسی قیمتی چیز عطا فرمائی۔ تو جس وقت تو سو رحمتیں نازل فرمائے گا اس وقت کیوں نہ ہم تیری طرف سے مغفرت کی امید رکھیں۔

۲۔ اے اللہ اگر تیرا ثواب فرماں برداروں کے لیے ہے اور تیری رحمت گنہگاروں کے لیے تو میں فرماں بردار نہ ہوتے ہوئے بھی تیرے ثواب کا امیدوار ہوں تو پھر

Marfat.com

گناہ گار ہوتے ہوئے تیری رحمت کا امیدوار کیوں نہ رہوں۔

۳۔ اے اللہ تو نے اپنے دوستوں کی دعوت کے لیے جنت بنائی اور کفار کو اس سے مایوس و محروم کر دیا نیز فرشتوں کو بھی جنت کی ضرورت نہیں ہے اور تو بھی اس سے بے نیاز ہے، تو پھر ہمارے علاوہ جنت ہے کس کے لیے؟

اللہ کی رحمت سے کسی کو مایوس نہ کرو

ایک مرتبہ بعض صحابہؓ کو ہنستا دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہ نے ناگواری کے ساتھ فرمایا۔ تم لوگ ہنس رہے ہو اور تمھارے پیچھے جہنم ہے، آئندہ ہنستا نہ دیکھوں۔ یہ فرما کر آپ واپس ہو گئے۔ ہم لوگ اس طرح سہم گئے جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ اچانک آپ پلٹ آئے اور فرمایا۔ ابھی ابھی جبرائیلؑ اللہ کا پیغام لے کر آئے کہ آپ نے میرے بندوں کو میری رحمت سے مایوس کر دیا۔ ان سے کہہ دیجئے میں غفور الرحیم ہوں اور میرا عذاب بھی دردناک ہے۔

چار چیزوں پر قسم کھائی جا سکتی ہے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حضرت عبدالرحمٰنؓ سے فرمایا۔ تین چیزوں پر میں قسم کھا سکتا ہوں چوتھی چیز پر آپ قسم کھائیں تو میں آپ کی تصدیق کروں گا۔

۱۔ اللہ جسے دنیا میں دوست بنائے گا قیامت میں بھی اسی کو بنائے گا غیر کو نہیں۔

۲۔ مسلمان (چاہے کتنا کمزور ایمان والا ہو) کے ساتھ غیر مسلم جیسا معاملہ ہرگز نہیں فرمائے گا۔

۳۔ جو شخص جس سے محبت کرے گا قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگا۔

۴۔ دنیا میں اللہ نے جس کی پردہ پوشی فرمائی قیامت میں بھی ضرور فرمائے گا۔

اللّٰھُمَّ اجعلنا مِنھُم

شفاعت گناہ گاروں کے لیے ہے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری شفاعت امت کے گناہ گاروں کے لیے ہوگی جو اس سے انکار کرے گا وہ

Marfat.com

شفاعت سے محروم رہے گا۔

عبرت آموز واقعہ

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک واقعہ سنایا کہ ایک شخص پہاڑ کی چوٹی پر پانچ سو برس تک عبادت کرتا رہا اس پہاڑ کے چاروں جانب کھاری پانی تھا اللہ نے اس کے لیے پہاڑ میں چھوٹا سا چشمہ میٹھے پانی کا نکال دیا اور ایک انار کا درخت پیدا فرما دیا۔ روزانہ وہ انار کھاتا اور میٹھا پانی پیتا اسی سے وضو کرتا۔ اس نے اللہ سے دعا کی۔ اے اللہ میری روح سجدہ میں قبض فرمانا۔ اللہ نے اس کی دعا قبول فرمائی۔ حضرت جبرائیلؑ نے کہا۔ ہم آسمان سے اترتے اور چڑھتے وقت اس کے پاس سے گذرتے تو اس کو سجدہ میں پاتے۔ آگے جبرئیل ہی فرماتے ہیں کہ قیامت میں اللہ تعالی اس کے لیے فرمائے گا۔ میرے بندہ کو میری رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل کردو۔

وہ بندہ کہے گا۔ نہیں بلکہ میرے عمل کی وجہ سے۔ حکم ہوگا۔ میری نعمتوں کا اس کے عمل سے موازنہ کرو۔ چنانچہ موازنہ کے نتیجہ میں پانچ سو برس کی عبادت صرف نعمت بصر (آنکھ) ہی کے مقابلہ میں ختم ہو جائے گی۔ حکم ہوگا میرے بندہ کو دوزخ میں لے جاؤ۔ چنانچہ فرشتے لے کر چلیں گے۔ کچھ دور چلنے کے بعد وہ بندہ عرض کرے گا۔ یا اللہ مجھے اپنے فضل سے جنت میں داخل فرما دیجئے۔ حکم ملے گا۔ واپس لاؤ۔ واپس لا کر اللہ کے سامنے کھڑا کر کے اس سے یہ چند سوالات کیے جائیں گے۔

س۔ اے بندہ تجھے کس نے پیدا کیا؟

ج۔ یا اللہ آپ نے

س۔ یہ کام تیرے عمل سے ہوا یا میری رحمت سے

ج۔ آپ کی رحمت سے

س۔ تجھے پانچسو برس کی عبادت پر قوت اور توفیق کس نے دی؟

ج۔ یا اللہ آپ نے

س۔ سمندر کے درمیان پہاڑ پر کس نے پہونچایا؟ کھاری پانی کے بیچ میٹھے پانی کا چشمہ کس نے نکالا؟ انار کا درخت کس نے پیدا کیا؟ تیری درخواست کے مطابق سجدہ میں تیری روح کس نے نکالی؟

ج۔ اے پروردگار آپ نے۔ ارشاد باری ہوگا یہ سب کچھ میری رحمت سے ہوا اور

Marfat.com

اپنی رحمت ہی سے تجھے جنت میں داخل کرتا ہوں۔

بشارت

موت کے وقت جس بندہ کے دل میں امید وخوف دونوں جمع ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی امید کے مطابق معاملہ فرماتا ہے اور خوف کو دور فرما دیتا ہے۔

قیمتی اقوال

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں۔ قیامت میں اللہ کی رحمت کی وسعت کا یہ عالم ہوگا کہ اس کو دیکھ کر شیطان بھی اپنے لیے رحمت وشفاعت کی توقع کرے گا۔

فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں۔ تندرستی میں خوف بہتر ہے تاکہ عمل کی خوب کوشش کرے اور مرض وضعف کے وقت امید کا سہارا ہی افضل ہے تاکہ مایوس نہ ہو۔

اللہ کی بخشش کا عجیب واقعہ

احمد بن سہیلؒ فرماتے ہیں۔ میں نے یحییٰ بن اکثم کو خواب میں دیکھا ان سے معلوم کیا۔ اللہ نے تمھارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہنے لگے۔ اللہ نے مجھے بلا کر فرمایا اے شیخ السو۔ تو نے بہت کرتوت کیے ہیں۔ میں نے عرض کیا پروردگار اس کے بارے میں آپ سے اس وقت کوئی بات نہیں کروں گا۔ پھر کیا بات کرے گا؟ اللہ نے فرمایا۔ عرض کیا۔ مجھ سے عبدالرزاق نے ان سے زہری نے ان سے عروہ نے ان سے حضرت عائشہؓ نے ان سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جبرائیل امین نے بیان کیا۔ آپ کا ارشاد ہے کہ "میں کسی مسلمان بوڑھے کو عذاب دینا چاہتا ہوں لیکن اس کے بڑھاپے کی وجہ سے عذاب دیتے ہوئے شرم آتی ہے" الٰہی میں بھی بہت بوڑھا ہوں۔ فرمایا۔ ان سب نے سچ کہا۔ واقعتاً ایسا ہی ہے۔ چنانچہ میرے لیے جنت کا حکم ہوگیا۔

جامع نصیحت

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچے تو دیکھا کہ آپ رو رہے ہیں۔ رونے کا سبب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ میرے پاس جبرائیل آئے تھے اور فرماتے تھے کہ اللہ مسلمان بوڑھے کو اس کے بڑھاپے کی وجہ سے عذاب

Marfat.com

دیتے ہوئے شرماتا ہے، تو مسلمان بوڑھا بڑھاپے میں اللہ کی نافرمانی سے کیوں نہ شرمائے۔
"اللہ رب العزت کے اس غیر معمولی انعام واکرام پر ہر بوڑھے مسلمان کو اللہ کا بے حد شکر گذار اور اس کی تعریف میں رطب اللسان ہونا چاہیے نیز اس کو اللہ سے اور اس کے فرشتے کراماً کاتبین سے شرمانا اور گناہوں سے بالکلیہ اجتناب چاہیئے۔ پتہ نہیں کس وقت موت آجائے خصوصاً بڑھاپے میں کیونکہ کھیتی جب پک جاتی ہے تو اسے فوراً ہی کاٹ لیا جاتا ہے۔ بچپن میں جوانی۔ جوانی میں بڑھاپے کی توقع رہتی ہے اب بڑھاپے کے بعد موت کے سوا اور کیا ہے؟

عرشِ الٰہی کا سایہ سات قسم کے لوگوں پر ہوگا

قیامت میں سات قسم کے لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ عرش کے سایہ میں جگہ عنایت فرمائے گا جبکہ عرش کے سوا کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا۔

۱۔ امامِ عادل (انصاف کرنے والا حاکم)
۲۔ عبادت گزار جوان (عبادت ہر ایک کی اللہ کو پسند ہے لیکن جوان کی زیادہ پسند ہے۔)
۳۔ وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے (یعنی ہر وقت نماز کی فکر رکھے)
۴۔ وہ دو شخص جو آپس میں صرف اللہ کے لیے محبت رکھتے ہوں۔
۵۔ وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کر کے روئے (یہ اخلاص کی علامت ہے)
۶۔ جو تنہائی خاموشی کے ساتھ صدقہ کرے حتی کہ خود کو بھی پتہ نہ ہو کہ کتنا کیا۔
۷۔ وہ شخص جس کو حسین وجمیل عورت اپنی طرف بلائے اور وہ یہ کہہ کر ٹال دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

اللھم اجعلنا منھم

یا اللہ تمام مسلمانوں کو اور ان کے طفیل میں اس سیاہ کار کو بھی ان تمام صفات سے مزین فرما کر عرش کے سایہ کا مستحق بنا۔ آمین!

Marfat.com

امر بالمعروف نہی عن المنکر

خاص لوگوں کی بدعملی سے عام عذاب نہیں آتا لیکن اگر بدعملی عام ہونے لگے اور اس سے روکا نہ جائے تو عام عذاب آتا ہے جس میں عوام و خواص سب مبتلا ہوتے ہیں۔

(عمر بن عبدالعزیزؒ)

فقیہ ابو اللیثؒ فرماتے ہیں کہ حضرت یوشع بن نونؑ سے اللہ نے فرمایا کہ میں تمہاری قوم میں سے چالیس ہزار نیک اور ساٹھ ہزار بدعمل لوگوں کو ہلاک کرنے والا ہوں۔ ابن نونؑ نے عرض کیا۔ بدعمل لوگوں کی ہلاکت تو ٹھیک ہے لیکن نیک لوگوں کی کیا خطا ہے؟ فرمایا۔ نیک لوگوں نے بروں کو برائی سے نہیں روکا اور ان کی بدعملی کو برا نہیں جانا بلکہ ان کے ساتھ مل جل کر کھاتے پیتے رہے۔

خوشخبری

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بعض لوگ خیر کے پھیلانے والے اور شر کے مٹانے والے ہوتے ہیں اور بعض شر کے پھیلانے اور خیر کے مٹانے والے ہوتے ہیں خوشخبری ہے ان لوگوں کے لیے جن کو اللہ نے خیر پھیلانے اور شر کو مٹانے والا بنایا۔ اور شر پھیلانے اور خیر کو مٹانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

مومن و منافق کی پہچان

امر بالمعروف (بھلائی کا حکم دینا) اور نہی عن المنکر (برائی سے روکنا) مومن کی علامت ہے۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط

مومن مرد و عورت آپس میں دوست ہیں ایک دوسرے کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں۔

Marfat.com

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ	منافق مرد و عورت سب آپس میں ایک
مِّنْ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَ	ہیں بھلائی سے روکتے ہیں اور برائی
يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ	کا حکم دیتے ہیں۔

بھلائی سے روکنا برائی کا حکم دینا منافق کی علامت ہے۔

حضرت علی رضؓ کا مقولہ

حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں امر بالمعروف کرنے والا مومن کی کمر مضبوط کرتا ہے اور نہی عن المنکر کرنے والا منافق کو ذلیل کرتا ہے۔

امر بالمعروف کے لیے سلیقہ کی ضرورت ہے

حضرت ابو درداء رضؓ فرماتے ہیں جس نے اپنے بھائی کو سب کے سامنے نصیحت کی اس نے اس کو ذلیل کر دیا اور جس نے تنہائی میں نصیحت کی اس نے اس کو مزین کر دیا۔

(تنہائی کی نصیحت زیادہ اثر انداز ہوتی ہے، ہر آدمی اس کو قبول کر لیتا ہے اور اس پر عمل کی کوشش کرتا ہے اور ظاہر ہے عمل کرنے سے مزین ہوگا۔)

امر بالمعروف کے ترک سے ظالم حکام مسلط ہوتے ہیں

حضرت ابو درداء رضؓ فرماتے ہیں۔ لوگو! امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے بادشاہ اور حکام کو مسلط کر دے گا جو تمھارے بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر رحم نہیں کریں گے اور تم میں کے نیک لوگ دعائیں کریں گے لیکن قبول نہیں ہوں گی، مدد مانگیں گے لیکن مدد نہیں کی جائے گی، استغفار کریں گے وہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تقسیم اور درجے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر کسی برائی کو دیکھو تو ہاتھ سے روک دو، اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرو اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانو، یہ ایمان کا آخری درجہ ہے۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ ہاتھ سے روکنا امراء کا کام ہے، زبان سے منع کرنا علماء کی ذمہ داری ہے، دل سے برا جاننا عوام کا درجہ ہے۔

Marfat.com

دلچسپ قصہ

ایک شخص نے لوگوں کو کسی درخت کی پوجا کرتے دیکھا تو غصہ سے بے قابو ہوگیا گھر سے کلہاڑی لی اور گدھے پر سوار ہو کر اس درخت کو کاٹنے کی نیت سے روانہ ہوا۔ راستہ میں ابلیس علیہ اللعنۃ سے ملاقات ہوگئی۔ کہنے لگا حضرت کہاں تشریف لے جارہے ہیں۔ فرمایا۔ ایک درخت کی لوگ پوجا کرتے ہیں میں نے اس کو جڑ سے کاٹ ڈالنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ ابلیس نے کہا۔ آپ کہاں جھگڑے میں پڑتے ہیں چھوڑیے جو مردود اس کی پوجا کرتے ہیں خود بھگتیں گے۔ چنانچہ دونوں میں جھگڑا ہونے لگا اور تین مرتبہ مار پیٹ ہوئی۔ جب ابلیس نے سمجھ لیا کہ یہ شخص قابو میں آنے والا نہیں ہے تو اس نے دوسری چال چلی۔ کہنے لگا آپ اس کام کو رہنے دیجئے۔ اس کے عوض روزانہ آپ کو چار درہم دیا کروں گا۔ ہر صبح آپ کو بستر کے نیچے ملا کریں گے۔ یہ چال کارگر ہوگئی۔ وہ شخص کہنے لگا۔ کیا واقعی ایسا ہوگا؟ ہاں ہاں بالکل پختہ وعدہ کرتا ہوں۔ ابلیس نے کہا۔ چنانچہ وہ شخص اپنے گھر کو واپس چلا گیا۔ صبح کو روزانہ بستر کے نیچے سے چار درہم ملتے رہے۔ چند روز کے بعد میدان خالی پایا دوسرے دن بھی کچھ نہ ملا۔ پھر غصہ آیا اور کلہاڑی لے کر چل دیا۔ راستہ میں وہی ابلیس ملا اور کہنے لگا۔ حضرت کہاں کا ارادہ ہے؟ بولا۔ درخت کو کاٹنے جارہا ہوں جس کی پوجا ہوتی ہے۔ ابلیس نے کہا۔ بس میاں اب تمہارے بس کا کام نہیں ہے پہلے آپ اللہ کے لیے جارہے تھے اگر میں پوری طاقت بھی لگا دیتا تو آپ کو نہیں روک سکتا تھا اور اب آپ کا جانا اللہ کے لیے نہیں بلکہ چار درہم کے لیے ہے اگر ادھر قدم بڑھایا تو خیر نہیں ہے گردن اڑا دوں گا۔ مجبوراً اس ارادہ کو ترک کر کے گھر واپس ہونا پڑا۔

مبلغ کے لیے پانچ شرطیں

۱۔ علم (تبلیغ کے لیے علم ضروری ہے جاہل تبلیغ کی اہلیت نہیں رکھتا)

۲۔ اخلاص (اخلاص ہر عمل کی جان ہے اس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں)

۳۔ اخلاق و محبت (سخت مزاج و بدخو آدمی کی نصیحت موثر نہیں ہوتی)

۴۔ صبر و بردباری (تبلیغ کے راستہ میں مصائب کا آنا یقینی ہے نیز ہر طرح کے آدمی سے واسطہ پڑتا ہے اس لیے صبر و بردباری کے بغیر آدمی اس میں کامیاب نہیں ہو سکتا)

۵۔ جو نصیحت کرے اس پر خود بھی عمل کرتا ہو (ورنہ نہ تو لوگوں پر اس کا اثر ہوگا اور نہ مبلغ ہی لوگوں کے طعنہ دینے کے خطرہ کی وجہ سے کچھ کھل کر کہہ سکے گا۔

Marfat.com

توبہ

حضرت حمزہ رضؓ کے قاتل حضرت وحشی رضؓ نے اسلام لانے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا۔ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں لیکن یہ آیت رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ	جو لوگ اللہ کے علاوہ کسی اور کو معبود
اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ	نہیں مانتے اور نہ کسی کو ناحق قتل
الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ	کرتے ہیں اور نہ زنا کرتے ہیں اور
وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ	جس نے یہ کام کیے وہ گناہ گار
يَلْقَ اَثَامًا	ہے۔

میں نے یہ تینوں کام کیے ہیں، کیا میرے لیے توبہ کی گنجائش ہے۔ اس پر آیت نازل ہوئی۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ	مگر جو توبہ کرلے اور ایمان لے آئے
صَالِحًا	اور نیک عمل کرے۔

آپ نے وحشی کو یہی آیت جواب میں لکھدی۔ انھوں نے پھر لکھا کہ آیت میں عمل صالح کی شرط ہے پتہ نہیں میں نیک عمل کرسکوں گا یا نہیں۔ اس پر آیت نازل ہوئی۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ	اللہ شرک کو نہیں بخشے گا اس کے
وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ	علاوہ جس کو چاہے گا بخش دے گا۔

وحشی کو یہ آیت لکھ کر بھیجدی۔ وحشی نے لکھا۔ اس میں بھی مشیت کی شرط ہے معلوم نہیں اللہ کی مشیت ہوگی یا نہیں۔ پھر آیت نازل ہوئی۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا	اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجیے
عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ	اے میرے گناہ گار بندوں اللہ کی رحمت
رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ	سے مایوس نہ ہو اللہ تمام گناہوں کو
الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ	بخش دے گا وہ بڑا غفور الرحیم
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؕ	ہے۔

Marfat.com

اس کے بعد وحشی نے مدینہ حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا فَاِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ
اے اللہ ہمارے گناہوں کو بخش دے بے شک تو ہی غفور الرحیم ہے

انسان کا معاملہ عجیب و غریب ہے

محمد بن مطرفؒ کے واسطے سے اللہ کا قول نقل کیا گیا ہے۔
انسان کا معاملہ عجیب و غریب ہے، گناہ کرتا ہے پھر مجھ سے معافی مانگتا ہے، میں اس کو معاف کر دیتا ہوں پھر گناہ کرتا ہے اور معافی مانگتا ہے، میں پھر معاف کر دیتا ہوں نہ وہ گناہ چھوڑتا ہے نہ میری رحمت سے مایوس ہوتا ہے۔ اے فرشتو! گواہ رہو میں نے اس کو معاف کر دیا۔ (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ)
تنبیہ: ہر گناہ گار کو چاہیئے کہ اللہ سے توبہ کرتا رہے اور گناہ پر اصرار نہ کرے، توبہ کرنے والا مُصِر نہیں کہلاتا چاہے ایک دن میں ستر مرتبہ گناہ کرے۔

موت سے قبل توبہ مقبول ہے

حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جب ابلیس کو زمین پر اتارا تو اس نے کہا۔ تیری عزت و عظمت کی قسم جب تک انسان کے جسم میں جان رہے گی میں اسے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میری عزت و عظمت کی قسم میں حالتِ نزع سے پہلے پہلے انسان کی توبہ قبول کرتا ہی رہوں گا۔

ابلیسِ لعین کی حسرت و مایوسی

ایک روایت میں آتا ہے کہ انسان گناہ کرتا ہے تو لکھا نہیں جاتا۔ دوسرا گناہ بھی نہیں لکھا جاتا یہاں تک کہ پانچ گناہ جمع ہو جائیں۔ اس کے بعد اگر ایک نیکی کرتا ہے تو پانچ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ان پانچ نیکیوں کے بدلہ وہ پانچ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حسرت و افسوس کے ساتھ ابلیس کہتا ہے، میں انسان پر کس طرح قابو پاؤں اس کی ایک نیکی میری ساری محنت پر پانی پھیر دیتی ہے۔

Marfat.com

عارف کی چھ خصلتیں

عارف وہ ہے جس کے اندر چھ خصلتیں پائی جائیں۔

۱۔ جب اللہ کو یاد کرے تو اس نعمت کو بڑا جانے (یعنی اس کی قدر کرے)
۲۔ جب خود پر نظر جائے تو اپنے کو حقیر جانے (عبدیت ہی اصل کمال ہے)
۳۔ اللہ کی آیات کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے (یہی اصل مقصود ہے)
۴۔ شہوت و گناہ کا خیال آئے تو ڈر جائے (ظاہر ہے گناہ کے تصور تک سے ڈرنا کمال کی علامت ہے)
۵۔ اللہ کی صفت عفو کے تصور سے خوش ہو۔ (بندہ کی نجات مالک کے عفو پر ہی موقوف ہے)
۶۔ گذشتہ گناہ یاد آئیں تو استغفار کرے (کامل بندہ کی یہی شان ہے)

قابل عبرت واقعہ

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روتے ہوئے پہنچے آپ نے رونے کا سبب دریافت کیا۔ عرض کیا دروازہ پر ایک نوجوان کھڑا رو رہا ہے اسے دیکھ کر میں بھی رونے لگا۔ آپ نے اس نوجوان کو بلا کر معلوم کیا۔ کیوں روتے ہو؟

کہنے لگا۔ اپنے گناہوں کی کثرت اور ان کے نتیجہ میں اللہ کے غصہ کے خوف سے رو رہا ہوں۔ ارشاد فرمایا۔ کیا تو نے اللہ کے ساتھ شرک کیا ہے؟ کہا نہیں! پھر کسی کو قتل کیا ہے؟ عرض کیا۔ جی نہیں! فرمایا۔ اللہ تیرے سارے گناہوں کو معاف فرمائے گا اگرچہ وہ آسمانوں، زمینوں اور بڑے بڑے پہاڑوں کے برابر بھی کیوں نہ ہوں۔؟ جوان نے کہا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا گناہ ساتوں آسمان ساتوں زمین اور سارے پہاڑوں سے بھی بڑا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوالات کے انداز میں اس سے فرمایا۔ تیرا گناہ بڑا ہے یا کرسی؟ اس نے کہا میرا گناہ! کیا تیرا گناہ اللہ کے عرش سے بھی بڑا ہے؟ جی ہاں اس سے بھی بڑا ہے۔ ارشاد فرمایا۔ اچھا یہ بتا تیرا گناہ بڑا ہے یا تیرا معبود؟ اب جوان سٹ پٹا گیا اور عرض کیا۔ یقیناً اللہ بڑا ہے۔ فرمایا۔ تو پھر تیرا گناہ وہی معاف فرمائے گا جو تیرے گناہ سے اور ساری مخلوق سے بڑا ہے۔ پھر آپ نے سوال کیا۔ اچھا یہ بتا تو نے آخر کون سا گناہ کیا (جو اتنا بے چین ہے) عرض کیا

Marfat.com

آپ کے سامنے اس کا اظہار کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ آپ نے اصرار فرمایا تب اس نوجوان نے اپنا واقعہ سنایا۔

میں تقریباً سات سال سے گورکنی کا کام کرتا ہوں، قبیلۂ انصار کی ایک لڑکی کا انتقال ہوا۔ (لڑکی انتہائی حسین تھی) بغلبۂ شہوتِ نفس کفن سے نکال کر میں نے اس سے منہ کالا کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب میں واپس ہونے لگا (بحکم خدا) وہ لڑکی کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی۔ اے بدبخت نوجوان تجھے شرم نہیں آتی قیامت کے دن اللہ کی کرسی فیصلہ کے لیے بچھائی جائے گی اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ دلوایا جائے گا تو نے مجھے مردوں کے درمیان برہنہ چھوڑ دیا اور اللہ کے سامنے ناپاک کرکے کھڑا کردیا۔

یہ سنتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اچھل پڑے اور اس کی گردن پکڑ کر فرمایا۔ فاسق تجھے دوزخ میں جانے کے لیے کس چیز نے مجبور کیا۔ یہاں سے نکل جا۔
نوجوان روتا توبہ کرتا ہوا وہاں سے نکل کھڑا ہوا اور برابر چالیس رات تک

توبہ کرتا رہا۔ چالیس راتیں مکمل ہوجانے کے بعد آسمان کی جانب منہ اٹھا کر کہا۔
اے محمدؐ، آدم وحواؑ کے معبود! اگر تو نے میرا گناہ معاف کردیا ہے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کو مطلع فرمادے ورنہ آسمان سے آگ نازل فرما جو مجھے جلا ڈالے تاکہ میں عذاب آخرت سے بچ جاؤں
ادھر یہ نوجوان دعا مانگ رہا تھا، اُدھر حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سلام کے بعد چند سوالات کیے۔
اللہ فرماتا ہے مخلوق کو آپ نے پیدا کیا یا اللہ نے؟ مجھے اور ساری مخلوق کو اللہ ہی نے پیدا کیا۔ کیا مخلوق کو روزی آپ دیتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ مجھے اور ساری مخلوق کو اللہ اور صرف اللہ ہی روزی دیتا ہے! کیا مخلوق کی توبہ آپ قبول کرتے ہیں؟ نہیں بلکہ میری اور ساری مخلوق کی توبہ وہی خالق کائنات قبول فرماتا ہے! اچھا تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے کہ میرے فلاں بندہ (نوجوان) کا قصور معاف کرو میں نے اس کی توبہ قبول کرلی ہے۔
آپ نے اس نوجوان کو بلا کر خوشخبری سنائی۔
تنبیہ: مردہ کے مقابلہ میں زندہ سے زنا کرنا اور بھی زیادہ سخت اور برا ہے۔ لہذا

Marfat.com

اس فعل شنیع سے ہر شخص کو بچنا چاہیئے۔ اور اگر خدانخواستہ کوئی ملوث ہو جائے تو اس نوجوان کی طرح حقیقی توبہ کرے تاکہ عذاب آخرت اور اللہ کے غصہ سے نجات مل جائے۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْہُ

توبۃ النصوح

حضرت ابن عباسؓ توبۃ النصوح کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

توبۃ النصوح یہ ہے کہ:

۱۔ آدمی دل میں شرمندہ ہو جائے۔

۲۔ زبان سے استغفار کرے۔

۳۔ دوبارہ اس گناہ کے نہ کرنے کا عزم کرے۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا — اے ایمان والو اللہ کے سامنے سچی (پکی) توبہ کرو۔

استغفار کے ساتھ گناہ نہ کرنے کا عزم ضروری ہے

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ زبان سے استغفار کرنے کے باوجود گناہ پر جمے رہنے والے کی مثال پروردگار کے ساتھ مذاق کرنے والے کی سی ہے (نعوذ باللہ)

رابعہ بصریہؒ فرماتی ہیں۔ ہمارا استغفار بھی استغفار کا محتاج ہے۔

قصہ عجیبہ

بنی اسرائیل کے کسی بادشاہ نے ایک غلام کی تعریف سنکر اس کو بلایا۔ اور اپنی خدمت پر مامور کر دیا۔ ایک روز غلام نے بادشاہ کو مہربان دیکھ کر عرض کیا۔ آپ میرے حق میں بہت بہتر ہیں۔ لیکن یہ بتایئے آپ کا میرے ساتھ ایسے وقت کیا برتاؤ ہو گا کہ آپ اچانک اپنے محل میں داخل ہوں اور مجھ کو اپنی باندی کے ساتھ ہنسی مذاق کرتا ہوا پائیں۔ یہ سننا تھا کہ بادشاہ غضبناک ہو کر کہنے لگا۔ نالائق تجھے اس بات کے کہنے کی جرأت کیسے ہوئی۔ غلام نے کہا۔ بس مجھے امتحان کرنا تھا جناب والا میں ایسے رب کریم کا غلام ہوں کہ روزانہ ستر مرتبہ گناہ کرتے دیکھ کر بھی وہ آپ کی طرح

Marfat.com

غضبناک نہیں ہوتا اور مجھے اپنے در سے نہیں ٹھکراتا نہ روزی بند کرتا ہے (بلکہ توبہ کرنے پر معاف فرما دیتا ہے) تو میں اس کا در چھوڑ کر تیرا در کیوں اختیار کروں۔ ابھی تو میں نے نافرمانی کے تصور ہی کا تذکرہ کیا ہے جب آپ کا یہ حال ہے غلطی ہو جانے پر کیا کیفیت ہو گی؟

یہ کہہ کر وہاں سے رخصت ہو گیا۔

شیطان بھی افسوس کرتا ہے

کسی تابعی کا قول ہے کہ گناہ گار جب گناہ کے بعد توبہ و استغفار کرتا اور اس پر نادم ہوتا رہتا ہے تو اس کی ندامت و توبہ کی وجہ سے اور زیادہ درجات بلند ہو جاتے ہیں اور وہ جنت کا مستحق ہو جاتا ہے، اس وقت شیطان افسوس کرتا ہے اور کہتا ہے۔ کاش میں اس کو اس گناہ کی ترغیب ہی نہ دیتا تو اچھا تھا (اس کے اتنے درجات تو بلند نہ ہوتے)

تین چیزوں میں عجلت بہتر ہے

۱۔ نماز جب اس کا وقت آجائے (وقت مستحب کے بعد تاخیر مناسب نہیں)

۲۔ دفن میت (انتقال کے بعد جتنی بھی جلدی ہو سکے میت کو دفن کر دینا چاہیئے)

۳۔ گناہ کے بعد توبہ (یہ کام بھی نہایت عجلت کے ساتھ کرنے کا ہے ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے موت آجائے۔)

علامات توبہ

بعض حکماء نے فرمایا ہے۔ آدمی کی توبہ (اس کی مقبولیت) چار باتوں سے پہچانی جاتی ہے۔

۱۔ اپنی زبان فضول باتوں، جھوٹ اور غیبت سے بند کر لے

۲۔ اپنے دل میں کسی کے لیے حسد و عداوت نہ پائے۔

۳۔ برے ساتھیوں کو چھوڑ دے۔

۴۔ موت کی تیاری میں لگ جائے۔ ہمیشہ نادم رہے۔ استغفار کرتا رہے۔ الخ

Marfat.com

کی اطاعت کرنے لگے۔

کسی حکیم سے معلوم کیا گیا۔ کیا توبہ کرنے والے کی کوئی ایسی علامت ہے جس سے اس کی توبہ کی قبولیت معلوم ہو جائے۔ فرمایا۔ ہاں چار علامتیں ہیں۔

۱۔ برے ساتھیوں سے علیحدگی اور نیکوں کی صحبت اختیار کرے اور ان لوگوں کے دل میں اس کی ہیبت قایم ہو جائے۔
۲۔ تمام گناہوں سے علیحدہ ہو کر طاعت وفرمانبرداری کی طرف مائل ہو جائے۔
۳۔ دنیا کی محبت دل سے نکل جائے اور آخرت کی فکر میں غمگین رہنے لگے۔
۴۔ اللہ نے اس کے لیے جس رزق کی ضمانت لی ہے اس سے بے نیاز ہو کر اللہ کی اطاعت میں لگ جائے۔

ایسے شخص کے لیے عام لوگوں پر چار باتیں لازم ہیں۔

۱۔ اس سے محبت کریں کیونکہ اللہ کو بھی اس سے محبت ہے۔
۲۔ اس کے لیے اثبات علی التوبہ کی دعا کرتے رہیں۔
۳۔ گذشتہ گناہوں پر اسے طعنہ نہ دیں۔
۴۔ اس کی صحبت اختیار کریں، اس کا تذکرہ کریں، اس کی امداد واعانت کریں۔

اللہ کی طرف سے تائب کا اعزاز واکرام

توبہ کرنے والے شخص کا اللہ تعالیٰ چار باتوں کے ذریعہ اکرام فرماتا ہے۔

۱۔ اس کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے کہ گویا کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔
۲۔ اللہ ایسے بندہ سے محبت کرنے لگتا ہے۔
۳۔ شیطان سے اس کی حفاظت فرماتا ہے۔
۴۔ دنیا چھوڑنے سے (یعنی مرنے سے) پہلے اسے بے خوف اور مطمئن کر دیتا ہے۔

تائب پر دوزخ سے گذرتے ہوئے آگ کا اثر نہ ہوگا

خالد بن معدانؒ فرماتے ہیں کہ جب اہل توبہ جنت میں پہونچ جائیں گے تو اس وقت کہیں گے۔ اللہ نے تو یہ فرمایا تھا کہ ہم جنت میں جانے کے لیے دوزخ کے اوپر سے

Marfat.com

گذریں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم دوزخ پر ہی سے گذر کر آئے ہو لیکن اس وقت وہ ٹھنڈی تھی۔

مسلمان کو عار دلانے پر وعید

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ جو مسلمان کسی مسلمان کو کسی برائی پر عار دلائے اور شرمندہ کرے تو وہ برائی کرنے والے کے مثل ہے (یعنی ایسا ہے جیسے وہ برائی اس نے خود کی) اور جو شخص مومن کو کسی جرم (گناہ) کی بنیاد پر بدنام کرے گا وہ یقیناً اس دنیا میں مرنے سے پہلے اس برائی کے اندر مبتلا اور بدنام ہو کر رہے گا۔ اعاذنا اللہ منہ

فقیہ ابو اللیث فرماتے ہیں کہ مومن کبھی قصداً ارادتاً گناہ نہیں کرتا بلکہ غفلت میں اس سے گناہ ہو جاتا ہے تو پھر توبہ کر لینے کے بعد عار دلانے کے کیا معنی؟

توبہ سے گناہ بالکل مٹ جاتا ہے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ جب بندہ حقیقی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما کر گناہ لکھنے والے فرشتوں اور گناہ گار کے اعضاء کو وہ گناہ بھلا دیتا ہے تاکہ کوئی گواہی نہ دے سکے یہاں تک کہ گناہ کا مقام بھی بھلا دیا جاتا ہے۔

جب شیطان پر اللہ نے لعنت فرمائی تو کہنے لگا۔ تیری عزت کی قسم جب تک تیرا بندہ زندہ رہے گا اس کے سینہ سے نہیں نکلوں گا۔ اللہ نے فرمایا میری عزت کی قسم ساری زندگی اس کی توبہ قبول کرتا ہی رہوں گا۔

امتِ محمدیہ کی فضیلت

امم سابقہ میں گناہ کے نتیجہ میں کسی حلال کو حرام کر دیا جاتا اور گناہ کرنے والے کے دروازہ یا جسم پر اللہ کی طرف سے لکھ دیا جاتا تھا فلاں بن فلاں نے فلاں گناہ کیا ہے اور اس کی توبہ یہ ہے۔

لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں اس امت کو بہت عزت دی گئی ہے کہ کسی کے گناہ کو ظاہر نہیں کیا جاتا اور جب بھی بندہ نادم ہو کر اپنے رب سے توبہ و استغفار کرتا ہے فوراً اس کا گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ جب کوئی بندہ گناہ پر نادم ہو کر کہتا ہے۔ اے میرے اللہ مجھ سے گناہ ہو گیا اسے معاف فرما دے۔ اس پر اللہ

Marfat.com

تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ نے گناہ کیا اور اس کے بعد یہ سمجھا کہ میرا کوئی رب ہے جو گناہ کو معاف کرنے اور اس پر گرفت کرنے کی طاقت رکھتا ہے لہٰذا میں نے اپنے بندہ کے گناہ کو معاف کر دیا۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ	جو گناہ کرے یا اپنے نفس پر ظلم
نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ	کر بیٹھے پھر اللہ سے استغفار کرے
اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؕ	تو وہ اللہ کو غفور الرحیم پائے گا۔

ہر بندہ کو صبح و شام اپنے گناہوں سے توبہ کرتے رہنا چاہیئے۔

گناہ لکھنے سے پہلے نیکی کا انتظار کیا جاتا ہے

ہر انسان کے دائیں بائیں کاندھے پر دو فرشتے مقرر ہیں۔ دائیں کاندھے والا فرشتہ بائیں پر حاکم ہوتا ہے، جب کوئی انسان گناہ کرتا ہے تو بائیں کاندھے والا فرشتہ لکھنا چاہتا ہے لیکن دائیں والا روک دیتا ہے اور کہتا ہے جب تک پانچ گناہ نہ ہو جائیں۔ تب تک نہ لکھ۔ پانچویں گناہ کے بعد وہ لکھنے کی اجازت مانگتا ہے وہ پھر روک دیتا اور کہتا ہے کہ انتظار کر شاید یہ کوئی نیکی کر لے، وہ بندہ نیکی کر لیتا ہے تو دائیں کاندھے والا فرشتہ کہتا ہے۔ اللہ کے یہاں یہ اصول ہے کہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا دیا جائے گا اب اس کی ایک نیکی کے دس بدلے ہو گئے اور گناہ پانچ ہیں لہٰذا پانچ نیکیوں کے بدلہ میں تو پانچ گناہ معاف ہو گئے اور میں پانچ نیکیاں لکھے لیتا ہوں اس پر شیطان چیختا چلاتا ہے کہ میں انسان پر کس طرح قابو پاؤں؟

توبہ سے گناہ نیکیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ عشا کے بعد میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا۔ راستہ میں کھڑی ایک عورت نے مجھ سے کہا۔ ابو ہریرہ مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا توبہ کی کوئی صورت ہے۔ میں نے گناہ معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ مجھ سے زنا ہو گیا اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچہ کو میں نے مار ڈالا۔ ابو ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں میں نے گناہ کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے اس سے کہا۔ تو خود بھی ہلاک ہوئی دوسرے کو بھی ہلاک کیا اب توبہ کی گنجائش کہاں۔ یہ سننا تھا کہ عورت مارے خوف کے بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ میں آگے بڑھ گیا لیکن دل میں نادم ہو رہا تھا کہ

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اپنی رائے سے مسئلہ بتایا۔ علی الصباح خدمت اقدس میں حاضر ہو کر رات کا سارا ماجرا سنایا۔ آپ نے فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ابو ہریرہ تم خود بھی ہلاک ہوئے اسے بھی ہلاک کیا۔ کیا تم کو یہ آیت یاد نہیں۔

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا یُّضٰعَفْ لَہُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَخْلُدْ فِیْہٖ مُھَانًا اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا	جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور نہ کسی کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ زنا کرتے ہیں جو ایسا کرے گا وہ گناہ گار ہے اس کو قیامت میں دوگنا عذاب ہوگا اور ذلت کے ساتھ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا مگر جو توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرنے لگے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں میں تبدیل فرمادے گا۔ اور اللہ غفور الرحیم ہے۔

ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں یہ سنکر میں اس کی تلاش میں نکلا اور مدینہ کی گلیوں میں یہ کہتا پھرا کل رات کس عورت نے مجھ سے مسئلہ معلوم کیا تھا؟ میری اس کیفیت کو دیکھ کر بچے کہنے لگے۔ ابو ہریرہ پاگل ہو گئے۔ رات کو اسی جگہ اس عورت سے ملاقات ہوگئی۔ میں نے فرمان رسالت سنایا کہ تیرے لیے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ وہ خوشی میں بولی کہ میرا فلاں باغ مساکین کے لیے صدقہ ہے۔

بعض اکابر فرماتے ہیں۔ توبہ سے نامہ اعمال میں مندرجہ معاصی نیکیوں سے بدل جاتے ہیں کفر تک کے لیے اللہ نے فرمایا ہے۔

قُلْ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِنْ یَّنْتَھُوْا یُغْفَرْ لَھُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ	کافروں سے کہدیجئے اگر وہ کفر سے توبہ کرلیں تو ان کے سابقہ گناہ معاف کردیے جائیں گے۔

(کفر سب سے بڑا گناہ ہے جو توبہ سے معاف ہو جاتا ہے تو دوسرے چھوٹے گناہوں کا معاف ہونا تو بالکل یقینی ہے)

Marfat.com

حضرت موسیٰؑ کا مقولہ

اس شخص پر تعجب ہے جو آگ (جہنم) پر یقین رکھنے کے بعد بھی ہنستا ہے اور موت پر یقین رکھنے کے باوجود خوش ہوتا ہے۔ حساب پر یقین رکھتا ہے تو پھر برے اعمال کیونکر کرتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو تقدیر پر یقین رکھنے کے باوجود غمگین ہوتا ہے۔ دنیا اور اس کے انقلابات کو دیکھتے ہوئے بھی دنیا پر اطمینان کرتا ہے۔ اور وہ شخص بھی قابل تعجب ہے جو جنت پر یقین رکھنے کے بعد بھی نیک عمل نہیں کرتا۔

زاذان کی توبہ کا واقعہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کوفہ کے کسی علاقہ میں کہیں تشریف لے جا رہے تھے ایک جگہ فساق کا مجمع شراب میں مست تھا۔ ایک شخص زاذان نامی [illegible] نہایت ہی خوش الحان تھا۔ حضرت عبداللہؓ اس کی آواز سنکر فرمانے لگے۔ کتنی عمدہ آواز ہے، کاش! یہ قرآن پاک پڑھتا تو مزہ آتا۔ یہ کہتے ہوئے سر پر چادر ڈال کر گزر گئے زاذان کے کان میں بھنک پڑ گئی۔ بولا یہ کون تھے اور کیا کہہ رہے تھے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عبداللہؓ صحابی رسول اللہ ﷺ [illegible] تھے اور یہ [illegible] کتنی [illegible] آواز ہے اگر یہ قرآن پڑھے تو کتنا لطف آئے) یہ سنکر زاذان مرعوب ہو گیا۔ کھڑا ہوا طبلہ توڑ دیا اور دوڑ کر روتا ہوا حضرت عبداللہؓ کے پاس پہونچا۔ حضرت نے سینہ سے لگالیا اور دونوں رونے لگے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا۔ اس شخص سے کیوں نہ محبت کروں جس سے اللہ کو محبت ہے۔ چنانچہ زاذان تائب ہو کر حضرت عبداللہؓ کی خدمت میں رہنے اور قرآن سیکھنے لگا۔ قرآن اور دوسرے علوم میں اتنی مہارت پیدا کر لی کہ امام بن گئے۔ بہت سی روایتوں میں ان کا نام آتا ہے۔ عن زاذان عن عبد اللہ بن مسعودؓ

سبق آموز واقعہ

فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ فرماتے ہیں۔ میرے والد بیان کرتے تھے کہ بنی اسرائیل میں ایک نہایت حسین وجمیل فاحشہ عورت تھی جس نے لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کر رکھا تھا اس کا دروازہ ہر ایک کے لیے کھلا رہتا تھا۔ جو بھی گذرتا اس کو تخت پر بیٹھا دیکھ کر فریفتہ ہو جاتا۔ دس دینار اس کی فیس تھی۔ ہر کوئی فیس دے کر منہ کالا کر سکتا تھا۔

Marfat.com

ایک روز اتفاق سے کسی بزرگ کا ادھر سے گذر ہوا۔ عورت پر نظر پڑی اور فریفتہ ہو گئے۔ دل کو بہت سمجھایا۔ اللہ سے دعا بھی کی لیکن بھڑکی ہوئی چنگاری سرد نہ ہوئی مجبور ہو کر کوئی چیز فروخت کی اور دس دینار لے کر اس عورت کے پاس پہونچے۔ اس کے حکم سے اس کے وکیل کو دینار دیدیے۔ ان کو وقت دیدیا گیا۔ وقت موعود پر پہونچ کر اس کے پاس بیٹھ گئے۔ عورت نے خود کو کافی آراستہ کر رکھا تھا۔ بزرگ نے جب عورت کی طرف ہاتھ بڑھایا اور لطف اندوز ہونے کا ارادہ کیا تو اللہ کے فضل اور ان کی عبادت کی برکت سے دل خوف سے بے تاب ہونے لگا اور سوچنے لگے میرے اس گندے فعل کو اللہ بھی دیکھ رہا ہے۔ یہ تصور آنا تھا کہ آنکھیں جھک گئیں ہاتھ کانپنے لگے۔ رنگ متغیر ہو گیا۔ عورت نے یہ ماجرا پہلی مرتبہ دیکھا۔ کہنے لگی۔ کیا ہو رہا ہے؟ فرمایا۔ میں اپنے رب سے ڈر رہا ہوں' مجھے یہاں سے جانے دو۔ کہنے لگی۔ آپ پر افسوس ہے جس کی تمنا سیکڑوں کرتے ہیں آپ کو وہ چیز حاصل ہے اور آپ گھبرا کر بھاگنا چاہتے ہیں آخر یہ کیا چکر ہے؟

فرمایا۔ کچھ نہیں اللہ سے ڈر رہا ہوں' میں پیسے بھی واپس نہیں مانگتا۔ بس مجھے یہاں سے جانے دو۔ عورت کہنے لگی۔ شاید زندگی میں آپ کے لیے یہ پہلا موقع ہے۔ فرمایا۔ ہاں پہلا ہی موقع ہے۔ اچھا آپ نام و پتہ بتا کر جا سکتے ہیں۔ عورت نے کہا۔

چنانچہ ان بزرگ نے اپنا نام و پتہ بتا کر اس سے چھٹکارا پایا۔ وہاں سے چیختے چلاتے اپنی بربادی پر ماتم کرتے سر پر مٹی ڈالتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے۔

ادھر عورت کی حالت عجیب سے عجیب تر ہونے لگی۔ اس پر پوری طرح ہیبت طاری ہو چکی تھی۔ سوچنے لگی۔ یہ شخص پہلی مرتبہ گناہ کے ارادہ سے آیا تھا۔ ابھی گناہ کیا بھی نہیں محض ارادہ پر اللہ کا اتنا خوف، میرا پروردگار بھی تو وہی ہے۔ مجھے تو گناہ کرتے اک زمانہ گذر گیا۔ مجھے تو اور زیادہ ڈرنا چاہیئے۔ چنانچہ فوراً توبہ کی۔ دروازہ بند کر لیا۔ زینت کے کپڑے اتار کر بوسیدہ کپڑے پہن لیے اور اللہ کی عبادت میں لگ گئی۔ پھر خیال آیا کہ کسی کامل کی صحبت ضروری ہے اس کے بغیر خامیاں دور نہیں ہو سکتیں انہی بزرگ کے پاس چلوں ہو سکتا ہے وہ مجھ سے شادی کر لیں پھر مجھے ان سے ذریعہ علم و عمل حاصل ہو۔ چنانچہ کافی مال اور غلام لے کر ان کی طرف روانہ ہوئی اس گاؤں میں پہنچ کر ان بزرگ کا پتہ معلوم کیا اور ان کے دروازہ پر پہونچ گئی۔ بزرگ کو اطلاع دی گئی۔ آپ باہر تشریف لائے۔ عورت نے اس خیال سے کہ پہچان لیں

Marfat.com

نقاب اٹھادی اور اپنا سابق معاملہ یاد دلایا۔ ان بزرگ نے یہ سنکر چیخ ماری اور واصل بحق ہو گئے۔

وہ عورت حیران کھڑی رہ گئی۔ معلوم کیا۔ ان کا کوئی اور رشتہ دار بھائی وغیرہ ہیں جو غیر شادی شدہ ہوں۔ لوگوں نے بتایا۔ ان کے ایک بھائی ہیں نہایت غریب لیکن بہت متقی و پرہیزگار۔ عورت کہنے لگی۔ مال میرے پاس بہت ہے مجھے مال کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اس سے شادی ہوگئی اور سات لڑکے پیدا ہوئے۔ اللہ نے ساتوں کو بنی اسرائیل کا نبی بنایا۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ (واللہ اعلم)

حدیث قدسی

حضرت ابوذر رضؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ فرماتا ہے۔

- اے میرے بندو، جس طرح میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا اسی طرح تم پر بھی حرام ہے کہ کسی پر ظلم کرو۔
- اے میرے بندو، تم سب گم کردہ راہ ہو سوائے اس کے جسے میں راہ دکھاؤں پس تم مجھ ہی سے ہدایت مانگو میں تم کو ہدایت دوں گا۔
- اے میرے بندو، تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں پس مجھ ہی سے روزی طلب کرو میں تم کو ضرور دوں گا۔
- اے میرے بندو، تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جسے میں پہناؤں پس مجھ ہی سے لباس مانگو میں عطا کروں گا۔
- اے میرے بندو، تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں پردہ پوشی کرتا رہتا ہوں پس تم مجھ سے معافی مانگو میں یقیناً معاف کروں گا۔
- اے میرے بندو، تم مجھے نہ فائدہ پہنچا سکتے ہو نہ نقصان (یہ تمہاری طاقت سے باہر ہے)
- اے میرے بندو، تمہارے اگلے پچھلے انس و جن سب مل کر انتہائی پرہیزگار بن جائیں تو اس سے میری سلطنت میں ذرا بھی اضافہ نہ ہوگا۔
- اے میرے بندو، تمہارے اگلے پچھلے تمام انسان و جنات انتہائی نافرمان بن جائیں تو میری سلطنت میں اس سے ذرا سا بھی نقصان نہ ہوگا۔
- اے میرے بندو، از آدم تا قیامت تمام انسان و جن ایک جگہ جمع ہو کر ہر ایک مجھ سے سوال کرے اور میں ہر ایک کو اس کے مطالبہ کے مطابق دیتا رہوں تو میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہ آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈبو کر نکال لینے سے اس کے پانی میں آتی ہے۔

Marfat.com

حقوق الوالدین

والدین کی خدمت جہاد سے مقدم ہے

ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ میں جہاد میں جانا چاہتا ہوں! فرمایا۔ تمھارے والدین زندہ ہیں۔ عرض کیا جی ہاں زندہ ہیں۔ فرمایا۔ جاؤ ان ہی میں جہاد کرو (یعنی تمھارا جہاد یہی ہے کہ والدین کی خدمت کرو)۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت جہاد سے بھی مقدم ہے، جب تک والدین اجازت نہ دیں جہاد میں جانا درست نہیں (اس صورت کے علاوہ جبکہ جہاد کے لیے عمومی حکم دیا جائے اور وقتی مصلحت کی بنا پر ہر ایک کا جانا ضروری ہو۔) والدین کی ادنیٰ نافرمانی یہ ہے کہ کسی ناگوار بات پر اظہار افسوس کے لیے زبان پر لفظ اُف آجائے۔ قرآن نے اس سے بھی منع فرمایا ہے۔

وَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ — ماں باپ سے اف بھی نہ کہو

وَّلَا تَنْهَرْهُمَا — اور نہ ان کو جھڑکو

تین کے بغیر تین عمل مقبول نہیں

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ قرآن پاک میں تین ایسی آیتیں ہیں کہ ایک کے بغیر دوسری پر عمل قابل قبول نہیں۔

۱۔ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ — نماز پڑھو

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ — اور زکوۃ دو

زکوٰۃ کے بغیر نماز اور نماز کے بغیر زکوٰۃ مقبول نہیں۔ (یہ حکم مالداروں کے لیے ہو سکتا ہے جن پر زکوٰۃ فرض ہے۔) یعنی ثواب و برکات سے محروم رہے گا۔

۲۔ اَطِيْعُوا اللّٰهَ — اللہ کی اطاعت کرو

وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ — اور رسول کی اطاعت کرو۔

Marfat.com

اللہ کے بغیر رسول اور رسول کے بغیر اللہ کی اطاعت نا قابل قبول ہے۔

۳۔ اَنِ اشْکُرْ لِیْ — یہ کہ میرا شکر کر

وَلِوَالِدَیْكَ — اور اپنے والدین کا شکر کر

اللہ کے بغیر والدین کا اور والدین کے بغیر اللہ کا شکر مقبول نہیں۔

فَمَنْ اَرْضٰی وَالِدَیْہِ فَقَدْ — جس نے اپنے والدین کو راضی کر لیا

اَرْضٰی خَالِقَہٗ — اس نے اپنے خالق کو راضی کرلیا۔

فَمَنْ اَسْخَطَ وَالِدَیْہِ فَقَدْ — اور جس نے اپنے والدین کو ناراض

اَسْخَطَ خَالِقَہٗ — کیا اس نے اپنے خالق کو ناراض کیا۔

فرقد سبخی فرماتے ہیں، میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ اولاد کے لیے یہ مناسب نہیں کہ ان کی اجازت کے بغیر زبان چلائے۔ ان کے آگے یا دائیں بائیں چلے۔ مناسب یہ ہے کہ ان کے پیچھے چلے اور جب کچھ معلوم کریں تو جواب دے۔

والدین کی ناراضی سوءِ خاتمہ کا سبب ہے

انس بن مالک رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں علقمہ نام کا ایک نوجوان تھا دین کے لیے بہت جدوجہد کرنے والا، بہت زیادہ صدقہ دینے والا، اچانک وہ سخت بیمار ہوگیا۔ اس کی بیوی نے ایک عورت کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک خبر پہونچائی۔ آپ نے حضرت علی رضؓ حضرت بلال رضؓ حضرت سلمان رضؓ حضرت عمار رضؓ کو تفتیش حال کے لیے بھیجا۔ یہ حضرات پہونچے تو ان کی نزع کی کیفیت تھی۔ ان حضرات نے کلمہ توحید کی تلقین فرمائی۔ باوجود کوشش کے حضرت علقمہ کی زبان سے کلمہ ادا نہ ہوا۔ اس تشویشناک حالت کی اطلاع دینے کے لیے بلال رضؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا ان کے والدین زندہ ہیں؟ عرض کیا۔ صرف والدہ زندہ ہیں جو بہت بوڑھی ہیں۔ آپ نے بلال رضؓ کو ان کے پاس بھیجا کہ ان سے کہو اگر وہ میرے پاس آسکیں تو آجائیں۔ ورنہ میں خود آتا ہوں۔ بلال رضؓ نے جا کر یہی کہا۔ کہنے لگیں۔ میری جان آپ پر قربان میں خود ہی خدمت اقدس میں حاضر ہوں گی۔ چنانچہ ڈنڈے کے سہارے خدمت اقدس میں پہونچیں سلام کر کے بیٹھ گئیں۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا۔ جو کچھ میں معلوم کروں سچ سچ بتانا اگر جھوٹ بولوگی تو مجھے بذریعہ وحی معلوم ہو جائے گا۔ بتاؤ

Marfat.com

علقمہ کا کیا حال ہے؟ کہنے لگیں۔ بہت کثرت سے نماز پڑھتا اور روزے رکھتا ہے اور خیر خیرات کا تو کوئی عدد حساب ہی نہیں۔ فرمایا۔ تمھارے اور اس کے تعلقات کیسے ہیں؟ عرض کیا۔ میں اس سے ناراض ہوں! کیوں؟ اس لیے کہ وہ اپنی بیوی کو ترجیح دیتا ہے میرے مقابلہ میں اس کی بات زیادہ مانتا اور سنتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ماں کی ناراضی نے اس کو کلمہ پڑھنے سے روک دیا۔

اس کے بعد آپ نے بلال رضؓ سے فرمایا۔ بلال لکڑیاں جمع کر کے لاؤ تاکہ میں علقمہ کو آگ میں جلا دوں۔ گھبرا کر کہنے لگیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ میرے بیٹے اور جگر پارے کو میرے سامنے جلائیں گے میں یہ کس طرح برداشت کر سکتی ہوں۔ فرمایا۔ اللہ کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ سخت اور دائمی ہے اگر تم یہ چاہتی ہو کہ اللہ تمھارے بیٹے کو معاف کر دے تو اس سے راضی ہو جاؤ، خدا کی قسم تمھاری رضا کے بغیر اس کے نماز روزے وغیرہ بالکل کام نہیں آئیں گے۔ فوراً ہاتھ اٹھا کر کہنے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اللہ کو اور تمام حاضرین کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ میں علقمہ سے راضی ہوں۔

فرمایا۔ بلال جا کر دیکھو علقمہ کی زبان پر کلمہ جاری ہوا یا نہیں، ہو سکتا ہے یہ میرے سامنے میرے لحاظ میں رضامندی کا اظہار کر رہی ہوں اور دل سے راضی نہ ہوں۔ حضرت بلال رضؓ جیسے ہی دروازہ پر پہونچے علقمہ رضؓ کی آواز آئی وہ زور زور سے پڑھ رہے تھے لا الٰہ الا اللہ۔ اندر داخل ہو کر لوگوں سے کہا۔ ان کی ماں کی ناراضی نے زبان بند کر دی تھی۔

اسی روز حضرت علقمہ رضؓ کا انتقال ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان میں آپ نے نہایت درد انگیز تقریر فرمائی۔

> اے مہاجرین وانصار کی جماعت سنو! جو اپنی بیوی کو ماں پر فضیلت و ترجیح دے گا اس پر اللہ کی لعنت ہے، اس کے فرائض و نوافل مقبول نہیں۔

اولاد پر والدین کے دس حق ہیں

۱۔ اگر ان کے پاس کھانے کو نہ ہو تو کھانے کا انتظام کرے۔
۲۔ اسی طرح اگر کپڑے نہ ہوں تو ان کو کپڑے بنائے۔

Marfat.com

۳۔ اگر خدمت کی ضرورت ہو تو خدمت کرے۔
۴۔ اگر بلائیں تو فوراً جواب دے اور خدمت میں حاضر ہو۔
۵۔ ان کے ساتھ نرمی سے بات چیت کرے سخت کلامی بالکل نہ کرے۔
۶۔ ان کا نام لے کر نہ پکارے کہ یہ بے ادبی ہے۔
۷۔ ان کے پیچھے چلے آگے یا دائیں بائیں نہ چلے۔
۸۔ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی ان کے لیے پسند کرے جو اپنے لیے برا سمجھتا ہے ان کے لیے بھی اس کو برا جانے۔
۹۔ ان کے لیے دعا کرے، والدین کے لیے دعا نہ کرنے سے زندگی تنگ ہوتی ہے۔
۱۰۔ اگر کوئی حکم دیں تو فوراً عمل کرے، البتہ کسی گناہ کے کام کا حکم دیں تو عمل نہ کرے۔

مرنے کے بعد والدین کو راضی کرنے کا طریقہ

والدین کا اگر انتقال ہو جائے تو ان کو تین باتوں کے ذریعہ راضی کیا جا سکتا ہے۔ (۱) اولاد نیک اور صالح بن جائے کیونکہ اولاد کے حق میں ان کو اس سے زیادہ خوشی کسی چیز سے نہیں ہوتی۔ (۲) والدین کے رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ (۳) والدین کے لیے دعا، استغفار اور صدقہ کرتا رہے۔

والدین پر اولاد کے تین حق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ والدین پر اولاد کے تین حق ہیں۔ (۱) پیدائش کے بعد اس کا نام عمدہ رکھیں (جس کے معنی اچھے ہوں)۔ (۲) جب سمجھدار ہو جائے تو قرآن پاک پڑھائیں۔ (۳) بالغ ہو جائے تو شادی کر دیں۔

اولاد کو ادب نہ سکھانے کا نتیجہ

ابو حفص سکندری کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے میرے لڑکے نے مارا ہے۔ فرمایا۔ سبحان اللہ بیٹا باپ کو مارتا ہے، کیا واقعی مارا ہے؟ اس کے بعد فرمایا۔ بیٹے کو ادب سکھایا تھا یا نہیں؟ جی نہیں! اچھا پھر قرآن پاک پڑھایا تھا؟ جی نہیں! قرآن بھی نہیں پڑھایا۔ وہ کیا کام کرتا ہے؟ جی وہ کاشتکاری کرتا ہے۔ حضرت

Marfat.com

نے فرمایا۔ تو سمجھتا ہے کہ اس نے تجھے کیوں مارا؟ نہیں میں تو نہیں سمجھا! فرمایا۔ میرے خیال سے وہ صبح ہی صبح گدھے پر سوار ہو کر کھیت کی طرف جا رہا ہوگا، آگے بیل ہوں گے پیچھے کتا ہوگا اور چونکہ قرآن تو تو نے اس کو پڑھایا نہیں جو چلتے چلتے قرآن پڑھتا اس لیے گانا گاتا جا رہا ہوگا تو نے منع کیا ہوگا۔ اس پر اس نے تجھے بیل سمجھ کر مار دیا ہوگا۔ اللہ کا شکر ادا کر کہ اس نے تیرا سر نہ توڑا۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی

حضرت ثابت البنانیؒ فرماتے ہیں کہ کسی نے بتایا، ایک جگہ کوئی شخص اپنے باپ کو مار رہا تھا۔ کسی نے کہا۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ باپ نے کہا۔ آپ دخل نہ دو اور کچھ نہ کہو، کیونکہ میں بھی اسی جگہ اپنے باپ کو مارا کرتا تھا۔ یہ مجھے اس کی سزا مل رہی ہے بیٹے کی کوئی خطا نہیں اس کو ملامت نہ کرو۔

مروۃ کامل

فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں۔ کامل مروۃ والا وہ شخص ہے (۱) جو والدین کی اطاعت کرے (۲) صلہ رحمی کرے (۳) اپنے دوستوں کا اکرام کرے (۴) اہل و عیال اور خدام و ملازمین کے ساتھ حسن خلق سے پیش آئے (۵) اپنے دین کی حفاظت کرے (۶) اپنے مال کو درست رکھے ضرورت کے مطابق خرچ کرے (۷) زبان کی نگرانی کرے (۸) زیادہ وقت گھر میں گذارے، فضول باتوں کی مجالس میں وقت ضائع نہ کرے۔

نیک بختی کی چار علامات

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتیں آدمی کی نیک بختی کی علامت ہیں۔ (۱) اس کی بیوی نیک ہو (۲) اولاد فرمانبردار اور صالح ہو (۳) اس کے شرکاء اور ساتھی نیک ہوں (۴) اس کا رزق اپنے وطن میں ہو۔

سات چیزوں کا اجر مرنے کے بعد بھی ملتا ہے

انس بن مالکؓ فرماتے ہیں۔ سات چیزوں کا اجر مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔

۱۔ کنویں وغیرہ کی تعمیر (جب تک لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے اجر ملتا رہے گا۔

Marfat.com

۲۔ مسجد کی تعمیر (جب تک اس میں نماز ہوتی رہے گی اجر ملتا رہے گا)
۳۔ قرآن کا لکھنا (جب تک وہ پڑھا جائے گا ثواب ملتا رہے گا) قرآن خرید کر مسجد میں رکھ دینے کا بھی یہی حکم ہے۔
۴ و ۵۔ چشمہ و باغ (جب تک اس سے انسان یا جانور فائدہ حاصل کرتے رہیں۔
نیک اولاد یا شاگرد چھوڑنا (استاد اور باپ کو برابر اجر ملتا رہے گا

احادیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَیْہِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ (مسلم)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاک آلود ہو گیا۔ ذلیل و رسوا ہو گیا وہ شخص جس کے والدین یا ان میں سے ایک بڑھاپے کو پہونچے اور وہ (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰی وَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

متفق علیہ

عبداللہ بن مسعود رضؓ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب کون سا عمل ہے۔ فرمایا۔ وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے کہا پھر۔ فرمایا۔ والدین کے ساتھ احسان کرنا۔ میں نے کہا۔ اس کے بعد۔ فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔

Marfat.com

صلہ رحمی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ صلہ رحمی سے زیادہ جلدی بدلہ کسی نیکی کا نہیں ملتا اور قطع رحمی سے زیادہ جلدی سزا کسی گناہ کی نہیں ملتی۔

اہل جنت کی تین عادتیں

تین چیزیں اہل جنت کے اخلاق میں سے ہیں جو شریف و کریم انسان کے سوا کسی کے اندر نہیں پائی جاتیں۔ (۱) برائی کرنے والے کے ساتھ احسان کرنا۔ (۲) ظلم کرنے والے کو معاف کرنا۔ (۳) کچھ نہ دینے والے پر بھی خرچ کرنا۔

حضرت عمرؓ کا مقولہ

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ تقویٰ و صلہ رحمی سے عمر میں زیادتی، رزق میں برکت اور آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔

تین باتوں میں مسلم و کافر برابر ہیں

حضرت میمون بن مہرانؒ فرماتے ہیں تین باتوں میں مسلم و کافر برابر ہیں۔

۱۔ ایفائے عہد (وعدہ پورا کرنا جس طرح مسلمان سے ضروری ہے اسی طرح کافر سے)

۲۔ صلہ رحمی (قرابت دار کے ساتھ صلہ رحمی کرنا چاہے مسلم ہو یا کافر)

۳۔ امانت کا بعینہ واپس کرنا (اس میں بھی کافر و مسلم کا فرق نہیں)

حسن بصریؒ کا مقولہ

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں۔ جو لوگ علم کو ظاہر اور عمل کو ضائع کریں۔ زبان سے محبت کا اظہار کریں اور دلوں میں نفرت رکھیں، رشتہ داروں سے قطع تعلق کریں ایسے لوگوں پر اللہ لعنت فرماتا ہے۔

Marfat.com

فقیہ ابو اللیثؒ فرماتے ہیں اگر کسی کے رشتہ دار اس کے قریب موجود ہوں تو اس پر واجب ہے کہ ان کے ساتھ ہدیہ وملاقات کے ذریعہ صلہ رحمی کرے اگر غربت کی وجہ سے ہدیہ نہ دے سکے تو ملاقات ہی کرتا رہے اور ضرورت کے وقت ان کی مدد کرے اور اگر غائب اور دور ہوں تو خط و کتابت کے ذریعہ صلہ رحمی کرے۔

صلہ رحمی کے دس فائدے

۱۔ صلہ رحمی کرنے سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔
۲۔ جن کے ساتھ صلہ رحمی کی جائے گی وہ خوش ہوں گے (مومن کو خوش کرنا بھی عبادت ہے)
۳۔ صلہ رحمی سے فرشتے بھی خوش ہوتے ہیں۔
۴۔ عام مسلمان اس کی تعریف کرتے ہیں (اگر اس مدح سرائی کے مقصد سے صلہ رحمی نہ ہو تو یہ عام لوگوں کا تعریف کرنا بھی ایک نعمت ہی ہے)
۵۔ ابلیس غمگین ہوتا ہے (دشمن کا غمگین ہونا بھی باعث مسرت ہے)
۶۔ صلہ رحمی سے عمر زیادہ ہوتی ہے (برکات وجزائے اعمال کی زیادتی مراد ہے)
۷۔ روزی میں برکت ہوتی ہے۔
۸۔ صلہ رحمی سے مردے بھی خوش ہوتے ہیں (جب ان کو اس کی اطلاع ہوتی ہے)
۹۔ محبت کی زیادتی (ظاہر ہے ایسے شخص سے ہر ایک محبت کرتا ہے اور اس کے گرد لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور وقت پڑنے پر اس کی مدد کرتے ہیں)
۱۰۔ موت کے بعد بھی اس کا اجر جاری رہتا ہے (جن کے ساتھ صلہ رحمی کی گئی وہ کرنے والے کے حق میں دعا کرتے ہیں جس کی وجہ سے موت کے بعد بھی اجر ملتا رہتا ہے)

تین قسم کے لوگ عرش کے سایہ میں رہیں گے

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں تین قسم کے لوگ عرش کے سایہ میں رہیں گے۔
۱۔ صلہ رحمی کرنے والا (اس نے دنیا میں دوسروں کو آرام پہونچایا اللہ تعالیٰ

Marfat.com

قیامت میں عرش کے سایہ میں اس کو حشر کی تیز دھوپ سے بچائے گا)
۲۔ وہ بیوہ جس نے یتیم بچوں کی خاطر اپنے کو (نکاح) سے روکے رکھا۔
۳۔ وہ شخص جو دعوت میں یتامیٰ و مساکین کو شریک کرتا ہو۔

دو قدم اللہ کو بہت پسند ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو بندہ کے دو قدم بہت زیادہ پسند ہیں۔ پہلا وہ قدم جو نماز کے لیے اٹھے۔ دوسرا وہ جو کسی رشتہ دار کی طرف صلہ رحمی کی نیت سے اٹھے۔

پانچ باتیں نیکیوں کو پہاڑ جیسا بناتی اور روزی کو بڑھاتی ہیں

کسی نے فرمایا کہ پانچ باتوں پر عمل کرنے سے نیکیوں کو (یعنی ان کے ثواب کو) پہاڑ کے برابر بنا دیا جاتا ہے اور اس کے رزق میں وسعت کر دی جاتی ہے۔

۱۔ مستقل صدقہ کرتے رہنے کی عادت بنا لینا (چاہے کم ہی ہو)
۲۔ صلہ رحمی کرتے رہنا (جس درجہ میں بھی ہو سکے)
۳۔ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے رہنا (جس نوعیت سے بھی ہو)
۴۔ ہمہ وقت باوضو رہنے کی عادت بنانا۔
۵۔ ہمیشہ اور ہر حال میں والدین کی اطاعت کرتے رہنا۔

مستقل صدقہ، صلہ رحمی کی عادت نیز والدین کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا حقوق العباد میں یہ چیزیں اعلیٰ درجہ کی ہیں اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے رہنا حقوق اللہ میں سے عظیم حیثیت کا حق ہے۔ مستقل باوضو رہنا شیطان کی چالوں، مکاریوں نیز دوسرے مصائب سے حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے اس لیے ان چیزوں سے ثواب اور روزی میں اضافہ ظاہر ہے۔

احادیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ پر

Marfat.com

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ (بخاری ومسلم)

اور قیامت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ مہمان کا اکرام کرے اور جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ صلہ رحمی کرے اور اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی روزی اور عمر میں برکت دی جائے تو اس کو صلہ رحمی کرنی چاہیئے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کامل) صلہ رحمی یہ نہیں ہے کہ بدلہ کے طور پر کی جائے بلکہ یہ ہے کہ قطع تعلق کرنے والے کے ساتھ صلہ رحمی کی جائے۔

Marfat.com

پڑوسیوں کے حقوق

فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت میں اللہ تعالیٰ سات (قسم کے) لوگوں کی جانب نظر رحمت نہیں فرمائے گا اور ان کو جہنم میں داخل کرے گا۔

(۱) لواطت کرنے والا، فاعل و مفعول دونوں۔ (۲) مشت زنی کرنے والا۔ (۳) جانور سے اپنی خواہش پوری کرنے والا۔ (۴) عورت کے پچھلے مقام سے خواہش پوری کرنے والا۔ (۵) ماں اور بیٹی کو اپنے نکاح میں جمع کرنے والا۔ (۶) پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا۔ (۷) پڑوسی کو ستانے اور رنج پہونچانے والا۔

یہ سب کے سب اللہ کی لعنت کے مستحق ہیں جب تک کہ حقیقی توبہ نہ کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کوئی شخص سچا پکا مسلمان نہیں بن سکتا جب تک کہ تمام انسان اس کے ہاتھ وزبان سے مامون نہ ہوں اور کوئی بھی (حقیقی اور کامل) مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ اس کے پڑوسی اس کے مظالم سے بے خوف و مطمئن نہ ہو جائیں۔

پڑوسی کے حقوق

کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ پڑوسی کے پڑوسی پر کیا حقوق ہیں؟ فرمایا۔

۱۔ اگر وہ قرضہ مانگے تو تو اس کو قرضہ دیدے۔

۲۔ اگر وہ تیری دعوت کرے تو اس کو قبول کر۔

۳۔ اگر وہ مریض ہو جائے تو اس کی عیادت کر۔

۴۔ اگر وہ مدد چاہے تو اس کی مدد کر۔

۵۔ مصیبت میں اس کی تعزیت کر۔

Marfat.com

۶۔ خوشی میں مبارک باد پیش کر۔
۷۔ اس کے جنازہ میں شریک ہو۔
۸۔ اس کی عدم موجودگی میں اس کے مکان اور اہل عیال کی حفاظت کر۔
۹۔ اس کی مرضی کے بغیر اونچا مکان نہ بنا۔

جامع نصیحتیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رض سے فرمایا۔ ابوہریرہ

۱۔ متقی بن جاؤ سب سے زیادہ عبادت گزار شمار ہوگے۔
۲۔ قناعت کرنے والے بن جاؤ سب سے زیادہ شکر گزار سمجھے جاؤ گے۔
۳۔ جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرو (کامل) مومن بن جاؤ گے۔
۴۔ پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرو (کامل) مسلمان بن جاؤ گے۔
۵۔ کم ہنسا کرو، زیادہ ہنسنا قلب کو مردہ کر دیتا ہے۔

پڑوسی کی تین قسمیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پڑوسی تین قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) تین حق والے (۲) دو حق والے (۳) ایک حق والے۔

تین حق والے وہ مسلمان پڑوسی ہیں جن سے نسبی رشتہ بھی ہو! مسلمان ہونا۔ رشتہ داری۳ پڑوس۔

دو حق والے وہ مسلمان پڑوسی ہیں جن سے نسبی رشتہ نہ ہو، مسلمان ہونا، پڑوسی ہونا۔

ایک حق والے غیر مسلم پڑوسی ہیں ان کا صرف پڑوس کا حق ہے۔

تین باتوں کی وصیت

ابوذر غفاری رض فرماتے ہیں۔ مجھے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ (۱) حاکم کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا چاہے اس کی ناک کٹی ہو۔ (یہ اطاعت اسی حالت میں ہے کہ وہ معصیت کا حکم نہ دیں شریعت کے خلاف حکم میں کسی کی اطاعت جائز نہیں)۔ (۲) جب شوربا پکائے تو پانی زیادہ رکھ تاکہ پڑوس میں دے سکے۔ (۳) نماز کو اس کے وقت پر ادا کرتے رہنا۔

Marfat.com

چند عمدہ اور قیمتی مقولے

حسن بصریؒ فرماتے ہیں۔ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک صرف یہ نہیں ہے کہ اس کو تکلیف نہ پہونچائے بلکہ اس کی طرف سے پہونچنے والی تکلیفوں پر صبر بھی کرے۔

عمرو بن عاص رضؓ فرماتے ہیں۔ صلہ رحمی یہ نہیں ہے کہ جو تیرے ساتھ سلوک کرے تو اس کے ساتھ سلوک کرے اور جو تجھ سے قطع تعلق کرے تو بھی اس سے تعلق منقطع کر لے یہ تو انصاف اور بدلہ ہے، صلہ رحمی یہ ہے کہ تو اس سے تعلق جوڑے جو تجھ سے توڑے اور ظلم و زیادتی کرنے والے پر مہربانی کرے۔

اسی طرح بردباری یہ نہیں ہے کہ بردباری کرنے والے کے ساتھ تو بردباری کی جائے اور جہالت کا برتاؤ کرنے والے کے ساتھ جہالت سے پیش آئے یہ بھی انصاف اور بدلہ ہے، حقیقی بردباری یہ ہے کہ جہالت کا رویہ اختیار کرنے والے کی بات برداشت کی جائے۔ پڑوسی کی تکلیف دہی پر صبر کرنا اور اس کو نہ ستانا ہی اعلیٰ و افضل ہے۔

پڑوسی کی حیثیت

وہ پڑوسی بہتر ہے جس پر اس کے پڑوسی کو ہر طرح اعتماد ہو، زبان سے کبھی ایسی بات نہ نکالے کہ اگر اچانک پڑوسی آجائے تو خاموش ہونا پڑے یا پڑوسی کو وہ بات معلوم ہوجائے تو شرمندگی ہو۔

اسی طرح پڑوسی اس کی دیانت سے مطمئن ہو اگر کوئی قیمتی چیز گھر میں بھول کر چلا جائے تو یاد آنے پر مطمئن رہے کہ پڑوسی نہ تو خود لے سکتا ہے نہ اس کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا لے سکتا ہے، بے تکلف پڑوسی کی نگرانی و حفاظت میں مال و اسباب کا چھوڑ جانا سہل ہو۔

زمانہ جاہلیت کی تین پسندیدہ عادتیں

حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگوں میں تین باتیں بہت عمدہ اور پسندیدہ تھیں۔ مسلمان ان پر عمل کے زیادہ حقدار ہیں۔

۱۔ مہمان نوازی (کوئی بھی مہمان آتا تو اس کی نہایت تعظیم و تکریم کرتے)

Marfat.com

۲۔ اگر کسی کی بیوی بوڑھی ہو جاتی تو وہ اس کو طلاق نہ دیتا تھا، مبادا وہ ضائع ہو جائے یا تکلیف و پریشانی میں مبتلا ہو جائے۔
۳۔ اگر پڑوس میں کوئی شخص مقروض ہوتا تو سب مل کر اس کا قرضہ ادا کر دیتے، بیماری یا کسی اور مصیبت میں مبتلا ہوتا تو اس کی مدد کرتے۔

غریب پڑوسی مالدار پڑوسی پر دعویٰ کرے گا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت میں ایک شخص اپنے پڑوسی کو پکڑ کر کہے گا یا اللہ تو نے اس کو مالدار اور مجھ کو غریب بنایا تھا بسا اوقات رات کو میں بھوکا سوتا اور یہ ہر روز پیٹ بھر کر سوتا تھا۔ آپ اس سے معلوم کیجیے کہ اس نے مجھ پر اپنا دروازہ کیوں بند رکھا اور آپ کی دی ہوئی دولت سے مجھے کیوں محروم کیا۔

دس آدمی ظالم ہیں

سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں۔ دس آدمی ظالم شمار کیے جاتے ہیں۔

۱۔ وہ شخص جو اپنے لیے دعا کرے والدین اور دوسرے مسلمانوں کو بھول جائے۔
۲۔ وہ شخص جو قرآن پاک کی کم از کم سو آیتیں روزانہ تلاوت نہ کرے۔
۳۔ وہ شخص جو مسجد میں جائے اور دو رکعت پڑھے بغیر نکل جائے۔
۴۔ وہ شخص جو قبرستان سے گزرے اور مُردوں کو سلام اور ان کے لیے دعا نہ کرے۔
۵۔ وہ شخص جو جمعہ کے روز شہر میں آئے اور جمعہ کی نماز پڑھے بغیر چلا جائے۔
۶۔ وہ مرد و عورت جن کے محلہ میں کوئی عالم آئے اور محلہ کا کوئی شخص بھی اس عالم کے پاس دین کی بات حاصل کرنے کے لیے نہ جائے۔
۷۔ وہ دو شخص جو آپس میں اللہ کے لیے محبت رکھتے ہوں لیکن ایک دوسرے کا نام معلوم نہ کریں۔
۸۔ وہ شخص جس کو کوئی کھانے پر بلائے اور وہ نہ جائے (بشرطیکہ اس دعوت میں شرعی قباحت نہ ہو)
۹۔ وہ نوجوان جو فارغ البال ہو اور دین کا علم و ادب حاصل نہ کرے۔
۱۰۔ وہ شخص جو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا۔

Marfat.com

پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی چار چیزیں

فقیہ ابواللیثؒ فرماتے ہیں پڑوسی کے ساتھ کامل حسن سلوک چار چیزوں میں ہے۔

۱۔ اپنے پاس جو کچھ ہے اس سے پڑوسی کی خاطر مدارات اور مدد کرے۔

۲۔ جو کچھ پڑوسی کے پاس ہے اس کی بالکل طمع نہ کرے۔

۳۔ پڑوسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچائے۔

۴۔ پڑوسی کی تکلیف پر صبر کرے۔

Marfat.com

جھوٹ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سچ بولنے کو اپنے پر لازم کرلو کیونکہ سچائی نیکی کی طرف اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، آدمی سچ بولتا اور اس کے لیے کوشش کرتا رہتاہے یہاں تک کہ اللہ کے یہاں سچوں کی فہرست میں اس کا نام لکھ لیا جاتا ہے۔

جھوٹ سے پرہیز کرو کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کی طرف اور فسق و فجور جہنم کی طرف لے جاتاہے، آدمی جھوٹ بولتا رہتاہے یہاں تک کہ اللہ کے یہاں جھوٹوں کی فہرست میں اس کا نام لکھدیا جاتاہے۔

حضرت لقمانؑ کا مقولہ

حضرت لقمان سے کسی نے معلوم کیا کہ آپ نے اتنا بلند مقام و مرتبہ کیسے حاصل کیا۔ فرمایا سچائی۔ امانت داری۔ لغویات سے پرہیز کے ذریعہ۔

چھ باتوں پر جنت کی گارنٹی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے چھ باتوں کی گارنٹی دیدو۔ میں تمہارے لیے جنت کی گارنٹی لیتا ہوں۔ ہمیشہ سچ بولو۔ حتی الامکان وعدہ پورا کرو۔ امانت میں خیانت نہ کرو۔ شرمگاہ کی حفاظت کرو۔ نگاہیں نیچی رکھو۔ ہاتھوں کو ظلم سے روکو۔

سچائی۔ ایفائے عہد۔ امانت۔ ان تینوں کا تعلق اللہ اور بندہ دونوں سے ہے اللہ کے معاملہ میں سچ بولنا یہ ہے کہ اس کی توحید کا اقرار کرے۔ صدق دلی سے کلمہ پڑھے زبان سے کلمہ توحید پڑھنا اور دل سے انکار کرنا بدترین جھوٹ اور نفاق ہے۔ بندوں کے معاملات میں سچ اور جھوٹ بالکل ظاہر ہے۔ خلاف واقعہ بات کہنا جھوٹ ہے جو کسی طرح جائز نہیں۔ اسی طرح انسان نے اللہ کے سامنے (یوم الست میں) اس کے رب ہونے کا اقرار اور فرمانبرداری کا جو عہد کیا ہے اس کا پورا کرنا ضروری اور فرض ہے۔ بندہ بندہ سے اگر کوئی وعدہ کرے تو حتی الامکان اس کا پورا کرنا بھی ضروری ہے،

Marfat.com

امانت ۔ ایمان اور وہ احکام و فرائض جن کا اللہ نے انسان کو مکلف کیا ہے وہ سب امانت ہیں' اسی طرح اگر کوئی انسان دوسرے انسان کو حفاظت کے لیے کچھ دے یا کوئی راز کی بات کہے وہ بھی امانت ہے ۔ دونوں کی حفاظت بندہ پر ضروری ہے۔

حفاظت شرمگاہ ۔ اس کی دو صورتیں ہیں. ایک یہ کہ شرمگاہ کو ناجائز جگہ استعمال کرنے (یعنی حرام کاری) سے بالکل احتراز کرے دوسرا اپنے جسم کا خیال رکھے کہ اس پر کسی کی نظر نہ پڑے کیونکہ یہ بھی حرام ہے ستر کے دیکھنے اور دکھانے والے دونوں پر اللہ کی لعنت ہے (یہ حکم اسی کے لیے ہے جس کا دیکھنا حرام ہے) شوہر و بیوی اس سے مستثنیٰ ہیں۔

مرد کا ناف سے لے کر گھٹنے تک اور عورت کا ہاتھ پیر اور چہرہ کے علاوہ سارا جسم عورت ہے. مجبوری اور ضرورت شدیدہ کے علاوہ وہ حصہ دیکھنا اور دکھانا جائز نہیں۔

غض بصر (نگاہ نیچی رکھنا) یہ بھی ضروری ہے تاکہ کسی کے ستر پر یا غیر محرم پر نہ پڑے نیز دنیا کی چیزوں پر نہ پڑے جس کی وجہ سے دنیا کی طرف رغبت اور آخرت سے غفلت کے پیدا ہونے کا قوی امکان ہے۔

کفِ ید (ہاتھ روکنا) حرام مال کے حاصل کرنے اور لوگوں پر ظلم و زیادتی کرنے سے۔

کسی تابعی کا مقولہ ہے' سچائی اولیائے کرام کی زینت اور جھوٹ بدبختوں کی علامت ہے۔

Marfat.com

غیبت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کے لیے اس کے پیچھے ایسی بات کہے جو اس کو ناپسند ہو۔ کسی نے عرض کیا۔ اگر واقعتاً اس کے اندر وہ بات موجود ہو؟ فرمایا تب ہی تو غیبت ہے ورنہ تو الزام اور بہتان ہے جو غیبت سے بھی زیادہ سخت ہے۔

کسی کا مقولہ ہے، اگر بری نیت سے کسی کے لیے یہ کہا جائے کہ اس کا کرتا (مثلاً) اونچا یا نیچا ہے تو یہ غیبت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت آئی جو ٹھگنی تھی، جب وہ چلی گئی تو حضرت عائشہ رض نے کہا۔ یہ عورت کتنی گٹھی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ عائشہ یہ غیبت ہے کیونکہ تم نے اس کی برائی کا تذکرہ کیا۔

غیبت کی بدبو عادی ہو جانے کی بنا پر محسوس نہیں ہوتی

ایک بزرگ سے کسی نے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں غیبت کی بد بو ظاہر ہو جاتی تھی لیکن اب ظاہر نہیں ہوتی اس کی کیا وجہ ہے؟

فرمایا آج غیبت اتنی زیادہ ہونے لگی کہ اس کی بدبو کا احساس جاتا رہا جیسا کہ بھنگی پاخانہ کی بو کا اور دباغ (کھال کو پکانے والا) چمڑہ کی بو کا اتنا عادی ہو جاتا ہے کہ اسی جگہ بیٹھ کر بے تکلف کھاتا پیتا ہے جبکہ دوسرے کے لیے وہاں ایک منٹ ٹھہرنا نہایت مشکل ہوتا ہے یہی معاملہ آج غیبت کا ہے۔

برائی کے بدلہ تحفہ

حضرت حسن بصری ؒ سے کسی نے کہا کہ فلاں شخص نے آپ کی غیبت کی ہے۔
یہ سنکر حضرت بصری ؒ نے ایک طباق تازہ کھجوریں اس کے لیے ارسال فرمائیں اور یہ کہلوایا

Marfat.com

مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اپنی نیکیاں مجھے عنایت فرما دیں اس کے بدلہ میں یہ معمولی سا ہدیہ پیش خدمت ہے۔ پورا بدلہ تو دے نہیں سکتا۔ معاف فرمائیں۔

ابراہیم بن ادہم کا مقولہ

ایک مرتبہ ابراہیم بن ادہمؒ نے کچھ لوگوں کی دعوت کی جب کھانے پر بیٹھے تو لوگوں نے کسی کا تذکرہ شروع کر دیا۔ حضرت ابراہیمؒ نے فرمایا۔ پہلے لوگ گوشت سے قبل روٹی کھاتے تھے اور آپ لوگوں نے روٹی سے قبل گوشت کھانا شروع کر دیا۔ (یعنی غیبت شروع کر دی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کو مسلمان کا گوشت کھانا قرار دیا ہے۔

ایک مرتبہ ابراہیمؒ نے فرمایا۔ اے جھوٹے تو نے دنیا کے معاملہ میں اپنے دوستوں کے ساتھ بخل کیا۔ (یعنی ان کی ضرورتوں پر خرچ نہ کیا) اور آخرت کے معاملہ میں اپنے دشمنوں کے ساتھ بڑی سخاوت کی (کہ ان کی غیبت کر کر کے اپنی نیکیاں تک ان کو دے ڈالیں) حالانکہ اس بخل کے لیے تیرے پاس کوئی عذر نہیں۔ اور اس سخاوت پر تیری تعریف نہیں کی جائے گی۔

تین چیزیں اعمال کو برباد کر دیتی ہیں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین چیزیں اعمال (یعنی ان کی نورانیت اور ثواب) کو ضائع کر دیتی ہیں (۱) جھوٹ (۲) چغلی (۳) کسی کے ستر کو دیکھنا۔ یہ چیزیں برائی کی جڑ کو سیراب کرتی ہیں جس طرح پانی درخت کی جڑ کو۔

تین چیزیں رحمت سے دور ہیں

جس مجلس میں تین باتیں ہوں گی اس سے رحمت دور رہے گی۔ (۱) دنیا کا تذکرہ (۲) ہنسی (۳) غیبت۔

یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں۔ اگر تیرے اندر ایسان کی تین عادتیں ہوں گی تو تیرا شمار محسنین میں ہوگا۔ (۱) اگر تو کسی کو نفع نہ پہنچا سکے تو نقصان بھی نہ پہنچا (۲) اگر کسی کو خوش نہ کر سکے تو رنجیدہ بھی نہ کر (۳) اگر تو کسی کی تعریف نہ کر سکے تو برائی بھی نہ کر۔

Marfat.com

غیبت پر فرشتوں کا تبصرہ

حضرت مجاہدؒ نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے بھائی کا تذکرہ خیر کے ساتھ کرتا ہے تو اس کے ساتھ رہنے والے فرشتے کہتے ہیں، خدا تجھ کو اور اس کو ایسا ہی بنا دے اور جب برائی کرتا ہے تو کہتے ہیں تو نے اپنے بھائی کی برائی کو کھول دیا۔ اپنے کو دیکھ اور خدا کا شکر ادا کر کہ اس نے تیری برائی کو چھپا رکھا ہے۔

کسی حکیم کا مقولہ

کسی حکیم کا مقولہ ہے۔ اے انسان اگر تو تین کام نہ کر سکے تو تین ضرور کر۔

۱۔ اگر کسی کے ساتھ بھلائی نہ کر سکے تو برائی سے رک جا۔
۲۔ اگر لوگوں کو نفع نہ پہونچا سکے تو ان کو اپنے شر سے محفوظ رکھ
۳۔ اگر روزہ نہ رکھ سکے تو لوگوں کا گوشت بھی نہ کھا (یعنی غیبت نہ کر)

Marfat.com

چغلی

چغلی دو رخی بات کو کہتے ہیں اور ایسا کرنے والا چغل خور کہلاتا ہے۔

سب سے برا کون؟

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے سوال کیا۔ سب سے زیادہ برا کون شخص ہے؟ اللہ و رسول ہی جان سکتے ہیں! صحابہ نے عرض کیا۔ فرمایا۔ سب سے زیادہ برا چغل خور ہے جو ہر ایک کے سامنے اسی کی سی کہتا اور دوسرے کی برائی کرتا ہے۔

چغلی اور عذاب قبر

کسی نے کہا ہے کہ عذاب قبر کے تین حصے ہیں۔ ایک تہائی غیبت کی وجہ سے۔ ایک تہائی پیشاب سے احتیاط نہ کرنے کی بنا پر اور ایک تہائی چغلی کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

چغلی اور فساد

حماد بن سلمہؒ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے غلام فروخت کیا اور خریدار کو واضح کر دیا کہ یہ اس غلام میں چغل خوری کا عیب ہے۔ مشتری نے اس عیب کو حقیر سمجھتے ہوئے خرید لیا۔ کچھ دن کے بعد غلام نے آقا کی بیوی سے کہا۔ تیرا شوہر تجھ سے محبت نہیں کرتا اور دوسری شادی کا پلان بنا رہا ہے۔ ہیں یہ کیا کہہ رہا ہے؟ بیوی گھبرا کر بولی۔ غلام نے کہا۔ بالکل صحیح کہہ رہا ہوں۔ لیکن میرے پاس اس کی تدبیر ہے کہ شوہر تجھ سے محبت کرنے لگے۔

ضرور بتاؤ! بیوی نے کہا۔

جب رات کو تیرا شوہر سو جائے تو استرے سے اس کی ڈاڑھی کے نیچے کے بال مونڈ دینا۔ یہ نہایت کارگر و مجرب نسخہ ہے۔ غلام نے کہا۔

اس کے بعد وہ غلام شوہر کے پاس پہنچا اور کہنے لگا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

Marfat.com

آپ کی بیوی کی کسی سے آشنائی ہے اور وہ آپ کو قتل کرنے کے لیے موقع کی منتظر ہے۔ وہ کیسے؟ شوہر نے تعجب سے پوچھا۔

آپ امتحان کر سکتے ہیں، رات کو مصنوعی نیند سو جایئے اور پھر دیکھیے کیا ہوتا ہے۔ غلام نے کہا۔

رات آئی اور شوہر مصنوعی نیند سو گیا۔ عورت موقع کی منتظر تھی ہی، استرا لیا اور مقصد کی تکمیل کے لیے قریب پہونچی۔ جیسے ہی ڈاڑھی کی جانب ہاتھ بڑھانے کا ارادہ کیا، شوہر نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسی استرے سے اس کو ذبح کر ڈالا (کیونکہ غلام کی تصدیق ہو گئی)

عورت کے رشتہ داروں کو معلوم ہوا اور انھوں نے قصاصاً مرد کا کام تمام کر دیا۔ پھر کیا تھا دونوں خاندان برسر پیکار ہو گئے۔

چغل خور جادوگر و شیطان سے بھی زیادہ خطرناک ہے

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ چغل خور جادوگر و شیطان سے بھی زیادہ خطرناک ہے، جو کام جادوگر ایک ہفتہ میں کرتا ہے چغل خور ایک منٹ میں کر دیتا ہے۔

شیطان ہر کام دھوکے اور وسوسہ کے ساتھ کرتا ہے برخلاف چغل خور کے کہ وہ مقابلہ اور مشاہدہ کے ساتھ کرتا ہے۔

سات باتیں

ابو عبداللہ القرشیؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کسی عالم کے پاس سات باتیں معلوم کرنے کے لیے سات سو میل کا سفر کر کے آیا۔ آکر کہا۔

(۱) آسمان سے زیادہ ثقیل (۲) زمین سے زیادہ وسیع (۳) پتھر سے زیادہ سخت (۴) آگ سے زیادہ جلانے والی (۵) زمہریر سے زیادہ ٹھنڈی (۶) سمندر سے زیادہ گہری (۷) یتیم سے زیادہ کمزور یا زہر سے زیادہ قاتل چیز بتایئے۔

فرمایا۔ (۱) عفیف (پاک دامن) پر عیب لگانا آسمان سے زیادہ ثقیل ہے۔

(۲) حق زمین سے زیادہ وسیع ہے (۳) کافر کا قلب پتھر سے زیادہ سخت ہے۔

(۴) حرص (لالچ) آگ سے زیادہ جلانے والا ہے (۵) کسی قریب کی جانب حاجت لے جانا (جبکہ کامیابی نہ ہو) زمہریر سے زیادہ ٹھنڈا ہے (۶) قلب قانع (صابر کا

Marfat.com

دل، سمندر سے زیادہ عمیق (گہرا) ہے (۷)، چغلی کا ظاہر ہونا زہر سے زیادہ مہلک ہے اور اس وقت چغل خور یتیم سے زیادہ ذلیل وضعیف ہو جاتا ہے۔

چغل خور قابل اعتبار نہیں

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا جو شخص تجھ سے کسی کی (بری) بات نقل کرے تو سمجھ لے کہ وہ تیری بات بھی دوسرے سے ضرور کہے گا۔

اس لیے کسی کی برائی کرنے والے کا یقین نہ کر۔

عمر بن عبدالعزیزؒ کے سامنے ایک شخص نے کسی کی غیبت کی تو فرمایا۔ اگر تو جھوٹا ہے تو اس آیت کا مصداق ہے۔

اِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا	اگر فاسق تم سے کوئی بات کہے تو اس کی تصدیق کر لیا کرو۔

اور اگر تو سچا ہے تو اس آیت کا مصداق ہے۔

هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيْمٍ	طعنہ زنی اور بہت زیادہ چغلی کرنے والا

(یعنی کسی شکل میں بھی تیری بات کا اعتبار نہیں)

چغلی قبولیت دعا سے مانع ہے

کعب احبارؓ کا بیان ہے کہ موسیٰؑ کے زمانہ میں ایک مرتبہ قحط پڑا۔ حضرت موسیٰؑ تین مرتبہ قوم کو لے کر دعا کے لیے نکلے لیکن دعا قبول نہیں ہوئی۔

عرض کیا۔ الٰہی تیرے بندے تین مرتبہ دعا کے لیے نکلے۔ تو نے ان کی دعا قبول نہیں فرمائی۔

وحی آئی۔ اے موسیٰ تمہاری جماعت میں ایک چغل خور ہے اس کی وجہ سے دعا قبول نہیں ہوتی۔ موسیٰؑ نے عرض کیا۔ الٰہی وہ کون شخص ہے بتا دیجئے۔ تاکہ اس کو نکال دیا جائے۔ ارشاد فرمایا۔ موسیٰ! ہم چغلی سے منع کرتے ہیں اور خود چغلی کریں کیا یہ مناسب ہے؟ سب مل کر توبہ کرو۔

چنانچہ سب نے مل کر توبہ کی۔ اس کے بعد دعا قبول ہوئی اور قحط دور ہو گیا۔

اللہ اللہ! رب العالمین کی طرف سے بندوں کی یہ عزت افزائی اور بندوں کا آپس میں ایک دوسرے کی آبرو ریزی کا شغل!

Marfat.com

بہترین مقولے

۱۔ کسی عقلمند کا مقولہ ہے اگر کوئی تجھے کسی کے گالی دینے کی اطلاع دے تو سمجھ لے کہ اصل میں وہی گالی دے رہا ہے۔

۲۔ وہب بن منبہ نے فرمایا۔ جو تیرے سامنے تیری ایسی خوبی بیان کرے جو تجھ میں نہیں ہے، تو وہ ایک وقت تیری ایسی برائی بھی ضرور کرے گا جو تجھ میں نہیں ہے۔

۳۔ امام ابواللیث ؒ نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص تجھ سے کہے کہ فلاں شخص نے تیرے ساتھ فلاں فلاں برائی کی ہے اور تیرے بارے میں فلاں فلاں باتیں کہیں تو اس کے جواب میں تجھ پر چھ باتیں لازم ہیں۔

۱۔ اس پر اعتماد نہ کر (چغل خور قابل اعتماد نہیں ہوتا)

۲۔ اس کو اس بات سے منع کر (برائی سے روکنا مسلمان پر واجب ہے)

۳ اللہ کے لیے اس کے سامنے ناراضی اور غصہ کا اظہار کر (جس طرح

اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ — اللہ کے لیے محبت کرنا

پسندیدہ ہے اسی طرح

اَلْبُغْضُ لِلّٰہِ — اللہ کے لیے بغض رکھنا

بھی پسندیدہ ہے۔)

۴۔ اس چغل خور کے کہنے سے اپنے بھائی پر بدگمانی نہ کر (مسلمان سے بدگمانی کرنا حرام ہے۔)

۵۔ جو بات وہ کہہ رہا ہے اس کی تحقیق نہ کر (اللہ نے تجسس سے منع فرمایا ہے)

۶۔ جس بات کو تو اس چغل خور کے لیے پسند نہیں کرتا اس کو خود بھی نہ کر (یعنی یہ بات کسی اور سے نقل نہ کر)

احادیث

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ (متفق علیہ)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔
وَقَالَ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ذَا الْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ ھٰؤُلَاءِ وَ	قیامت میں دو رُخا آدمی جو ہر ایک کے سامنے اس کی سی کہتا ہے سب سے بدتر حالت میں

Marfat.com

هٰؤُلَاءِ بِوَجْہٍ (متفق علیہ)	ہوگا۔
اِذَا كَذِبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهٖ (ترمذی)	جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور بھاگ جاتا ہے۔
مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانٌ مِّنْ نَّارٍ (دارمی)	جو شخص دنیا میں دو رُخا ہوگا قیامت کے دن اس کی زبان آگ کی ہوگی۔

Marfat.com

حسد

حسد وکینہ کی مذمت اور اس کے شر سے محفوظ رہنے کا طریقہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کینہ اور حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتے ہیں (ضائع کر دیتے ہیں) جس طرح آگ لکڑی کو۔

نیز فرمایا۔ تین چیزوں میں اکثر آدمی مبتلا ہیں۔ (۱) بدگمانی (۲) حسد (۳) بدفالی۔ کسی نے عرض کیا۔ ان تینوں کے شر سے بچنے کی کیا تدبیر ہے۔ فرمایا۔

۱۔ کسی سے اپنا حسد ظاہر نہ کر اور محسود (جس پر حسد ہے) کی برائی نہ کر۔

۲۔ کسی مسلمان کی طرف سے بدگمانی ہو تو اس کو صحیح نہ جان جب تک مشاہدہ نہ کر لے۔

۳۔ کہیں جاتے ہوئے راستہ میں کیڑا یا کوا وغیرہ نظر آئے یا تیرا کوئی عضو (آنکھ کان وغیرہ) پھڑکے تو اس کی طرف دھیان نہ دے اور گزر جا۔ (یعنی ان چیزوں سے بدفالی نہ لے کر آگے جانے سے ڈرنے لگے اور واپسی کی ٹھان لے)

اس طرح تو ان سب کے شر سے محفوظ رہے گا۔

دُعاء ۔ ابن عباس رضؓ نے فرمایا۔ اگر کسی کو ایسی چیز نظر آئے جس سے بدفالی لی جاتی ہے تو یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ

وَلَا اِلٰہَ غَیْرُكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط

یہ پڑھتا ہوا گزر جائے انشاء اللہ کوئی چیز نقصان نہیں پہونچا سکتی۔

حسد کا اثر پہلے حاسد پر ہوتا ہے

فقیہؒ نے فرمایا۔ حسد تمام برائیوں سے زیادہ مہلک ہے کیونکہ محسود پر اس کا اثر ہونے سے پہلے حاسد اس کی وجہ سے پانچ سزاؤں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

(۱) نہ ختم ہونے والا غم (۲) ایسی مصیبت جس پر کوئی ثواب نہیں (۳) ہر طرف مذمت ہی مذمت، تعریف کہیں نہیں (۴) خدا کی ناراضی (۵) اس پر توفیق کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

حاسد اللہ کی نعمتوں کا دشمن ہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ لوگ اللہ کی نعمتوں کے دشمن ہوتے ہیں۔ کسی نے کہا۔ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا۔ خوشحال لوگوں پر حسد کرنے والے۔

علماء سب سے زیادہ حسد میں مبتلا ہیں

مالک بن دینارؒ نے فرمایا۔ میں تمام دنیا پر علماء کی شہادت قبول کرلوں گا۔ لیکن علماء کی شہادت علماء پر قابل قبول نہیں" کیونکہ میں نے سب سے زیادہ حسد علماء کے اندر پایا۔"

حساب سے قبل ہی جہنم میں لیجانے والی چیزیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ چھ قسم کے لوگ چھ باتوں کی وجہ سے حساب سے قبل ہی جہنم میں داخل کر دیے جائیں گے۔

(۱) اُمراء اور رؤساء اپنے ظلم وزیادتی کی وجہ سے۔ (۲) عرب عصبیت کی وجہ سے۔ (۳) چودھری اور صاحب اقتدار لوگ تکبر و غرور کی وجہ سے۔ (۴) تاجر حضرات اپنی بد دیانتی اور خیانت کی وجہ سے۔ (۵) دیہاتی لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے۔ (۶) علماء حسد کی وجہ سے۔

نوٹ: اس سے وہ علماء مراد ہیں جو طالب دنیا ہیں اس طلب دنیا ہی کی وجہ سے آپس میں حسد پیدا ہوتا ہے، اگر عالم دنیا سے بے نیاز ہو کر فقط طالب آخرت بن جائے تو اس کو کسی سے یا اس سے کسی کو حسد کیوں ہوگا۔

ایک مقولہ

احنف بن قیسؒ فرماتے ہیں۔ (۱) حاسد کو کبھی راحت حاصل نہیں ہوتی۔ (۲) بخیل کے اندر وفا نہیں ہوتی (۳) تنگ دل کا کوئی دوست نہیں ہوتا۔ (۴) جھوٹے

Marfat.com

میں مروت نہیں ہوتی۔ (۵) خائن قابل اعتماد نہیں ہوتا۔ (۶) بداخلاق کے اندر محبت نہیں ہوتی۔

حسد کسی پر بھی نہیں کرنا چاہیے

محمد بن سیرینؒ نے فرمایا۔ میں نے دنیا کے معاملہ میں کسی پر حسد نہیں کیا کیونکہ ہر شخص کی دو حیثیتیں ہیں۔ (۱) اگر وہ نیک اور جنتی ہے تو اس پر حسد کیونکر کیا جا سکتا ہے۔ (۲) اور اگر وہ جہنمی ہے تو جہنمی پر حسد کے کیا معنی؟

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت

انس بن مالک رضؓ فرماتے ہیں کہ میں آٹھ سال کی عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا۔ سب سے پہلے آپ نے مجھے یہ نصیحت فرمائی۔

انسؓ ٹھیک سے وضو کیا کرو، عمر میں برکت ہوگی اور محافظ فرشتے تم سے محبت کرنے لگیں گے۔ غسلِ جنابت میں مبالغہ کیا کرو، ہر بال کے نیچے ناپاکی ہوتی ہے، اس سے گناہ معاف ہوں گے۔ چاشت کی نماز ضرور پڑھا کرو، یہ توبہ کرنے والوں کی نماز ہے نیز رات دن خوب نماز پڑھا کرو، فرشتے تمھارے لیے دعا کریں گے۔

نماز کے تمام ارکان ٹھیک ٹھیک ادا کیا کرو، ایسی نماز اللہ کو پسند ہے اور وہ اس کو قبول فرماتا ہے۔ اگر ہو سکے تو ہمہ وقت باوضو رہنے کی عادت بناؤ، اس سے موت کے وقت کلمہ شہادت نہیں بھولو گے۔ گھر میں داخل ہوتے وقت گھر والوں کو سلام کیا کرو، اس سے برکت پیدا ہوگی۔ راستہ میں جو مسلمان بھی ملے اس کو سلام کرو۔ اس سے ایمان کی حلاوت نصیب ہوگی اور اس راستہ کا گناہ معاف کر دیا جائے گا۔ ایک لمحہ کے لیے بھی کسی مسلمان سے کینہ یا حسد نہ رکھو۔

یہ میرا طریقہ ہے، جس نے میرا طریقہ اپنایا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں رہے گا۔ انس! اگر تم نے میری نصیحت و وصیت کی حفاظت کی اور اس پر عمل کیا تو موت تم کو محبوب بن جائیگی، موت میں تمھارے لیے راحت مضمر ہے۔

Marfat.com

حاسد اللہ کا مقابلہ کرتا ہے

کسی حکیم کا مقولہ ہے۔ حاسد پانچ طریقہ سے اللہ کا مقابلہ کرتا ہے۔

۱۔ ہر اس نعمت کو مبغوض رکھتا ہے جو اس کے علاوہ کسی کو اللہ کی طرف سے ملے۔

۲۔ اپنے حسد کے ذریعہ اللہ کی تقسیم نعمت سے ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔ (اللہ کی تقسیم کو صحیح نہیں سمجھتا۔)

۳۔ اللہ کے فضل کے ساتھ بخل کرتا ہے۔ (اللہ جس پر چاہتا ہے فضل فرماتا ہے اور یہ اس کو نہیں چاہتا۔)

۴۔ اللہ کے ولی کو ذلیل کرتا ہے۔ (جس پر اللہ نے فضل فرمایا اس کے زوال کی خواہش حقیقتاً اس کو ذلیل کرنے کی خواہش ہے۔)

۵۔ اللہ کے دشمن "ابلیس" کی مدد کرتا ہے۔ (ہر ایک کو اللہ کے فضل سے محروم کرنا ابلیس کا مقصد زندگی ہے۔)

Marfat.com

تکبّر

خود کو ہر ایک سے اعلیٰ و افضل اور دوسرے کو حقیر جاننا تکبر ہے

حضرت حسن بن علی رضہ کا گذر مساکین کی ایک ایسی جماعت پر سے ہوا جو چادر بچھائے اس پر روٹی کے ٹکڑے رکھے ہوئے کھا رہے تھے۔ ان کو دیکھ کر سب نے کھانے میں شرکت کی دعوت دی۔

سواری سے اترے اور یہ فرماتے ہوئے کھانے میں شریک ہو گئے کہ میں متکبرین کو پسند نہیں کرتا۔

کھانے سے فارغ ہو کر سب کو اپنے ساتھ لے گئے اور گھر لے جا کر جو کچھ موجود تھا سب کو کھلایا۔

تین آدمی عذاب کے مستحق ہیں

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت میں بات نہیں فرمائے گا نہ ان کی جانب نظر رحمت سے دیکھے گا بلکہ ان کو دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا۔

۱۔ **شیخ زانی** (بڑھاپے میں زنا کرنے والا) یہ مطلب نہیں کہ جوانی میں زنا کرنا مذموم نہیں، زنا جوانی میں بھی نہایت برا ہے لیکن بڑھاپے میں جبکہ قوت شہوانی مغلوب اور موت قریب ہو جاتی ہے یہ فعل شنیع بہت ہی زیادہ برا ہے۔

۲۔ **مَلِكِ كذاب** (جھوٹا بادشاہ) جھوٹ ہر ایک کے لیے برا اور نہایت برا ہے لیکن بادشاہ کے لیے جس کو کسی کا خوف نہیں ہوتا نہ کسی کی رعایت کے لیے وہ مجبور ہوتا ہے جھوٹ بولنا عام انسان کے مقابلہ میں زیادہ برا ہے۔

۳۔ **عائلِ متکبر** (متکبر فقیر) تکبر امیر غریب چھوٹے بڑے سب کے لیے برا ہے لیکن فقیر کا تکبر کرنا نہایت عجیب ہے کہ تکبر کی کوئی وجہ نہ ہوتے ہوئے

Marfat.com

بھی تکبر کرتا ہے۔

سب سے پہلے جنت اور جہنم میں جانے والے تین شخص

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر سب سے پہلے جنت اور جہنم میں جانے والے تین شخص پیش کیے گئے۔ جنت میں جانے والے یہ تھے۔

۱۔ شہید (اللہ کے لیے اخلاص کے ساتھ جان کی قربانی دینے والا)

۲۔ عبد مملوک (وہ غلام جس کو غلامی نے اللہ کی اطاعت سے نہیں روکا اپنے عارضی مولیٰ کی اطاعت کے ساتھ مولائے حقیقی کی اطاعت وعبادت میں بھی لگا رہا۔

۳۔ کمزور فقیر صاحب اولاد (جسمانی و دنیوی اعتبار سے کمزور مالی اعتبار سے غریب نیز کثیر العیال ہونے کے باوجود صابر و شاکر)

سب سے پہلے جہنم میں جانے والے یہ تھے۔

۱۔ وہ حاکم جو رعایا پر مسلط ہو (ہر وقت ظلم وستم کا بازار گرم رکھتا ہو)

۲۔ زکوٰۃ نہ دینے والا مالدار (جو زکوٰۃ تک نہیں دے سکتا اس سے دوسرے خیر خیرات کی توقع ہی فضول ہے۔)

۳۔ فقیر متکبر (فقر و مسکنت کے ساتھ تکبر کرنا انتہائی دنارت و کمینگی کی علامت ہے)

اللہ تین آدمیوں کو مبغوض رکھتا ہے

۱۔ اللہ تعالیٰ فساق سے نفرت اور بوڑھے فاسق سے شدید نفرت کرتا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کو بخیل سے نفرت اور مالدار بخیل سے شدید نفرت ہے۔

۳۔ اللہ رب العزت متکبر کو ناپسند اور فقیر متکبر کو بہت زیادہ ناپسند کرتا ہے۔

اللہ کے تین محبوب بندے

۱۔ اللہ تعالیٰ متقی سے محبت اور جوان متقی سے بہت زیادہ محبت فرماتا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ سخی کو پسند اور فقیر سخی کو بہت زیادہ پسند فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو متواضع محبوب اور مالدار متواضع بہت زیادہ محبوب ہے۔

Marfat.com

تکبّر کی حقیقت

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ کسی نے عرض کیا، مجھے یہ پسند ہے کہ میرا لباس، جوتا وغیرہ عمدہ اور صاف ستھرا ہو، کیا یہ بھی تکبر ہے ؟ فرمایا نہیں! اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے اور اپنے بندہ پر نعمت کے اثرات دیکھنا چاہتا ہے۔ پیسے ہوتے ہوتے غریبوں کی سی ہیئت بنانا اللہ کو پسند نہیں۔ تکبر تو یہ ہے کہ آدمی دوسرے کو حقیر جانے۔ فرمایا جو شخص اپنا جوتا خود درست کرے کپڑے میں پیوند لگالے اور اللہ کو سجدہ کرے وہ تکبر سے بری ہے۔

سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے معلوم کیا کہ مخلوق میں آپ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض وناپسندیدہ کون ہے ؟ ارشاد فرمایا۔ جس کا دل متکبر زبان سخت ، یقین کمزور اور ہاتھ بخیل ہو۔

عمدہ مقولہ

کسی حکیم کا مقولہ ہے۔ صبر کا پھل راحت اور تواضع کا پھل محبت ہے۔ مومن کا فخر اس کا رب اور اس کی عزت اس کا دین ہے۔ منافق کا فخر نسب اور اس کی عزت اس کا مال ہے۔

اکڑ کر چلنا اللہ کو ناپسند ہے

مہلب بن مغیرہ جو حجاج کے لشکر میں تھا، مطرف بن عبداللہؒ کے پاس سے گذرا عمدہ کپڑے پہنے اکڑتا ہوا چل رہا تھا۔ مطرف نے فرمایا۔ اللہ کے بندے یہ چال اللہ کو پسند نہیں۔ مہلب کہنے لگا مجھے جانتے نہیں میں کون ہوں؟ مطرفؒ نے فرمایا۔ خوب جانتا ہوں تو ابتدا میں گندہ نطفہ تھا اور آخر میں بدبودار مردار بن جائے گا اور اس وقت تو گندگی لادے پھرتا ہے۔ مہلب نے یہ بات سنکر چال بدل دی۔

Marfat.com

متواضع کے ساتھ تواضع اور متکبر کے ساتھ تکبر کرنا ہی اخلاق ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تواضع کرنے والوں کے ساتھ تواضع اور متکبرین کے ساتھ تکبر کرو، یہ تمہارا تکبر متکبرین کے لیے ذلت و رسوائی کا سبب اور تمہارے حق میں صدقہ ہوگا۔

تواضع کا اعلیٰ درجہ

حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ تواضع کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ تو ہر مسلمان کو سلام کرے۔ مجلس میں گھٹیا جگہ ملنے پر راضی ہو اور اپنی تعریف کو ناپسند کرے۔

تواضع انبیاء علیہم السّلام اور تکبّر کفار کا شیوہ ہے

فقیہؒ نے فرمایا۔ تواضع انبیاء علیہم السلام اور صالحین کی عادت ہے اور تکبر کفار اور فرعون صفت انسانوں کا شیوہ ہے۔ متواضع اور متکبر کا ذکر قرآن میں اس طرح کیا گیا ہے۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا	رحمٰن کے (پسندیدہ) بندے وہ ہیں جو تواضع اور وقار کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں۔
وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ	اے رسول مومنین کے ساتھ تواضع کیجئے
اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ؕ	اے رسول بے شک آپ کے اخلاق بہت بلند ہیں۔
اِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَسْتَكْبِرُوْنَ ؕ	جب ان سے کہا جاتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ تکبر کرتے ہیں۔
اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ؕ	جو لوگ میری عبادت تکبر کی وجہ سے نہیں کرتے یقیناً ان کو اللہ ذلت کے ساتھ دوزخ میں داخل کرے گا۔
اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَكَبِّرِیْنَ ؕ	جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ ہوگے۔ متکبرین کا بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ — اللہ تکبر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا

تواضع اعلیٰ درجہ کی اخلاقی صفت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت متواضع تھے، گدھے پر سوار ہو جاتے، غلام کی دعوت قبول فرما لیتے۔

حضرت ابنِ عمرؓ کی تواضع

ابن عمرؓ کے پاس رات کو کوئی مہمان آیا۔ آپ چراغ کے سامنے بیٹھے کچھ لکھ رہے تھے۔ چراغ گل ہونے لگا۔ مہمان نے عرض کیا۔ میں چراغ درست کر دوں؟ فرمایا۔ مہمان سے خدمت لینا بداخلاقی ہے۔ عرض کیا۔ غلام سو رہا ہے اس کو اٹھا دوں؟ فرمایا۔ نہیں ابھی سویا ہے، چنانچہ خود اٹھ کر چراغ میں تیل ڈالا۔ مہمان نے عرض کیا۔ میرے ہوتے ہوئے آپ نے تکلیف فرمائی! ارشاد فرمایا۔ میں اُس وقت بھی ابن عمر تھا اور اب بھی ابن عمر ہوں، چراغ میں تیل ڈالنے سے میری شان نہیں گھٹ گئی۔ اللہ کو متواضع لوگ پسند ہیں۔

حضرت عمرؓ کی تواضع

حضرت عمرؓ کا واقعہ بہت مشہور ہے۔ ملک شام جاتے ہوئے اپنے اور غلام کے درمیان سواری کو اس طرح تقسیم فرمایا کہ خود سوار ہوتے تو غلام اونٹ کی نکیل پکڑ کر چلتا۔ غلام سوار ہوتا تو خود نکیل پکڑ کر چلتے۔ ایک جگہ راستہ میں پانی آیا۔ حضرت عمرؓ نکیل پکڑے ہوئے اس پانی میں داخل ہو گئے اور جوتا بائیں بغل میں دبا ہوا تھا۔ ملک شام کے قریب پہونچے تو اس ملک کے گورنر حضرت ابو عبیدہؓ شہر سے باہر آکر انتظار فرما رہے تھے اتفاق سے باری کے اعتبار سے غلام سوار تھا اور حضرت عمرؓ نکیل پکڑے ہوئے تھے۔

حضرت ابو عبیدہؓ نے عرض کیا۔ امیر المومنین لوگ آپ کے استقبال کو آئیں گے یہ صورت حال بہت غیر مناسب ہے۔ آپ سوار ہو جائیے۔

فرمایا۔ اللہ نے ہمیں اسلام کے ذریعہ عزت عطا فرما دی ہے اب لوگوں کے کہنے کی کوئی پرواہ نہیں۔ یعنی میں صرف لوگوں کے کہنے کی وجہ سے ناانصافی نہیں کر سکتا۔

Marfat.com

حضرت سلمان فارسیؓ کی تواضع

حضرت سلمان رضؓ مدینہ کے گورنر تھے۔ ایک مرتبہ بازار سے گذر رہے تھے کسی نے مزدور سمجھ کر آواز دی اور اپنا سامان لے چلنے کو کہا۔ آپ بخوشی اس کا سامان اٹھا کر چل دیے۔ راستہ میں لوگ اس حالت کو دیکھ کر حیران و پریشان ہو گئے اور کہنے لگے۔ اللہ امیر المومنین پر رحم فرمائے۔ یہ سامان ہم کو دیجئے ہر ایک سے انکار فرماتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔

وہ شخص اپنی غلطی پر نہایت نادم ہو کر معافی مانگنے لگا اور معذرت کی کہ میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔ فرمایا۔ کوئی حرج نہیں۔ چلتے رہو۔ چنانچہ اس کے گھر پہونچایا۔ وہ شخص اتنا شرمندہ ہوا کہ آئندہ کے لیے عہد کر لیا کہ کسی بھی مزدور سے کام نہیں لوں گا۔

حضرت علی رضؓ کی تواضع

حضرت علی رضؓ نے بازار سے دو کرتے خرید فرمائے۔ غلام سے کہا جو تجھ کو پسند ہو تو لے لے۔ غلام نے عمدہ والا پسند کیا وہ اس کو دیدیا۔ دوسرا خود پہن لیا۔ اس کی آستینیں بڑی تھیں۔ قینچی منگا کر کاٹ دیں اور اس کو پہن کر خطبہ دینے کے لیے تشریف لے گئے۔

"یہ تھے ہمارے وہ اسلاف جن پر دین کا دارومدار تھا۔ تکلف و بناوٹ پاس کو ہو کر نہیں گذری۔ ایک ہم ہیں کہ تکلف و بناوٹ کے سوا کچھ نہیں۔"

صدقہ سے مال اور معاف کرنے سے مرتبہ بڑھتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا (بلکہ بڑھتا ہے) لوگوں کی زیادتیوں کو معاف کرنے سے مرتبہ بلند ہوتا ہے۔ نیز فرمایا جس کو اس حال میں موت آئے کہ اس میں تین باتیں نہ ہوں جنت میں داخل ہوگا (۱) تکبر (۲) خیانت (۳) قرضہ

Marfat.com

غصّہ

ابو امامہ باہلی رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرمایا کہ جو شخص غصہ پر عمل کرنے کی قدرت کے باوجود اس کو ضبط کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت میں کامل رضامندی عطا فرمائے گا۔

انجیل میں ہے۔ اے ابنِ آدم اپنے غصہ کے وقت مجھ کو یاد کر میں اپنے غصہ کے وقت تجھ کو یاد کروں گا۔ میری مدد کے ساتھ راضی ہو جا کیونکہ تیرے حق میں میری مدد تیری مدد سے بہتر ہے۔

نفس کی خاطر کسی کو سزا دینا درست نہیں

عمر بن عبدالعزیز رضؓ نے ایک شرابی کو سزا دینے کے لیے پکڑا۔ وہ گالی بکنے لگا۔ فوراً چھوڑ دیا۔ کسی نے عرض کیا۔ اس کے گالی بکنے کی وجہ سے آپ نے اس کو چھوڑ دیا؟ فرمایا۔ اس کے گالی دینے سے مجھے غصہ آ گیا۔ اگر اس حالت میں سزا دیتا تو یہ نفس کی خاطر ہوتی۔ میں کسی مسلمان کو اپنے نفس کی خاطر سزا دینا پسند نہیں کرتا۔

غلطی کو معاف کرنا اللہ کو پسند ہے

میمون بن مہران ؒ کے کپڑوں پر ان کی باندی سے شوربا گر گیا۔ غصہ میں باندی کو سزا دینے کا ارادہ کیا۔ باندی نے قرآن کی یہ آیت پڑھی۔

وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ — وہ غصہ کو ضبط کرنے والے ہیں۔

یہ سنتے ہی غصہ فرو ہو گیا۔ باندی نے جرأت کر کے آیت کا اگلا جزو پڑھ سنایا۔

وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ — اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں

فرمایا۔ میں نے تجھ کو معاف کیا۔ باندی کو مزید ہمت ہوئی اور آیت کا آخری جزو بھی سنا دیا۔

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ — اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

فرمایا۔ میں نے تجھ کو اللہ کے لیے آزاد کیا۔

Marfat.com

تین چیزوں کے بغیر ایمان کی حلاوت نہیں ملتی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے اندر تین خصلتیں نہیں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت نہیں پا سکتا۔

۱۔ حلم (بردباری) جس کے ذریعہ جاہل کی جہالت کو رفع کر سکے۔
۲۔ تقویٰ (پرہیزگاری) جس کے ذریعہ حرام سے بچ سکے۔
۳۔ حسنِ خلق، جس کے ذریعہ لوگوں کی مدارات کرے۔

شیطان کو غصہ دلانے کا واقعہ

کسی بزرگ کے پاس ایک گھوڑا تھا جو ان کو بہت پسند تھا۔ ایک روز اس کو تین پیروں پر کھڑا دیکھ کر غلام سے معلوم کیا۔ یہ کس کی حرکت ہے؟ غلام نے کہا۔ میری۔ فرمایا۔ کیوں؟ غلام کہنے لگا۔ اس کے ذریعہ آپ کو غصہ دلانا مقصود ہے۔

فرمایا۔ اچھا! جس نے تجھے اس شرارت پر آمادہ کیا ہے میں اسی کو غصہ دلا کر رہوں گا (یعنی شیطان کو) جا تو آزاد ہے اور یہ گھوڑا بھی تیرا ہے۔

شیطان کے گمراہ کرنے کا عجیب واقعہ

بنی اسرائیل کے کسی بزرگ کو شیطان نے بارہا گمراہ کرنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ ایک روز وہ بزرگ کسی ضرورت سے باہر جانے لگے شیطان بھی ساتھ ہو لیا۔ اور راستہ میں شہوت و غضب کے مختلف ہتھکنڈے استعمال کیے۔ کبھی ڈرانے دھمکانے کی صورت اختیار کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔

وہ ایک جگہ بیٹھے تھے کہ پہاڑ سے ایک بڑا سا پتھر ان کی جانب لڑھکایا پتھر کو گرتے دیکھ کر وہ اللہ کے ذکر میں لگ گئے، پتھر دوسری جانب جا گرا۔ پھر شیطان نے شیر اور بھیڑیے کی شکل میں ان کو ڈرانے کی ناکام کوشش کی۔ ایک دفعہ وہ نماز میں مشغول تھے کہ سانپ بن کر سر سے پیر تک لپٹنے لگا سجدہ کی جگہ منہ پھیلا کر بیٹھ گیا۔ وہ بزرگ اس سے بھی متاثر نہیں ہوئے۔

اب شیطان بالکل مایوس ہو کر کہنے لگا۔ میں نے آپ کو گمراہ کرنے کی تمام تدبیریں کر ڈالیں لیکن سب بے کار ثابت ہوئی۔ اس لیے اب میں نے دوستی کا ارادہ اور آپ کو کبھی نہ بہکانے کا فیصلہ کیا ہے، آپ بھی دوستی کا ہاتھ بڑھائیے۔

Marfat.com

فرمایا۔ کم بخت! یہ بھی تیری آخری چال ہے مجھے تیری دوستی کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔

اب شیطان بالکل مایوس ہوگیا تھا اس لیے کھل کر سامنے آگیا اور کہنے لگا۔ آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں انسان کو کس طرح گمراہ کرتا ہوں۔

ضرور بتا ۔ ان بزرگ نے کہا۔

کہا۔ تین چیزوں کے ذریعہ (۱) بخل (۲) حسد (۳) نشہ

جب انسان میں بخل پیدا ہوجاتا ہے تو وہ مال جمع کرنے اور خرچ نہ کرنے کی جانب مائل ہوکر دوسروں کی حق تلفی اور ان کا مال چھیننے کی فکر میں لگ جاتا ہے۔

حاسد ہمارے ہاتھ میں اس طرح کھلونا بنا رہتا ہے جس طرح بچوں کے ہاتھ میں گیند، ہم اس کی عبادت و ریاضت کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے، اگر وہ اپنی دعا کے ذریعہ مردوں کو زندہ بھی کرنے لگے تب بھی ہم مایوس نہیں ہوتے اور ایک اشارہ میں اس کی ساری ریاضت کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔

جب انسان نشہ میں مست ہوتا ہے تو بکری کی طرح ہم اس کا کان پکڑ کر ہر برائی کی طرف بآسانی لے جاتے ہیں۔

ابلیس نے یہ بھی کہا کہ غصہ کی حالت میں انسان شیطان کی گیند بن جاتا ہے جس طرح بچے گیند کو ادھر اُدھر اچھال کر خوش ہوتے ہیں، شیطان بھی انسان کے ساتھ یہی معاملہ کرتا ہے۔

انسان کو چاہیئے کہ غصہ کی حالت میں صبر و ضبط سے کام لے تاکہ شیطان کا کھلونا نہ بنے۔

حضرت موسیٰؑ اور ابلیس

حضرت موسیٰؑ کے پاس ابلیس آیا اور کہنے لگا۔ آپ اللہ کے منتخب رسول ہیں آپ کو اللہ سے شرف ہم کلامی حاصل ہے، میں توبہ کرنا چاہتا ہوں، آپ اللہ رب العزت سے توبہ کی قبولیت کے لیے سفارش کردیں۔

حضرت موسیٰؑ خوشی سے پھولے نہ سمائے کہ اگر ابلیس نے توبہ کرلی تو گناہوں کا جھگڑا ہی ختم ہوجائے گا۔ وضو کرکے نماز پڑھی اور دعا میں مشغول ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ موسیٰ ابلیس جھوٹا ہے اور آپ کو دھوکہ دینا چاہتا ہے۔

Marfat.com

اگر اس کا امتحان ہی کرنا چاہتے ہو تو اس سے کہو کہ وہ آدمؑ کی قبر کو سجدہ کر لے ہم اس کی توبہ قبول کر لیں گے۔

موسیٰؑ نہایت خوش تھے کہ اس ہلکی سی شرط کو ابلیس قبول کر ہی لے گا۔ چنانچہ ابلیس کو اللہ کا پیغام سنایا۔ وہ یہ سنکر آگ بگولا ہو گیا اور کہنے لگا۔ جن کو زندگی میں سجدہ نہ کیا اب مرنے کے بعد ان کو سجدہ کروں گا؟ لیکن موسیٰ آپ نے سفارش کر کے مجھ پر احسان فرمایا ہے اس لیے اس کے شکریہ میں تین باتیں آپ کو بتاتا ہوں۔

تین حالتوں میں مجھ سے چوکنا رہیئے گا۔

(۱) میں غصہ کی حالت میں انسان کے قلب میں موجود اور خون کی طرح رگوں میں دوڑتا رہتا ہوں۔

(۲) میدانِ جہاد میں مجاہد کے دل کو بیوی بچوں اور مال کی جانب مائل کرتا ہوں تاکہ ان کی محبت میدان جہاد سے فرار پر آمادہ کر دے۔

نوٹ: دین سیکھنے اور پھیلانے کے لیے جب آدمی گھر سے نکلتا ہے اس وقت بھی شیطان اسی طرح کے وسوسے دل میں ڈال کر بزدل بناتا اور اس کام سے حتی الامکان روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسے وقت انسان بلند عزم و ہمت ہی کے ذریعہ شیطان کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ (مرتب)

(۳) جب کوئی مرد غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو میں دونوں کی جانب ہر ایک کا قاصد بن کر دونوں کے دل ایک دوسرے کی جانب مائل کرنے کی کوشش میں مصروف رہتا ہوں اس وقت تک جب تک کہ دونوں برائی میں ملوث نہ ہو جائیں۔ اللّٰھم احفظنا منہ

حضرت لقمانؑ کی نصیحت

حضرت لقمانؑ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا۔ بیٹا، تین آدمی تین ہی موقعوں پر پہچانے جاتے ہیں۔ (۱) حلیم (بردبار) غصہ کے وقت (۲) بہادر لڑائی کے وقت (۳) دوست غربت کے وقت۔

Marfat.com

ایک تابعی رض کے سامنے کسی نے ان کی تعریف کی۔ فرمایا۔ کیا تو نے مجھے آزمایا ہے۔ غصہ کے وقت بردبار، سفر میں بااخلاق، امانت کے وقت دیانت دار پایا ہے۔ عرض کیا۔ نہیں! فرمایا۔ پھر تو نے بغیر آزمائے میری تعریف کیوں کی۔ کسی کی تعریف اس وقت تک ہرگز نہیں کرنی چاہیئے جب تک اس کو ان تین باتوں میں نہ آزمالیا جائے۔ اس کے بعد فرمایا۔ تین خصلتیں اہل جنت کی ہیں جو صرف شرفا میں پائی جاتی ہیں

(۱) ظالم کو معاف کرنا (۲) محروم کرنے والے کو دینا (۳) برائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کرنا۔

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ — معاف کرنے کی عادت بناؤ بھلائی کا
وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ؕ — حکم کرتے رہو جاہلوں سے اعراض کرو

جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل ؑ سے اس کی وضاحت چاہی، جبرئیل ؑ نے اللہ سے دریافت کرکے جواب دیا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کا حکم یہ ہے کہ جو رشتہ توڑے آپ اس سے جوڑ پیدا کریں، محروم کرنے والے کو عطا کریں، ظلم کرنے والے کو معاف کریں۔

مظلوم کا صبر اور فرشتہ کی مدد

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک شخص ابوبکر رض کو گالی دے رہا تھا۔ دونوں خاموشی سے سنتے رہے۔ جب وہ شخص گالی دے کر خاموش ہوا، تو ابوبکر رض جواب دینے لگے۔ ابوبکر رض کے جواب دینے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً اٹھ کر چلے گئے اور ابوبکر رض کے دریافت کرنے پر فرمایا۔ جب تک تم خاموش تھے تمھاری طرف سے ایک فرشتہ جواب دے رہا تھا تمھارے بولتے ہی وہ فرشتہ چلا گیا اور اس کی جگہ شیطان آگیا اس لیے میں اٹھ کر چلا گیا۔ اس کے بعد فرمایا۔ تین چیزیں یقینی ہیں۔

۱۔ اگر مظلوم اللہ کی رضا کے لیے ظالم کو معاف کر دے تو اس سے مظلوم کی عزت بڑھے گی۔
۲۔ جو مال کے لالچ میں اپنے پر سوال کا دروازہ کھولتا ہے وہ ہمیشہ کے لیے فقیر بنا دیا جاتا ہے۔
۳۔ جو اللہ کی خوشنودی کے لیے عطا و بخشش کرتا رہتا ہے اللہ اس کے مال میں اضافہ فرماتا ہے۔

Marfat.com

جوامع الکلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر چیز کے لیے ایک شرف ہوتا ہے مجلس کا شرف یہ ہے کہ اس کا رخ قبلہ کی جانب ہو اور اس میں ہونے والی گفتگو کو امانت سمجھا جائے۔

- سونے والے اور باتیں کرنے والے کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔
- سانپ بچھو کو دیکھتے ہی مار دو اگرچہ نماز پڑھ رہے ہو۔
- دیواروں پر پردے نہ لٹکاؤ۔
- جو شخص (بلا اجازت) اپنے بھائی کے خط کو پڑھتا ہے وہ دوزخ میں جھانکتا ہے۔
- جو سب سے زیادہ قوی و بہادر بننا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ اللہ پر توکل کرے۔
- جو سب سے زیادہ شریف بننا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ اللہ سے ڈرے۔
- جو سب سے زیادہ غنی (بے نیاز) بننے کا خواہش مند ہو اس کو چاہیئے کہ اپنے پاس موجود شے کے مقابلہ میں اس پر زیادہ بھروسہ کرے جو اللہ کے پاس ہے۔
- فرمایا۔ سب سے زیادہ برا وہ شخص ہے جو خود کھائے دوسروں کو نہ کھلائے اور خادم کو مارے۔
- اور اس سے بھی زیادہ برا وہ ہے جس سے لوگوں کو نفرت ہو اور اس کو دوسروں سے نفرت ہو۔
- اور اس سے زیادہ برا وہ ہے جو گرتے کو نہ پکڑے، معذرت کو قبول اور لوگوں کی غلطیوں کو معاف نہ کرے۔
- اور اس سے بھی زیادہ برا وہ ہے جس سے بھلائی کی توقع نہ ہو اور لوگ اس کے شر سے محفوظ نہ ہوں۔

زہد کی چار قسمیں

کسی بزرگ نے فرمایا۔ زہد کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ دنیا و آخرت کے معاملہ میں اللہ کے وعدہ پر مکمل بھروسہ ہو۔
۲۔ آدمی کی نظر میں تعریف و برائی یکساں ہو (یعنی لوگوں کے تعریف کرنے سے خوشی اور برائی کرنے سے تنگ دل نہ ہو اس سے بالکل بے نیاز ہو جائے)

Marfat.com

۳۔ ہر عمل میں کامل اخلاص ہو۔
۴۔ ظالم سے اعراض کرے۔ غلام و باندی پر غصہ نہ ہو۔ بردبار اور صابر بن جائے۔

حضرت ابو درداءؓ کی نصیحت

حضرت ابو درداءؓ سے کسی نے عرض کیا۔ مجھے کوئی مفید و کارآمد نصیحت فرمائیے۔ فرمایا۔ چند باتیں بتاتا ہوں جو شخص بھی ان پر عمل کرے گا بلند مقام پائے گا۔
(۱) ہمیشہ حلال وطیب روزی کھاؤ (۲) اللہ سے ایک ایک دن کی روزی طلب کرو (۳) خود کو ہر وقت مردہ سمجھو (۴) اپنی آبرو اللہ کے حوالہ کر دو (۵) کوئی گناہ ہو جائے تو توبہ و استغفار میں جلدی کرو (چاہے چھوٹا گناہ ہو)

طاقت کا موازنہ

مجاہدؒ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لے جا رہے تھے راستہ میں کچھ لوگ وزنی پتھر اٹھا کر اپنی طاقت کا موازنہ و مقابلہ کر رہے تھے۔ فرمایا۔ اس پتھر سے بھی زیادہ وزنی ایک چیز ہے جہاں طاقت کا موازنہ بہتر ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا۔ وہ کیا ہے۔

فرمایا۔ دو بھائیوں میں کسی بنیاد پر عداوت و دشمنی ہو جائے اور دونوں پر شیطان غالب آجائے۔ اس وقت ایک بھائی (عارضی عزت و ذلت کی پرواہ کیے بغیر صرف اللہ کی رضا کے لیے) دوسرے بھائی کے پاس جا کر صلح صفائی کر لے (چاہے اس کے لیے معافی مانگنی پڑے)

یا کسی شخص کو سخت غصہ ہو (تو غصہ کے تقاضہ پر عمل کی قدرت کے باوجود) وہ اللہ کے لیے صبر کرے (یہ ہے طاقت کے مظاہرہ کی اصل جگہ)

ظالم کے لیے بددعا نہ کرو

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ جس نے ظالم کے لیے بددعا کی، اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غمگین اور ابلیس لعین کو خوش کیا اور جس نے ظالم کو معاف کر دیا اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش اور شیطان مردود کو غمگین کیا۔

Marfat.com

انسانیت کی تعریف

احنف بن قیسؒ سے کسی نے معلوم کیا۔ انسانیت کیا ہے ؟
فرمایا۔ دولت و ثروت کے ہوتے ہوئے تواضع کرنا۔ بدلہ لینے کی قدرت کے باوجود معاف کرنا۔ بلا احسان جتائے لوگوں کی مدد کرنا۔ غصہ کے وقت عجلت کے بجائے صبر سے کام لینا۔

صبر میں تین فائدے اور عجلت میں تین نقصان ہیں۔

صبر کے تین فائدے۔ (۱) صبر کے نتیجہ میں مسرت و خوشی حاصل ہوتی ہے (۲) سب لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں (۳) اللہ کے یہاں بہترین اجر ملتا ہے۔

عجلت کے تین نقصان۔ (۱) عجلت کی وجہ سے ندامت و شرمندگی ہوتی ہے (۲) سب لوگ اس پر لعنت و ملامت کرتے ہیں (۳) اللہ کے یہاں بدترین سزا ملتی ہے۔

اَلْحِلْمُ اَوَّلُہٗ مُرٌّ مَذَاقَتُہٗ	ابتداءً صبر کا ذائقہ نہایت کڑوا ہوتا ہے لیکن
لٰکِنَّ اٰخِرَہٗ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ	اس کا نتیجہ شہد سے زیادہ میٹھا ہوتا ہے

Marfat.com

زبان

ہشام بن عمرؓ کے واسطہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص غلام کو طمانچہ مارے اس کا کفارہ غلام کو آزاد کرنا ہے، جو اپنی زبان کی حفاظت کرے گا اس کو عذاب سے نجات دی جائے گی۔ جو اللہ سے معذرت کرے گا اس کی معذرت قبول کی جائے گی۔ مومن کو چاہیے کہ پڑوسی اور مہمان کا اکرام کرے۔ بھلائی کی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔

مومن کی چار صفات

انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار باتیں صرف مومن کے اندر پائی جاتی ہیں۔

(۱) خاموشی (۲) تواضع (۳) ذکر اللہ (۴) قلتِ شر

بلند مقام

حکیم لقمانؒ سے کسی نے دریافت کیا۔ آپ کو یہ بلند مقام کس طرح حاصل ہوا فرمایا۔ سچائی۔ امانت داری اور لایعنی (فضول) باتوں کے ترک کرنے سے۔

چار بادشاہوں کے مقولے

ابو بکر بن عیاشؒ نے فرمایا۔ چار بادشاہوں نے اپنے اپنے زمانہ میں بالکل یکساں باتیں کہیں۔

۱۔ کسریٰ: میں نہ بولنے پر کبھی نادم نہیں ہوا، بولنے پر اکثر نادم ہوا۔

۲۔ شاہِ چین: جب تک میں نے بات نہ کہی اس وقت تک میں اس کا مالک ہوا اور کہنے کے بعد اس کا مالک تو ہے۔

۳۔ قیصر (شاہِ روم): جو بات میں نے کہی نہیں اس کے لوٹانے پر زیادہ قادر

Marfat.com

ہوں بمقابلہ اس کے جو کہدی۔

۴۔ **شاہِ ھنل** : وہ شخص قابل تعجب ہے جو (عجلت کے ساتھ) اپنی بات کہدے کیونکہ اگر وہ بات پھیل گئی تو نقصان ہوگا نہ پھیلی تو فائدہ کچھ نہیں۔

دنیا کا محاسبہ آسان ہے

ہر مسلمان کو چاہیے کہ آخرت کے محاسبہ سے پہلے دنیا ہی میں اپنا محاسبہ کرلے۔ کیونکہ دنیا کا محاسبہ آخرت کے محاسبہ سے بہت سہل ہے نیز دنیا میں زبان کی حفاظت کرلینا آخرت کی ندامت سے آسان ہے۔

ایک بزرگ نے بیس سال تک غلط بات نہیں کہی

ایک صاحب کا بیان ہے کہ میں بیس سال تک ربیع بن خیثمؒ کی خدمت میں رہا اس عرصہ میں ایک مرتبہ بھی ان کی زبان سے قابل اعتراض بات نہیں نکلی۔

حضرت حسین رضؓ کی شہادت کے موقع پر خیال ہوا کہ وہ اس وقت کچھ زیادہ بات کریں گے۔ چنانچہ میں نے ان کو سانحہ کی اطلاع دی۔ سنکر آسمان کی جانب نگاہ اٹھائی اور یہ آیت پڑھی۔

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ	اے اللہ آسمان وزمین کے پیدا کرنے
الْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَ	والے حاضر و غائب کے جاننے والے
الشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ	تیرے بندے جس بات میں اختلاف
عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝	کررہے ہیں ان کے درمیان تو ہی فیصلہ کرے گا۔

جاہل کی چھ علامتیں

کسی عقلمند کا مقولہ ہے کہ جاہل چھ باتوں سے پہچانا جاتا ہے۔

۱۔ بے موقع غصہ (جاہل آدمی۔ انسان ، جانور بلکہ بے جان چیز پر بھی غصہ کرتا ہے)

۲۔ غیر مفید گفتگو (سمجھدار آدمی کبھی فضول باتیں نہیں کرتا، یہ صرف جاہل کا کام ہے)

۳۔ بے موقع دینا (کسی کو کچھ دینا جس سے آخروی یا دنیوی فائدہ نہ ہو جہالت ہے)

۴۔ ہر ایک سے راز کھول دینا (راز کی بات ہر کسی سے کہدینا نقصان سے خالی نہیں)

Marfat.com

۵۔ ہر کسی پر بھروسہ کر لینا (ہر کسی پر بھروسہ کرنے والا ہمیشہ پچھتاتا ہے)
۶۔ دوست و دشمن کی تمیز نہ کرنا (لباسِ خضر میں سیکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں۔ دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر' سب سے اہم اور بڑا دشمن ابلیس ہے اگر اس کو پہچاننے اور اس سے بچنے کی کوشش نہیں کی گئی تو ہلاکت یقینی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقولہ

عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ ذکر اللہ کے علاوہ ہر کلام لغو ہے۔ غور و فکر کے بغیر ہر خاموشی غفلت ہے۔ عبرت کے بغیر ہر نظر لہو و لعب ہے۔

مبارک ہیں وہ بندے جن کا کلام ذکر اللہ' جن کی خاموشی فکرِ (آخرت) اور جن کی نظرِ عبرت ہے۔

مومن بولتا کم اور کرتا زیادہ ہے۔ منافق کرتا کم ہے اور بولتا زیادہ ہے۔

زیادہ ہنسنے کی برائی

حضرت عیسیٰ ع نے حوارین سے فرمایا۔ اے وہ لوگو جو زمین میں بمنزلہ نمک کے ہو تم نہ بگڑ جانا۔ خراب شدہ چیز کی اصلاح نمک کے ذریعہ کی جاتی ہے' نمک خراب ہو جائے تو اس کی اصلاح ناممکن ہے۔

علم سکھانے کی اجرت نہ لینا مگر وہی جو تم نے مجھے دی۔

یاد رکھو تمہارے اندر جہالت کی دو عادتیں ہیں۔ قہقہہ مار کر ہنسنا اور دن کے اول حصہ میں سونا (بشرطیکہ رات کو نہ جاگا ہو)

تشریح: "تم زمین میں بمنزلہ نمک کے ہو" اس سے علماء مراد ہیں۔ عوام میں گمراہی و بگاڑ پیدا ہو جائے تو علماء ہی ان کی اصلاح کرتے اور کفر و شرک اور معاصیات کی دلدل سے نکال کر اسلام کے سیدھے راستہ پر لاتے ہیں اگر علماء ہی بگڑ جائیں ان میں ہوائے نفس' دنیا پرستی' اقتدار کے لیے سرکشی' بغض و حسد جیسی خطرناک بیماریاں پیدا ہو جائیں تو ان کی اصلاح کون کرے اور عوام کس کی اقتدا کریں۔

"علم سکھانے پر اجرت نہ لینا" انبیاء علیہم السلام نے تعلیم و تبلیغ کا کام صرف اللہ کی رضا کے لیے کیا اس پر کسی طرح کی اجرت نہیں لی۔

قُلْ لَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا — آپ کہہ دیجیے میں اس کام پر تم سے اجرت

Marfat.com

اِنْ اَجْرِیَ اِلاَّ عَلَی اللّٰہِ ط   نہیں مانگتا میری اجرت اللہ کے ذمہ ہے

علمائے کرام، انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں ان کو بھی تعلیم و تبلیغ کا کام حصول دنیا کے لیے نہیں بلکہ صرف رضائے الٰہی کے لیے کرنا چاہیئے۔ دینی تعلیم پر اجرت لینا بلاشبہ جائز ہے۔ مگر اس بات کی افضلیت سے کون انکار کرے گا کہ عالم، دین کی خدمت اللہ کے لیے کرے اور معاش کا انتظام علیحدہ سے کرے متقدمین بزرگوں اور علماء کا یہی دستور رہا ہے۔ دینی تعلیم پر متاخرین نے ضرورتاً اجرت کو جائز قرار دیا ہے۔

"قہقہہ لگا کر ہنسنا" مکروہ ہے اور جاہل و بے وقوف لوگوں کی عادت ہے۔

"دن کے اول حصہ میں سونا" حماقت ہے اگر رات کو نہ جاگا ہو۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دن کے اول حصہ میں سونا حماقت، دوپہر میں سونا اچھی عادت، اور آخری حصہ میں سونا جہالت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مسجد کے پاس سے گذرے دیکھا کہ کچھ لوگ اس میں بیٹھے دنیا کی باتیں کر رہے اور زور زور سے ہنس رہے ہیں۔ سلام کے بعد آپ نے فرمایا۔ لوگو! موت کو یاد کرو۔ یہ کہہ کر آپ تشریف لے گئے۔ دوبارہ ادھر سے گذرے تو ان لوگوں کو اسی حال میں دیکھ کر فرمایا۔ خدا کی قسم اگر تم کو وہ باتیں معلوم ہو جائیں جو میرے علم میں ہیں تو ہنسنا بہت کم کر دو اور کثرت سے رونے لگو۔ اتفاق سے تیسری مرتبہ بھی آپ نے ان کو اسی حال میں پایا۔ فرمایا۔ اسلام شروع میں غریب (اجنبی) تھا اور آخر میں بھی غریب ہو جائے گا پس غرباء کے لیے خوشخبری ہے۔ لوگوں نے معلوم کیا۔ غرباء کون ہیں؟ فرمایا۔ جو امت کے فساد کے وقت دین پر قایم رہیں۔

نصیحتِ خضرؑ

موسیٰ علیہ السلام، خضرؑ سے جدا ہونے لگے تو فرمایا۔ کچھ نصیحت کر دیجئے۔ فرمایا۔ موسیٰ کسی کے سامنے لجاجت نہ کرنا۔ بلا ضرورت ہرگز کہیں نہ جانا۔ تعجب خیز بات کے علاوہ کبھی نہ ہنسنا۔ خطا کار کو اس کی خطا پر عار نہ دلانا ورنہ وہ آپ کی خطا پر مطعون کرے گا۔

Marfat.com

عوف بن عبداللہ رضی سے روایت ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کبھی زور سے نہ ہنستے تھے بلکہ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے نیز ہر کسی کی جانب پورے چہرہ کے ساتھ ہی متوجہ ہوتے تھے۔

حسن بصریؒ کا مقولہ

حضرت حسن بصریؒ فرمایا کرتے تھے۔ زور زور سے ہنسنے والے پر تعجب ہے جبکہ اس کے پیچھے جہنم ہے۔ خوش ہونے والے پر بھی تعجب ہے جبکہ اس کے پیچھے موت ہے۔

ایک نوجوان کو ہنستے دیکھ کر فرمایا۔ بیٹا! تو پل صراط سے گذر چکا ہے ؟ کیا تجھے اپنے بارے معلوم ہو چکا ہے کہ جنت میں جائے گا یا جہنم میں ؟ کہا۔ نہیں! فرمایا۔ پھر یہ ہنسی کیسی ؟ اس کے بعد کبھی اس لڑکے کو ہنستے ہوئے نہ دیکھا گیا۔

چار باتیں ہنسنے نہیں دیتیں

یحییٰ بن معاذ رازیؒ نے فرمایا۔ چار باتیں انسان کو ہنسنے اور خوش ہونے سے روکتی ہیں ۱۔ فکر آخرت۔ ۲۔ روزی کمانے کا مشغلہ۔ ۳۔ گناہوں کا غم۔ ۴۔ مصیبتوں میں مبتلا رہنا۔

تین چیزیں قلب کو سخت کر دیتی ہیں

کسی نے کہا ہے۔ تین چیزیں قلب کو سخت کر دیتی ہیں۔ (۱) بلا تعجب خیز بات کے ہنسنا (۲) بغیر بھوک کے کھانا (۳) بلا ضرورت بات کرنا۔

ہنسنا ہنسانا بربادی کا سبب ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کے لیے ہلاکت و بربادی ہے، جو جھوٹی باتیں بنا کر دوسروں کو ہنسائے۔

ابراہیم نخعیؒ نے فرمایا۔ جب کوئی شخص لوگوں کو ہنسانے کے لیے کوئی بات کہتا ہے تو اس سے کہنے اور سننے والوں دونوں کا دل سخت ہو جاتا ہے۔ اور جب کوئی شخص اللہ کی خوشنودی کے لیے کوئی بات کہتا ہے تو اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے جس سے مجلس کے تمام افراد منتفع ہوتے ہیں۔

Marfat.com

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضؓ سے فرمایا۔ ابوہریرہ! متقی بن ج
تمہارا شمار سب سے زیادہ عبادت کرنے والوں میں ہوگا۔ قانع بن جاؤ، سب سے ز
شکرگذار مانے جاؤ گے۔ جو اپنے لیے پسند ہو اسی کو دوسروں کے لیے پسند کرو، موم
بن جاؤ گے۔ پڑوسیوں کے ساتھ بہتر سلوک کرو، مسلمان بن جاؤ گے۔ کم ہنسا کر
زیادہ ہنسنا قلب کو مردہ کر دیتا ہے۔

احنف بن قیسؒ سے حضرت عمرؓ نے فرمایا۔

جو زیادہ ہنستا ہے	اس کی ہیبت کم ہوجاتی ہے۔
جو مذاق کرتا ہے	وہ حقیر ہوجاتا ہے
جو جس کام کو زیادہ کرتا ہے	اسی کے ساتھ مشہور ہوجاتا ہے
جو باتیں زیادہ کرتا ہے	وہ ذلیل و بدنام ہوجاتا ہے
جو بدنام ہوجاتا ہے	وہ بے غیرت ہوجاتا ہے
جو بے حیا ہوجاتا ہے	اس کا تقوی کم ہوجاتا ہے
جس کا تقوی کم ہوجاتا ہے	اس کا دل مردہ ہوجاتا ہے
جس کا دل مر جائے	اس کے لیے جہنم کی آگ ہی مناسب ہے

امام ابواللیثؒ نے فرمایا۔ زیادہ اور زور سے ہنسنے سے پرہیز کرو۔
زیادہ ہنسنے میں آٹھ آفتیں ہیں۔

۱۔ علماء اور عقلا اس کی مذمت کرتے ہیں۔
۲۔ جاہل بے وقوف اس پر جری ہوجاتے ہیں۔
۳۔ ہنسنے سے جہالت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (اگر وہ جاہل ہے)
علم کم ہوجاتا ہے۔ (اگر وہ عالم ہے)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عالم ہنستا ہے تو اس کے علم کا ایک حصہ کم
۴۔ ہنسی، ماضی کے گناہوں کو فراموش کر دیتی ہے۔
۵۔ مستقبل میں گناہوں پر جری کرتی ہے۔
۶۔ زیادہ ہنسنے سے آدمی موت کو بھول جاتا ہے۔
۷۔ اس کے ہنسنے پر دوسرے لوگ ہنستے ہیں، ان سب کا گناہ اسی پر رہتا ہے۔
۸۔ دنیا میں ہنسنے سے آخرت میں بہت رونا پڑے گا۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْهُ وَمِنْ كُلِّ الْمَعَاصِي

اے اللہ ہنسنے اور تمام گناہوں سے ہماری حفاظت فرما

Marfat.com

حرص و طمع

علم کی اہمیت اور حرص کی مذمت

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے) ایک مرتبہ فرمایا۔ مجھے علم بہت جلد ختم ہوتا نظر آرہا ہے کیوں کہ علماء اٹھتے جارہے ہیں اور لوگوں میں علم کا شوق کم ہو رہا ہے۔ علم حاصل کرو اس سے پہلے کہ علم والوں کے انتقال کے ساتھ علم اٹھا لیا جائے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمھارے اندر اس چیز کی حرص و فکر پیدا ہو گئی جس کی ذمہ داری اللہ نے لی ہے۔ (یعنی رزق) اور جس کی ذمہ داری تم پر ہے اس سے قطعاً غافل ہو۔ (یعنی علم و عمل)

حرص کی تقسیم

حرص یعنی لالچ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مذموم (۲) غیر مذموم

حرص مذموم (یعنی بُرا لالچ) یہ ہے کہ آدمی فخر و غرور اور مالدار بننے کی خواہش سے ہر وقت مال جمع کرنے کی طرف اس طرح مائل ہو جائے کہ اُس کی نظر سے احکام خداوندی فراموش ہو جائیں اور وہ حلال و حرام تک کی تمیز ختم کردے۔ (اللہ ہم سب کو بچائے) آمین

حرص غیر مذموم (یعنی ایسا لالچ جو بُرا نہیں ہے) یہ ہے کہ آدمی اپنی اور بیوی بچوں کی زندگی گزارنے کی نیت سے حلال روزی کی فکر کرے اس طرح پر کہ اللہ اور رسول کی اطاعت میں بال برابر فرق نہ آئے۔

Marfat.com

حضرت عمر رضؓ کی زندگی کا ایک نمونہ

حضرت عمر رضؓ کی صاحبزادی ام المؤمنین حضرت حفصہ رضؓ نے ایک مرتبہ والد محترم سے عرض کیا۔ اباجان اب حالات کچھ سدھر گئے پہلی جیسی عسرت و تنگی نہیں رہی۔ کیا اچھا ہو کہ اب کھانے پہننے کے معیار کو کچھ بلند کرلیا جائے۔ فرمایا اچھا تجھ ہی سے اس کا فیصلہ کراتا ہوں۔ اس کے بعد مسلسل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا تذکرہ فرماتے رہے اور حضرت حفصہ رضؓ سے باربار سوال فرماتے رہے کہ تو ہی بتا تیری زندگی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیسی گزری؟ اس بات کو اتنا دُہرایا کہ حضرت حفصہ رضؓ رونے لگیں۔ تب فرمایا کہ مجھ سے پہلے میرے دو ساتھی ایک خاص طرز کی زندگی گزار کر چلے گئے۔ خدا کی قسم میں ان کے نقش قدم پر چل کر ان کی جیسی صابرانہ زندگی بسر کروں گا تاکہ آخرت میں ان جیسی عمدہ اور عیش والی زندگی پاسکوں۔

مال کا مقصد

حضرت مسروق رضؓ نے حضرت عائشہ رضؓ سے معلوم کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں زیادہ تر کس بات کا تذکرہ فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا۔ آپ اکثر یہ فرمایا کرتے تھے کہ انسان کے پاس اگر سونے کی دو وادی (جنگل) ہوں تو بھی اس کا جی نہیں بھر سکتا۔

بلکہ تیسری وادی کی تمنا کرے گا۔ انسان کا پیٹ سوائے مٹی کے اور کوئی چیز نہیں بھرتی (یعنی مرنے کے بعد ہی سلسلۂ آرزو ختم ہوتا ہے) پھر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے اور یہ مال اللہ نے اس لیے دیا ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ کی اطاعت پر قوت حاصل کی جائے اور اس میں سے زکوٰۃ دی جائے۔

لالچ مرتے وقت تک باقی رہتا ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان کی ہر چیز (اُس کی عمر کے ساتھ ساتھ) کمزور ہوتی جاتی ہے سوائے دو چیزوں کے (۱) لالچ (۲) آرزو (جو بجائے کم ہونے کے بڑھتی رہتی ہے)

Marfat.com

حضرت علی رضؓ کا فرمان حق

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ لوگو! مجھے تمھارے بارے میں سب سے زیادہ خطرہ دو چیزوں سے ہے (۱) لمبی لمبی امیدیں (۲) نفسانی خواہشات کی پیروی۔ سنو، طویل امیدیں اور آرزوئیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں اور خواہشات کی پیروی گمراہ کر دیتی ہے۔

تین آدمی، تین باتیں اور تین حالتیں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں گارنٹی سے کہتا ہوں کہ تین آدمیوں میں تین باتوں کی وجہ سے تین حالتیں ضرور پیدا ہو کر رہیں گی۔ (۱) دنیا پر اوندھے منہ گرنے والا (۲) دنیا کا انتہائی حریص (لالچی) (۳) دنیا کے مال میں بخل کرنے والا ــــــ ان تین صفات کے حامل لوگوں میں یہ تین حالتیں ضرور ظاہر ہوں گی ــــــ (۱) ایسی محتاجی جس کے بعد مالداری نصیب نہ ہو۔ (۲) ایسی مشغولیت جس میں قطعاً فرصت و فراغت نہ ہو۔ (۳) ایسا غم جس میں خوشی کی جھلک تک نہ ہو۔ (یا اللہ ہم سب کی اس سے حفاظت فرما)

بلا ضرورت مکان بنانا

حضرت ابو درداء رضؓ نے اہل حمص سے ایک مرتبہ فرمایا۔ تم لوگوں کو غیرت نہیں آتی ایسے مکان بناتے ہو جن میں رہتے نہیں (غالباً ضرورت سے فاضل مراد ہیں، یا یہ کہ مرنے کے بعد چھوڑ جاتے ہو) اور ایسی چیزوں کی آرزو کرتے ہو جن کو پا نہیں سکتے اور وہ مال جمع کرتے ہو جس کو کھاتے نہیں (بلکہ موت تمھاری آرزوؤں کو پامال اور مال کو تقسیم کر دیتی ہے) تم سے پہلے لوگوں نے بڑی مضبوط عمارتیں بنائیں، بہت سا مال جمع کیا اور بہت لمبی لمبی امیدیں باندھیں لیکن ان کے مکانات قبرستان بن گئے۔ ان کی امیدیں دھوکہ و فریب ثابت ہوئیں۔ ان کا مال ضائع و برباد ہو گیا۔

Marfat.com

حضرت عمرؓ کو حضرت علیؓ کی نصیحت

حضرت علی رضؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا۔ اگر آپ اپنے دونوں ساتھیوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبرؓ) سے ملنا چاہتے ہیں تو کرتے میں پیوند جوتے میں جوڑ لگائیے اور امیدوں کو مختصر کر دیجیے اور سیر ہو کر نہ کھائیے۔
ابو عثمان مہدی رح فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عمرؓ کو اس حال میں منبر پر خطبہ دیتے دیکھا ہے کہ ان کے کرتے میں بارہ پیوند لگے تھے۔

حضرت علی رضؓ کا لباس

ایک مرتبہ حضرت علی رضؓ موٹے اور میلے کپڑے پہنے بازار تشریف لے گئے۔ کسی نے عرض کیا۔ امیر المومنین آپ اور یہ کپڑے؟ آپ کو تو اپنی حیثیت کے مطابق عمدہ لباس زیب تن کرنا چاہیے۔ فرمایا۔ یہ کپڑے عاجزی پیدا کرنے والے اور نیک لوگوں کے لباس کے مشابہ ہیں۔ اور نیکوں کا اتباع کرنے ہی میں خیر ہے۔

تین چیزیں برائی کی بنیاد ہیں

کسی بزرگ نے فرمایا۔ تین چیزیں تمام برائیوں کی بنیاد اور اصل ہیں۔
(۱) حسد (۲) حرص (۳) تکبر
تکبر کی بنیاد شیطان نے ڈالی کہ اس نے تکبر ہی کی وجہ سے آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ اس کے نتیجے میں ہمیشہ کے لیے ملعون بن گیا۔ حرص کی ابتدا آدمؑ سے ہوئی کہ حرص ہی نے جنت کے اس درخت کے کھانے کی طرف مائل کیا جس سے روکا گیا تھا چنانچہ اس کے نتیجے میں جنت سے نکلنا پڑا۔ حسد کی اصل قابیل سے ہے کہ اس نے اپنے بھائی ہابیل کو حسد ہی کی بنیاد پر قتل کیا آخر کافر ہو کر ہمیشہ کے لیے جہنمی بن گیا۔

Marfat.com

آدمؑ کی وصیت

حضرت آدمؑ نے اپنے صاحبزادے حضرت شیثؑ کو پانچ باتوں کی وصیت فرمائی نیز فرمایا کہ تم اپنی اولاد کو بھی اس کی وصیت کر دینا۔

۱۔ دنیا اور اس کی زندگی پر کبھی مطمئن نہ ہونا۔ میرا جنت پر مطمئن ہونا اللہ کو پسند نہ آیا بالآخر مجھے وہاں سے نکلنا پڑا۔

۲۔ عورتوں کی خواہشات پر کبھی عمل نہ کرنا۔ میں نے اپنی بیوی کی خواہش پر جنت کا منع کیا ہوا درخت کھا لیا جس پر مجھے ندامت و شرمندگی ہوئی۔

۳۔ کام کرنے سے پہلے اس کے انجام پر اچھی طرح غور کر لو۔ اگر میں ایسا کرتا تو جنت میں شرمندگی نہ ہوتی۔

۴۔ جس کام سے دل میں کھٹک پیدا ہو اس کو نہ کرو۔ جنت کا درخت کھاتے وقت میرے دل میں کھٹک پیدا ہوئی لیکن میں نے اس کی پرواہ نہ کی۔

۵۔ ہر کام سے پہلے صاحب الرائے لوگوں سے مشورہ ضرور کر لو۔ اگر میں فرشتوں سے مشورہ لے لیتا تو شرمندہ نہ ہونا پڑتا۔

چار ہزار میں سے چار

شقیق بلخیؒ فرماتے ہیں، میں نے چار ہزار میں سے چار سو اور پھر ان چار سو میں سے چار حدیثوں کا انتخاب کیا۔

۱۔ اپنے قلب کو عورت کے ساتھ نہ لگا وہ آج تیری ہے کل غیر کی ہو سکتی ہے۔ اگر تو نے اس کی اطاعت کی تو وہ تجھ کو جہنم میں لے جائے گی

۲۔ مال کی طرف قلب کو مائل نہ کر، یہ مال آج عاریتاً تیرا ہے کل کسی اور کا ہوگا خواہ مخواہ تو دوسرے کے مال کے سلسلے میں پریشان نہ ہو۔ یہی مال دوسرے کے حق میں مبارک اور تیرے لیے بوجھ ہے۔ اگر تو نے اس میں دل لگایا تو یہ مال تجھ کو اللہ کی اطاعت سے روک دے گا۔ تجھ میں فقر کا خوف پیدا ہو جائے گا اور تو شیطان کی اتباع کرنے لگے گا۔

Marfat.com

۳۔ جس کام سے دل میں کھٹکا پیدا ہو اس کو چھوڑ دے۔ مومن کا قلب شاہد اور مفتی کے قایم مقام ہے۔ شبہ کے وقت دھڑکنا، حرام سے گھبراتا اور حلال سے سکون پاتا ہے۔

۴۔ کسی کام کو اس وقت تک نہ کر، جب تک اس کے صحیح اور مقبول ہونے کا یقین نہ ہو۔

مسافر کی طرح زندگی گزار

عبداللہ بن عمرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل فرماتے ہیں۔ دنیا میں غریب یا مسافر کی طرح زندگی گزار اور خود کو مُردوں میں شمار کر۔ یہ بیان کر کے عبداللہ بن عمرؓ نے مجاہدؒ سے فرمایا، صبح کو شام کی اور شام کو صبح کی فکر نہ کر۔ موت سے پہلے زندگی میں۔ بیماری سے پہلے تندرستی میں کچھ کر لے کل کیا ہوگا تجھے خبر نہیں۔ (جو آج کا کام کل پر ٹالتے ہیں وہ ہمیشہ مغموم و پریشان ہوتے ہیں)۔

آرزوؤں کے کم کرنے پر اعزاز

فقیہؒ فرماتے ہیں۔ جو اپنی آرزوؤں کو گھٹائے گا اللہ تعالیٰ چار باتوں کے ذریعے اس کا اعزاز فرمائے گا۔

۱۔ اطاعت و عبادت پر استقامت (مستعدی) عطا فرمائے گا (موت کے یقین اور تصور سے انسان کے دل میں دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے جس کے نتیجے میں وہ اطاعت و عبادت میں مشغول ہونے لگتا ہے)

۲۔ اس کے رنج و تفکرات کم ہو جاتے ہیں۔ (یہ حقیقت ہے کہ دنیا میں انہماک سے غم و فکر اور دنیا کی بے رغبتی سے اطمینان و سکون میں اضافہ ہوتا ہے۔)

۳۔ تھوڑی روزی پر بھی قناعت نصیب ہوتی ہے (آنکھوں کے سامنے

Marfat.com

بروقت موت ہے وہ کہاں مال کے جال میں پھنس سکتا ہے)

۴۔ اس کا قلب روشن کر دیا جاتا ہے (دنیا سے بے اعتنائی۔ اللہ کے ذکر کی کثرت۔ حلال وحرام کی فکر، اس سے قلب روشن ہونا ہی چاہیے)

قلب کو روشن کرنے والی چار چیزیں

قلب چار باتوں سے روشن ہوتا ہے۔ (۱) پیٹ کو خالی رکھنا یعنی حلال روزی بھی پیٹ بھر کر نہ کھائے چہ جائے کہ حرام)۔ (۲) نیک لوگوں کی صحبت۔ (۳) کیے ہوئے گناہوں کو بار بار یاد کرنا۔ (۴) امیدوں و آرزوؤں کو ختم یا کم کر دینا۔

آرزوؤں کی زیادتی اور آزمائش

آرزوؤں کی زیادتی سے آدمی چار قسم کی آزمائشوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۱۔ طاعات (نیکیوں) میں سستی پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ دنیا کے غم و فکر میں اضافہ ہوتا ہے۔

۳۔ دنیا کے مال و متاع کی حرص اور لالچ پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ قلب سخت ہو جاتا ہے۔

قلب کو سخت کرنے والی چار چیزیں

چار چیزیں قلب کو سخت کر دیتی ہیں۔ (۱) پیٹ بھر کر کھانا (حلال روزی پیٹ بھر کر کھانے سے بھی قلب سخت ہوتا ہے تو پھر حرام کا کیا کہنا) (۲) برے آدمیوں کی صحبت (۳) پرانے گناہوں کا بھول جانا (۴) آرزوؤں کی زیادتی۔

ہر مومن کو چاہیے کہ دنیاوی آرزوؤں اور امیدوں کو کم سے کم تر

Marfat.com

کر کے آخرت کی فکر میں لگ جائے کیا خبر کس وقت پیغام اجل
آپہونچے اور انسان اپنی پونجی چھوڑ چھاڑ چلنے پر مجبور ہوجائے
اگلا سانس لے گا یا نہیں اگلا قدم اٹھا سکے گا یا نہیں کوئی نہیں جانتا۔

مومن کی چھ پاکیزہ خصلتیں

ہر مومن کوشش کرے کہ اپنے اندر چھ خصلتیں ضرور پیدا کرے (تاکہ دنیا اور آخرت میں سرخروئی حاصل ہو سکے)

۱۔ علم دین کا حصول۔ جو بھلائی برائی میں تمیز کی صلاحیت پیدا کرے۔

۲۔ ایسے دوست اور ساتھی سے تعلق۔ جو نیکیوں کا حکم دیتا اور برائیوں سے بچاتا ہو۔ (ایسا شخص ہی دوستی کے قابل ہے)

۳۔ دشمن کی پہچان (تاکہ اس کے نقصان سے بچ سکے، سب سے بڑا دشمن نفس اور شیطان ہے۔)

۴۔ غور و فکر کی صلاحیت " تاکہ اللہ کی نشانیوں سے سبق حاصل کر سکے "

۵۔ مخلوق کے ساتھ انصاف کرنا " تاکہ قیامت میں کوئی دشمن نہ ہو جو اس سے اپنے حق کا مطالبہ کرے "

۶۔ موت سے پہلے اس کی تیاری (تاکہ جاتے وقت خالی ہاتھ اور کف افسوس ملتا ہوا نہ جائے۔)

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ	زاد راہ کی فکر کرو اور بہترین
الزَّادِ التَّقْوٰی	زاد راہ تقویٰ ہی کا ہے۔ (ق)

انسان کا اپنا مال

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ تکاثر کی آیت

اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی	غفلت میں رکھا تم کو بہتات
زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ	کی حرص نے یہاں تک قبریں دیکھ لیں

کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ انسان کہتا ہے میرا مال، میرا مال، حالانکہ

Marfat.com

اس کا مال ہے کہاں سوائے اس کے جو اس نے کھا کر ختم اور پہن کر پرانا کر دیا یا پھر صدقہ خیرات کر کے اللہ کے یہاں جمع کر دیا۔

حکمت کی پانچ باتیں

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا۔ میں نے توراۃ میں پانچ باتیں لکھی دیکھیں۔ (۱) غنیٰ (دولت مندی) قناعت کے اندر ہے۔ (۲) سلامتی گوشہ نشینی میں ہے۔ (۳) حریت (آزادی) خواہشات کو چھوڑ دینے میں ہے۔ (۴) محبت رغبت کے چھوڑ دینے میں ہے۔ (۵) طویل زندگی کا عیش قصیر (تھوڑی) زندگی کے صبر میں ہے۔ (ایک ایک جملہ کی تفصیل بیان کی جائے تو صفحہ کے صفحہ بھر جائیں بلیغ اشارات میں غور کیجیے اور حظ اٹھائیے)

آخرت میں حضورؐ کی رفاقت

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا۔ عائشہ اگر آخرت میں میرے پاس پہنچنا اور رہنا چاہتی ہو تو دنیا میں تمہارے لیے مسافر کا سا توشہ کافی ہونا چاہیے۔ مال داروں کی صحبت سے پرہیز کرو۔ کسی کپڑے کو پیوند لگانے سے قبل پرانا نہ کرو۔ ایک مرتبہ دعا فرمائی۔ یا اللہ مجھ سے محبت کرنے والے کو عفاف وکفاف عطا فرما۔ عفاف (پاک دامنی) کفاف (ضرورت کے مطابق روزی)

دنیا کی محبّت غم کا سبب ہے

حضرت حسن بن علی رضہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل فرماتے ہیں۔ دنیا کی رغبت۔ غم اور فکر میں اضافہ کرتی ہے۔ اور بے رغبتی قلب و بدن کی راحت کا سبب ہے۔ فرمایا میں تمہارے بارے میں غربت سے اتنا نہیں ڈرتا جتنا مال داری سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر کشادہ کر دی جائے اور اپنے سے پہلے لوگوں کی طرح فخر وغرور میں مبتلا ہو کر ہلاک و برباد ہو جاؤ۔ نیز

Marfat.com

فرمایا۔ اس امت کے پہلے لوگوں کی اصلاح زہد اور یقین کے ذریعے ہوئی اور آخری لوگوں کی ہلاکت بخل اور تمناؤں کی وجہ سے ہوگی۔

صبر پر تین مخصوص انعام

حضرت انس بن مالک رضؓ کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں فقراء کا قاصد آیا۔ اُن کی آمد پر آپ نے فرمایا۔ مرحبا، مبارک ہو تمھیں بھی اور جن کی طرف سے تم آئے ہو ان کو بھی کہ اللہ تم سے اور اُن سے محبّت کرتا ہے۔ قاصد نے عرض کیا کہ غریبوں کا ایک پیغام آپ تک لایا ہوں۔ وہ کہتے ہیں مال دار ہم سے سبقت لے گئے، وہ لوگ مال کی وجہ سے حج وصدقہ وغیرہ کر کے بلند مراتب حاصل کر لیتے ہیں ہم اس سے محروم ہیں۔ ارشاد فرمایا۔ فقراء تک میرا پیغام پہنچا دو۔ اگر تم صبر کرو اور اللہ سے ثواب کی امید رکھو تو تمھارے لیے تین باتیں مخصوص ہیں ان میں مال داروں کا کوئی حصہ نہیں۔

۱۔ جنّت میں سرخ یاقوت کا بنا ہوا محل جس کی طرف اہل جنّت اس طرح دیکھیں گے جس طرح دنیا میں ستاروں کو لوگ دیکھتے ہیں (بہت بلند) اس میں سوائے نبی فقیر، شہید فقیر، مومن فقیر کے کوئی داخل نہ ہوگا۔

۲۔ فقراء مال داروں کے مقابلہ میں پانچ سو برس پہلے جنّت میں چلے جائیں گے (حضرت سلیمانؑ دوسرے پیغمبروں سے چالیس سال کے بعد جنّت میں داخل ہوں گے) اس تاخیر کی وجہ حضرت سلیمانؑ کی بادشاہت ہے۔

۳۔ فقیر اور مال دار دونوں کلمہ سوم (یا کوئی بھی حمد وثنا کا کلمہ) پڑھیں اخلاص کے ساتھ، تو مال دار کو فقیر کے برابر ثواب نہیں ملے گا۔ چاہے وہ اس کے ساتھ دس ہزار درہم خیرات کرے (تمام نیکیوں کا یہی حال ہے)۔ قاصد نے فقراء کو پیغام رسول صلی اللہ علیہ وسلم پہنچایا تو وہ خوش ہو کر کہنے لگے۔

رَضِینَا یَارَبِّ رَضِینَا یَارَبِّ — اے پروردگار ہم راضی ہیں

Marfat.com

رسول اکرمؐ کی وصیت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضؓ کو سات باتوں کی وصیت فرمائی کہ ان کو کبھی نہ چھوڑنا۔

۱۔ مساکین کی محبت و قربت۔

۲۔ اپنے سے چھوٹے اور کم حیثیت والے کی طرف دیکھنا (جس سے نعمت کے شکر کی توفیق ہوتی ہے)

یہ حکم دنیا کے اعتبار سے ہے، دین کے معاملہ میں ہمیشہ اپنے سے اعلیٰ اور افضل کو دیکھنا چاہیے تاکہ مزید نیکیوں کا شوق پیدا ہو۔

۳۔ ہر حال میں صلہ رحمی کرنا چاہے لوگ قطع تعلق کریں (تعلق منقطع کرنے والوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا ہی تو اصل کمال ہے)۔

۴۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے پڑھتے رہنا (یہ کلمہ نیکیوں کا خزانہ ہے)۔

۵۔ کبھی کسی سے سوال نہ کرنا۔ (قربان جائیے سرکارؐ کے کہ امت کی عزت وآبرو کا کتنا خیال واہتمام تھا)۔

۶۔ اللہ کے معاملے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت سے نہ ڈرنا۔ (اللہ والوں کی یہی شان ہے)۔

۷۔ ہمیشہ اور ہر حال میں حق بات کہنا خواہ کتنی ہی کڑوی کیوں نہ ہو۔ (یہی افضل جہاد ہے)

صحابہ رضؓ کا بیان ہے کہ اس کے بعد ابوذر رضؓ کی یہ کیفیت ہوگئی کہ سواری پر چلتے چلتے ہاتھ سے کوڑا گر جاتا تو کسی کو کوڑا اٹھانے کو نہ فرماتے بلکہ سواری سے اترتے اور خود اپنا کوڑا اٹھاتے۔ (کاش کہ ہم اپنی عزت وخودداری کی قدر وقیمت کو پہچانیں)

Marfat.com

فرشتوں کا شبہ اور اس کا جواب

ایک مرتبہ فرشتوں نے عرض کیا۔ یا اللہ آپ نے کافروں پر دنیاوی نعمتوں کے دروازے کھول دیے اور مصیبتوں کے دروازے ان پر بند کر دیے (حالانکہ وہ آپ کے دشمن ہیں) مسلمان (جو آپ کے دوست ہیں) ان کی دنیاوی زندگی تنگ ہے اور یکے بعد دیگرے ان پر مصائب کا نزول ہوتا رہتا ہے؟ (اس میں کیا حکمت ہے) فرمایا۔ قیامت میں کافروں کو دی جانے والی سزا اور مومنین کو عطا کی جانے والی نعمتوں کو ذرا دیکھو (اس کے بعد کچھ کہنا) فرشتوں نے دونوں چیزوں کا جائزہ لیا اور کہنے لگے۔ پروردگار آخرت کی سزا کے مقابلے میں دنیاوی عیش و عشرت کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہی، اسی طرح جنت کی بیش بہا نعمتوں کو دیکھنے کے بعد دنیاوی تکالیف اور پریشانیوں کا احساس تک باقی نہیں رہا۔

اللہ کی نظر میں دنیا داروں کی حیثیت

مخزودجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ زیادہ مال جمع کرنے والے لوگ اللہ کی نظر میں حقیر ہیں مگر کثرت سے صدقہ کرنے والے (اللہ کی نظر میں محبوب ہیں)

جو لوگ ہر وقت مال کی حرص میں مبتلا اور زیادتی کی فکر میں لگے رہتے ہیں اللہ کے نزدیک وہ ادنیٰ اور حقیر ہیں اگر جنت میں جائیں گے تو غریبوں کا مقام نہیں پا سکتے، جہنم میں جائیں گے تو اس میں بھی نچلے طبقہ میں رہیں گے۔ البتہ وہ مسلمان اس سے مستثنیٰ ہیں جو ہر حال میں اللہ کے لیے صدقہ و خیرات کرتے رہتے ہیں کہ وہ مال کے مضر اثرات سے بہت حد تک بچے رہتے ہیں۔

شیطان کا دعویٰ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شیطان کہتا ہے کہ مالدار کا منیا

Marfat.com

نہیں ہو سکتا کیوں کہ میں اس کو تین باتوں میں سے ایک میں ضرور پھانسے رکھتا ہوں۔

۱۔ دنیا اور اس کے مال و متاع کو اس کی نظر میں اتنا مزین بنا دیتا ہوں کہ وہ اس کا حق ادا کرنے میں کوتاہی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

۲۔ مال کے حاصل کرنے کے راستے آسان بنا دیتا ہوں (تاکہ مال کی کثرت کی وجہ سے غلط جگہ اور ناحق خرچ کرنا اس کے لیے مشکل نہ رہے۔)

۳۔ اس کے دل میں مال کی انتہائی محبت بھر دیتا ہوں (تاکہ وہ مال کو حلال و حرام کی تمیز کے بغیر زیادہ سے زیادہ جمع کرنے کے چکر میں لگا رہے)

تجارت مقدم ہے کہ عبادت؟

حضرت ابو درداء رضہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت میں تجارت کرتا تھا (ایمان لانے کے بعد) میں نے بہت کوشش کی کہ عبادت و تجارت دونوں کو نبھاتا رہوں لیکن یہ مشکل نظر آیا اور اندازہ ہوا کہ ایک کو چھوڑنا ہی پڑے گا۔ چنانچہ میں نے تجارت چھوڑ کر عبادت اختیار کر لی۔ الحمدللہ آج میں اپنے اس فیصلہ پر بالکل مطمئن ہوں اور کبھی دل میں یہ خواہش بھی نہیں ہوتی کہ مسجد کے دروازے پر میری دوکان ہو کہ وقت پر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا رہوں اور خالی وقت میں دوکان چلاؤں۔ چاہے اس سے چالیس دینار یومیہ آمدنی متوقع ہو۔ کسی نے کہا۔ ایسا کیوں؟ فرمایا آخرت میں حساب دینے کے خوف سے۔

تنبیہ: یہ حضرت ابو درداء رضہ کا ذاتی فعل اور خیال ہے جو ان کے کمال ایمان اور کمال خوف کے مطابق ہے یہ بہت اعلیٰ مقام کی بات ہے ہر شخص کے لیے اس کی اتباع ممکن نہیں۔ تجارت نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ ایمان داری کی تجارت دین کا ایک اہم شعبہ ہے جس کی فضیلت متعدد احادیث میں وارد ہے۔ چنانچہ ایک جگہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

اَنَا وَالتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ

میں اور ایمان دار تاجر جنت میں

Marfat.com

كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ — اتنے قریب ہوں گے جتنی یہ دو انگلیاں
اس موقع پر آپ نے شہادت کی اور بیچ کی دو انگلیاں اٹھا کر دکھائیں۔
جس طرح عبادت انسان پر فرض ہے اسی طرح حلال روزی کا کمانا بھی فرض ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت کو سب سے اعلیٰ اور افضل پیشہ قرار دیا ہے۔ ایسی عبادت سے جس میں پیٹ بھرنے کے لیے دستِ سوال دراز کرنا پڑے اور صرف صدقہ و خیرات پر زندگی گزارے یہ بہت بہتر ہے کہ عبادت کے وقت عبادت اور باقی اوقات میں ایمانداری کے ساتھ تجارت کر کے حلال روزی حاصل کرے۔ جہاں تجارت کی برائی ہے اس سے وہ تجارت مراد ہے جو شریعت کے خلاف اور آخرت فراموش ہو۔

سیّد عالم ؐ کے دو وصف

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **فقر** دنیا میں مشقت اور آخرت میں مسرت ہے۔ **غنیٰ** دنیا میں مسرت اور آخرت میں مشقت ہے۔ نیز فرمایا۔ ہر ایک کا ایک ہنر ہوتا ہے۔ میرے دو ہنر ہیں۔ (۱) **فقر** (۲) جہاد جس نے ان دونوں کو پسند کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں کو مبغوض جانا اس نے مجھ سے نفرت کی۔

تنبیہ: ہر مسلمان کو چاہیے کہ فقر اور فقراء سے محبت رکھے (چاہے خود مال دار ہی ہو) کیوں فقراء کی محبت میں محبوب رب العلمین صلعم کی محبت پوشیدہ ہے۔ اللہ نے اپنے رسول کو فقراء کی محبت و صحبت کا حکم دیا ہے۔ ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عُیینہ بن حصین فزاری آیا جو اپنی قوم کا سردار تھا۔ اتفاق سے اس وقت آپ کی مجلس میں حضرت سلمان فارسی رض، حضرت صُہیب رومی رض، حضرت بلال حبشی رض وغیرہ فقراء امت بیٹھے ہوئے تھے جن کے کپڑے میلے اور پسینہ کے تھے۔ اُن کو دیکھ کر عیینہ نے کہا۔ ہمارا ایک مقام ہے، ہمارے آنے پر ان لوگوں کو ہٹا دیا کیجیے۔ ہمیں ان کے کپڑوں کی وجہ سے ان کے پاس بیٹھنا ناگوار ہے

Marfat.com

اس پر آیت نازل ہوئی۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ	آپ خود کو اُن لوگوں کے ساتھ
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ	مقید رکھا کیجیے جو اپنے رب کی
وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ	عبادت محض اس کی خوشنودی
وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ	حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں اور
تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	دنیوی زندگی کی رونق کے خیال
وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا	سے آپ کی آنکھیں اُن سے ہٹنے
قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ	نہ پائیں اور ایسے شخص کا کہنا نہ
هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا	مانیے جس کے قلب کو ہم نے اپنی

یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی نفسانی خواہشات پر چلتا ہے اور اس کا حال حد سے گزر گیا ہے۔

فقراء اور غرباء کا مقام

حضرت حسن بصری رح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قیامت میں اللہ رب العزت بعض بندوں سے اس طرح معذرت فرمائے گا جس طرح دنیا میں تم آپس میں کرتے ہو۔

ایک فقیر سے اللہ فرمائے گا۔ میں نے دنیا میں تجھے غریب بنایا اس لیے نہیں کہ میری نظر میں تو حقیر تھا بلکہ دنیا کی بجائے یہاں آخرت میں تیرے درجے بلند کرنے تھے اور ایک مخصوص اعزاز بخشنا تھا۔ بہت سے لوگ جہنم والوں کی صف میں کھڑے ہیں ان کے پاس جا اور جس جس نے دنیا میں تیری مدد کی ہو اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جا۔ چنانچہ وہ بہت سے لوگوں کو صف سے نکال کر جنت میں داخل کرا دے گا۔

یہ ہے وہ اعزاز جو دنیا کی تکلیفوں کے بدلہ میں صاحب فقر کو ملے گا۔ اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غریبوں سے بہت محبت کرو اُن کے پاس بہت بڑی دولت ہے۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کون سی دولت ہے۔

Marfat.com

ارشاد فرمایا۔ قیامت میں ان سے کہا جائے گا جس نے تجھ کو روٹی کا ایک ٹکڑا
پانی کا ایک گھونٹ دیا ہو، اس کو اپنے ساتھ جنت میں لے جا۔

فقراء کی پانچ خصوصیات

فقیہؒ فرماتے ہیں۔ احادیث میں غریبوں کی پانچ خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔

۱۔ فقیر کو ہر عمل کا ثواب مال دار سے زیادہ ملتا ہے۔ (اگرچہ عمل دونوں کا یکساں ہو)

۲۔ فقیر غربت کی وجہ سے اپنی کسی تمنا کو پورا نہیں کر پاتا تو اس پر اس کو اجر ملتا ہے (بشرطیکہ صبر کرے)

۳۔ فقیر جنت میں مال دار سے پہلے جائے گا (چاہے عمل میں دونوں برابر ہوں)

۴۔ آخرت میں فقیر کا حساب آسان ہوگا۔ (مالی معاملات میں غریب سے حساب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا!)

۵۔ قیامت میں مال دار کے مقابلہ میں فقیر کو شرمندگی کم ہو گی (اس وقت مال دار کہیں گے۔ کاش ہم بھی غریب ہوتے)

ایک لاکھ سے افضل ایک پیسہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بعض مرتبہ صدقہ کا ایک درہم ایک لاکھ درہم سے افضل ہوتا ہے۔

وہ کیسے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ فرمایا۔ ایک مال دار کثیر مال میں سے ایک لاکھ درہم صدقہ کرتا ہے اور غریب جس کے پاس دو ہی درہم ہیں وہ ایک درہم اللہ کے لیے خرچ کر دیتا ہے۔ اس کا یہ ایک درہم ایک لاکھ سے افضل ہے۔

خواہش پوری نہ ہونے پر اجر

صحابہ رضؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ بعض مرتبہ

Marfat.com

ہم کو کسی چیز کی خواہش ہوتی ہے لیکن پیسے نہ ہونے کی وجہ سے اس کو حاصل نہیں کر پاتے۔ کیا اس پر اللہ کے یہاں اجر ملے گا؟ فرمایا۔ اسی پر اجر نہ ملے گا تو پھر کس پر ملے گا!

ضحاکؒ فرماتے ہیں۔ کوئی شخص بازار جاتے اور کسی چیز کو دیکھ کر کھانے کی خواہش ہو لیکن جیب خالی ہے خرید نہیں سکتا ثواب کی امید پر صبر کرتا ہے تو اس کو ایک لاکھ درہم خیرات کرنے سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔

قرآن میں فقیر کی تعریف

فقیہؒ فرماتے ہیں ذیل کی آیت سے فقیر کی تعریف معلوم ہوتی ہے۔

اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ؕ

نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

یہاں اللہ نے فقیر کے حق "زکوٰۃ" کو اپنے حق "نماز" کے ساتھ بیان فرمایا۔ یہ فقیر کی فضیلت پر واضح دلیل ہے۔

فقیر کی عجیب و غریب مثال

کسی نے کیا خوب فرمایا۔ فقیر، مال دار کے لیے بمنزلہ دھوبی۔ طبیب قاصد۔ محافظ اور شفیع کے ہے۔

۱۔ دھوبی۔ مال دار فقیر کو صدقہ دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کا مال، پاک صاف ہوجاتا ہے۔ (گویا فقیر نے مال دار کو دھو کر پاک صاف کردیا)

۲۔ طبیب۔ فقیر کو صدقہ دینے سے مال دار کو شفا حاصل ہوتی ہے۔ (طبیب کا کام مریض کے لیے شفا کی تدبیر کرنا ہی ہے۔)

۳۔ قاصد۔ مال دار، فقیر کو صدقہ دے کر اپنے مرحوم رشتہ داروں کو ثواب پہنچاتے ہیں۔ (فقیر نہ ہوتے تو کس کے ذریعہ مُردوں کو ثواب پہنچاتے)

Marfat.com

۴۔ محافظ۔ مال دار کے صدقہ دینے پر فقیر اس کے لیے دعا کرتا ہے جس سے اس کے مال کی حفاظت ہوتی ہے۔

۵۔ شفیع۔ میدان حشر میں فقیر اپنے محسن مال دار کی بخشش کے لیے سفارش کرے گا۔ (مال داروں کو فقیروں کا احسان مند ہونا چاہیے۔)

فقیر کو حقیر سمجھنے والا ملعون ہے

حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں جو مال دار کی (صرف مال کی وجہ سے) عزت کرے اور فقیر کو (غربت کی وجہ سے) حقیر جانے وہ ملعون ہے۔

حضرت ابودرداء رض کا ارشاد

حضرت ابودرداء رض فرماتے ہیں، ہم نے اپنے مال دار بھائیوں کے ساتھ ناانصافی کی، کھانے۔ پینے اور پہننے میں ہم برابر کے شریک ہیں (صرف کیفیت میں فرق ہے) فاضل مال کو مال دار بھی استعمال نہیں کرتے ہاں اس کو دیکھتے ضرور ہیں۔ (دیکھنے کو ہمیں بھی مل جاتا ہے اور مال داروں پر اس کی حفاظت کی ذمہ داری مزید ہے جو ہم پر بالکل نہیں) لیکن قیامت میں ان سے اس مال کا حساب لیا جائے گا اور ہم اس سے مامون رہیں گے۔

فقیر اور مال دار کی تین پسندیدہ باتیں

حضرت شقیق الزاہد رح فرماتے ہیں۔ فقیروں نے اپنے لیے (۱) راحتِ نفس (۲) فراغت قلب (۳) خفت حساب اور مال داروں نے (۱) مشقتِ نفس (۲) اشتغالِ قلب (۳) شدتِ حساب کو پسند کیا۔

"مال کی قلت" دنیا میں نفس کی راحت، قلب کے سکون اور آخرت میں حساب کی آسانی کا سبب ہوگی — اور اس کی زیادتی دنیا میں مشقت و پریشانی، مشغولیت اور آخرت میں حساب کی سختی کا سبب ہوگی۔

Marfat.com

چار کے بغیر چار کا دعویٰ باطل ہے

حاتم الزاہدؒ نے فرمایا۔ جو شخص چار کے بغیر چار باتوں کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔

۱۔ اللہ سے محبت کا دعویٰ ہو لیکن اس کے محارم و مناہی (جن کاموں کے کرنے کو اللہ نے منع کیا) سے پرہیز نہ کرتا ہو۔

۲۔ جنّت کی محبّت کا دعویٰ، اس کے لیے جدوجہد اور اللہ کی اطاعت کے بغیر

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا دم بھرتا ہو لیکن ان کی صورت وسیرت سے باغی ہو۔

۴۔ جنّت کے بلند درجات کا خواہشمند ہو لیکن فقراء و مساکین کی محبت و صحبت سے دور ہو۔

بھلائیوں سے دور رکھنے والی چار عادتیں

کسی عقلمند کا مقولہ ہے۔ جس آدمی کے اندر چار باتیں ہوں گی وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہے گا۔

(۱) اپنے ماتحت پر ظلم و زیادتی کرنے والا۔ (۲) والدین کا نافرمان (۳) غریب کو حقیر جاننے والا۔ (۴) مسکین کو عار دلانے والا۔

غربت پسندیدہ چیز ہے

حضرت ابوسعید خدری رضؓ نے فرمایا۔ خبردار فقر و فاقہ کی وجہ سے حرام مال کی جانب ہرگز مائل نہ ہونا۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے دیکھا ہے۔ یا اللہ مجھے فقر کی حالت میں موت دینا اور میرا حشر فقیروں کے ساتھ کرنا۔

Marfat.com

مال اور بغض و عداوت

حضرت عمرؓ کے پاس قادسیہ کا مال غنیمت لایا گیا تو اس کو الٹ پلٹ کرنے اور رونے لگے۔

عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ نے عرض کیا۔ امیرالمومنین یہ تو مسرت و خوشی کا موقع ہے نہ کہ غم کا۔

فرمایا۔ ہاں، مگر جس قوم کے پاس مال آتا ہے اس میں بغض و عداوت کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ (بغض و عداوت مال کے لوازم میں سے ہے جس کا دن رات مشاہدہ ہوتا رہتا ہے۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر امت کے لیے ایک فتنہ ہے میری امت کا فتنہ مال ہے۔ فرمایا۔ اللہ کے محبوب ترین بندے فقراء و غرباء میں اسی لیے اکثر انبیاء علیہم السلام دولت مند نہ تھے۔

احادیث

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِیْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَھَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَی الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِیْنِہٖ (ترمذی)

دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے لیے اتنے خطرناک نہیں جتنا مال اور اقتدار کی حرص دین کے لیے خطرناک ہے

یَھْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَیَشِبُّ مِنْہُ اِثْنَانِ اَلْحِرْصُ عَلَی الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَی الْعُمُرِ (متفق علیہ)

آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں۔ مال[1] اور عمر[2] کی زیادتی کی حرص۔

لَا یَزَالُ قَلْبُ الْکَبِیْرِ شَابًّا فِی اثْنَیْنِ فِیْ حُبِّ الدُّنْیَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ (متفق علیہ)

بوڑھے کا دل ہمیشہ دو باتوں کے سلسلہ میں جوان رہتا ہے۔ دنیا کی محبت، آرزوؤں[2] کی زیادتی۔

اَعْذَرَ اللّٰہُ اِلَی امْرِءٍ اَخَّرَ اَجَلَہٗ حَتّٰی بَلَّغَہٗ سِتِّیْنَ

اس آدمی کو عذر کی کوئی گنجائش نہیں رہتی جس کی عمر اللہ ساٹھ سال

Marfat.com

مسئلہ · · · · کی کردے۔ (بخاری)

جوانی میں آدمی یہ سوچتا رہتا ہے کہ ابھی بڑھاپا دور ہے، بڑھاپے کے آثار شروع ہوں گے تو توبہ کرلوں گا، جو ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا اس کے لیے کوئی عذر باقی نہ رہا جس کی وجہ سے توبہ کو موخر کرے۔ اس کو فوراً توبہ کی طرف متوجہ ہوجانا چاہیے۔

Marfat.com

ترک دنیا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آخرت کو مقصد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے متفرق و منتشر کاموں کو جمع اور قلب میں بے نیازی پیدا فرماتا ہے۔ دنیا ذلت کے ساتھ اس کے قدموں پر گرتی ہے۔

اور جو دنیا کو مقصد بناتا ہے، اس کے کاموں کو پراگندہ اور فقر کو اس کے لیے مقدر کر دیا جاتا ہے۔

اور دنیا اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔

حضرت عمرؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے جسم پر چٹائی کے نشانات دیکھ کر بے ساختہ رونے لگے۔ آپ نے رونے کی وجہ معلوم کی تو عرض کیا یہ قیصر و کسریٰ اللہ کے دشمن عیش و عشرت کی زندگی گزاریں اور سرور دو عالم محبوب رب العالمین کی یہ کیفیت کہ چٹائی پر بچھانے کے لیے کپڑا بھی نہیں۔

فرمایا۔ عمر! ان لوگوں کو دنیا ہی میں ساری نعمتیں دے دی گئیں اور ہمارے لیے تمام نعمتیں جنت میں جمع فرما دی گئی ہیں۔

(کاش اس حقیقت کو کوئی سمجھ لے تو غربت و افلاس میں عیش کرے۔)

حضرت علیؓ کا خطرہ

حضرت علیؓ نے فرمایا۔ مجھے تمہارے بارے میں دو باتوں کا بہت خطرہ اور خوف ہے۔ (۱) آرزوؤں کی زیادتی (۲) شہوتوں کی پیروی۔

آرزوؤں کی زیادتی، آخرت فراموشی اور خواہشات کی پیروی راہِ حق سے محرومی کا سبب ہے۔ دنیا تمہارے پیچھے اور آخرت سامنے ہے، آج عمل ہے حساب نہیں کل حساب ہوگا عمل

Marfat.com

نہیں، جو کرنا ہے آج کر لو کل کچھ نہ کر سکو گے۔

دنیا میں ہر انسان مسافر ہے

سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ کے راستے میں بہت خرچ کیا کرتے تھے ان کی والدہ اور ہمشیرہ نے عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ سے کہا کہ سہل کو سمجھائیے ورنہ ایک روز بالکل قلاش ہو جائیں گے۔ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ نے سہل رحمۃ اللہ سے شکایت کی تو سہل رحمۃ اللہ نے جواب دیا۔ حضرت اگر کوئی شخص مدینہ چھوڑ کر رستاق کی طرف منتقل ہونے کا ارادہ رکھتا ہو اور وہاں مستقل قیام کے ارادہ سے زمین وغیرہ بھی خرید لی ہو تو کیا کوچ کے وقت وہ اپنا سارا سامان لے جائے گا یا کچھ مدینہ میں بھی چھوڑے گا؟

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ نے فرمایا۔ یقیناً اس کو سارا سامان لے جانا چاہیے کہنے لگے۔ پھر اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو عنقریب دنیا چھوڑ کر آخرت کی طرف سفر کرنے والا ہو۔

دنیا اور اُس کی فانی لذتوں کے لیے خرچ کیا جانے والا مال حسرت و ندامت اور رضاء الٰہی کے لیے صرف ہونے والا مال سرخروئی و عزت کا سبب ہوگا۔ عقلمند ہے وہ شخص جو دنیا کی قلیل زندگی میں ضرورت کے مطابق روزی پر راضی ہو جائے اور اپنی قیمتی عمر دنیا کی حقیر نعمتوں کے لیے ضائع نہ کرے۔

دنیا و آخرت کی حقیقت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا کہ ایک حسین و جمیل شخص صاف ستھرا لباس زیب تن کیے آیا، سلام کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی حقیقت بیان فرمائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دنیا سونے والے کے خواب کی مانند ہے۔ اس

Marfat.com

شخص نے آخرت کی حقیقت دریافت کی۔ فرمایا۔ آخرت ہمیشہ باقی رہنے والی ہے' اس میں ایک گروہ جنت میں جائے گا دوسرا جہنم میں۔ جنت کیا ہے؟ سائل نے کہا۔ فرمایا۔ دنیا میں کیے گئے نیک اعمال کا بدلہ! (یہ اس کو ملے گا جس نے اس کی خاطر دنیا کو چھوڑ دیا) جہنم کے متعلق فرمائیے۔ ارشاد فرمایا۔ دنیا میں کیے گئے بُرے اعمال کا بدلہ! سائل نے عرض کیا اس امت کا بہترین فرد کون ہے؟ فرمایا۔ جو دنیا میں اللہ کی اطاعت کرے۔ اچھا یہ بتائیے انسان کو کس طرح زندگی گزارنا چاہیے؟ فرمایا قافلہ کی تلاش کرنے والے آدمی کی طرح جو اپنے مقصد کے حصول کے لیے ہر وقت چاق و چوبند رہتا ہے! نووارد نے کہا۔ دنیا کا قیام کتنا ہے؟ فرمایا۔ قافلہ سے پیچھے رہ جانے والے شخص کے بقدر (یعنی بہت کم) دنیا و آخرت میں کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا۔ پلک جھپکنے کے برابر۔

یہ سوالات دریافت کرکے وہ شخص چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ جبرائیلؑ تھے تم کو دنیا و آخرت کی حقیقت سمجھانے کے لیے آئے تھے تاکہ تم دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی جانب مائل ہو جاؤ۔

اس شخص پر انتہائی تعجب ہے جو آخرت پر یقین رکھتے ہوئے دنیا کے لیے عمل کرتا ہے۔

ابراہیمؑ اللہ کے دوست کیسے بنے؟

حضرت ابراہیم علیہ السّلام سے کسی نے معلوم کیا۔ اللہ نے آپ کو کن باتوں کی بنیاد پر اپنا دوست بنایا؟

فرمایا۔ تین باتوں کی وجہ سے! (۱) جب کبھی مجھے دو باتوں میں اختیار دیا گیا میں نے ہمیشہ وہ بات پسند کی جس سے اللہ راضی ہو۔ (۲) اپنے رزق کے معاملہ میں جس کا اللہ نے وعدہ کیا ہے میں نے کبھی اہتمام نہیں کیا۔ (۳) مہمان کے بغیر کبھی کھانا نہیں کھایا۔

دل کو زندہ رکھنے والی چار چیزیں

کسی حکیم کا مقولہ ہے۔ قلب کی زندگی چار چیزوں کے اندر ہیں۔

Marfat.com

علم ۔ رضا ۔ قناعت ۔ زہد

علم: ان چیزوں کے حصول اور ان پر راضی ہونے کی جانب رہنمائی کرتا ہے۔

رضا: اللہ کے فیصلہ پر راضی ہونے کی صفت کے ذریعہ انسان بآسانی اس مقام تک پہنچ جاتا ہے۔

قناعت: قناعت، رضا کا نتیجہ ہے۔ رضا کے بعد قناعت حاصل ہو ہی جاتی ہے۔

زہد: قناعت کے بعد زہد (دنیا سے بے زاری) کا پیدا ہو جانا لازمی ہے۔ زہد کی تین منزلیں ہیں۔

پہلی منزل: دنیا کو پہچان کر ترک کر دینا۔

دوسری منزل: مولیٰ کی خدمت پھر اس کا ادب۔

تیسری منزل: شوق آخرت پھر اس کی طلب۔

حکمت کے چار موانع

یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں، حکمت قلوب کی طرف آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جس قلب میں چار باتیں ہوتی ہیں اس میں نہیں ٹھہرتی۔ (۱) دنیا کی طرف میلان (۲) کل کی فکر (۳) کسی بھائی کی طرف سے حسد۔ (۴) اقتدار کی ہوس۔ نیز فرمایا۔ ہر سمجھدار آدمی کو تین کام ضرور کرنے چاہئیں۔ (۱) ترکِ دنیا اس سے قبل کہ دنیا اس کو چھوڑ دے۔ (۲) قبر کی تعمیر، اس میں داخل ہونے سے پہلے۔ (۳) اپنے خالق کو ملاقات سے پہلے راضی کرنا۔

حضرت علیؓ کا ارشاد

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں جس نے اپنے اندر چھ باتیں پیدا کر لیں اس نے جنت میں جانے اور جہنم سے بچنے کی کوشش مکمل کر لی۔ (۱) اللہ کو پہچان کر اس کی اطاعت میں لگ گیا۔ (۲) شیطان کو پہچان کر اس کی مخالفت میں سرگرم ہو گیا۔ (۳) حق کو سمجھ کر اس کی پیروی میں لگ گیا۔

Marfat.com

(۴) باطل کی حقیقت کو جانا اور اس سے مکمل پرہیز کیا۔ (۵) دنیا کو پہچانا اور اس کو چھوڑ دیا۔ (۶) آخرت کی فکر و طلب میں لگ گیا۔

بدبختی کی چار علامتیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض سے فرمایا۔ چار باتیں بدبختی کی علامت ہیں۔ (۱) آنکھوں سے آنسوؤں کا بند ہونا۔ (۲) قلب کا سخت ہونا۔ (۳) مال کی محبّت۔ (۴) آرزوؤں کی کثرت۔

فرمایا۔ اگر اللہ کے یہاں مچھر کے پر کے برابر بھی دنیا کی قدر ہوتی تو کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ ملتا۔

دنیا کی حقارت

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رض فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ رات تاریک تھی، صبح کی نماز ایک قوم کی کوڑی کے پاس پڑھی وہاں سسکتا ہوا (نیم مردہ) بکری کا بچہ دیکھا جس کی کھال میں کیڑے پڑ گئے تھے۔ اس کو دیکھ کر آپ نے سواری روک دی اور صحابہ رض کو متوجہ کر کے فرمایا۔ دیکھو اس قبیلے کے لوگ اس بکری کے بچہ سے کتنے بے نیاز ہیں، حالاں کہ یہ اُن کا مرغوب مال ہے، پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ رب العزت کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل وحقیر ہے۔

مومن کی جیل اور کافر کی جنت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا مومن کی جیل، قبر اس کا قلعہ اور جنّت اس کا ٹھکانہ ہے۔ اور کافر کے لیے دنیا جنّت، قبر جیل اور جہنم اس کا ٹھکانہ ہے۔

Marfat.com

مومن دنیا میں کیسے ہی عمدہ حال میں کیوں نہ ہو، انتقال کے وقت جنّت کا ٹھکانہ اور اُس کی نعمتیں دیکھ کر دنیا کو جیل تصوّر کرتا ہے۔ کافر دنیا کی بدحالی و تنگ دستی کے باوجود جہنم کے مقابلہ میں اس کو جنّت سمجھتا ہے۔

دانہ جنت میں بھوسہ جہنم میں

یحییٰ بن معاذ رازیؒ نے کیا خوب فرمایا۔ دنیا رب العالمین کی کھیتی ہے، انسان اس کا بیج ہے، موت درانتی ہے، ملک الموت کاٹنے والے ہیں، قبر دانیں چلنے کی جگہ ہے، میدان حشر کھلیان اور جنّت و جہنم گودام ہے۔ دانہ جنّت میں اور بھوسہ جہنم میں جائے گا۔

حضرت لقمان ؑ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا۔ بیٹا دنیا ایک گہرا دریا ہے بہت سے لوگ اس میں ڈوب چکے ہیں، تم تقوے کو اپنی کشتی بنا لو (تاکہ غرق ہونے سے محفوظ رہو اور منزل مقصود جا پہنچو)

کتنی پائیدار ہے یہ کشتی

دنیا کے سمندر میں اعمال صالحہ بمنزلہ کشتی کے ہیں، توکّل اس کی چھت ہے، کتاب اللہ رہنما ہے، خواہشات سے بچنا اس کی رسّی ہے، موت ساحل، میدان حشر منزل مقصود اور اللہ اس کا مالک ہے۔

کیسی بدشکل ہے یہ دنیا

حضرت بن عباس رضؓ فرماتے ہیں۔ قیامت میں دنیا کو ایک بوڑھی عورت کی شکل میں لایا جائے گا، بال کھچڑی (کچھ کالے کچھ سفید) ہوں گے، آنکھیں نیلی ہوں گی، دانت آگے کو نکلے ہوئے ہوں گے، اتنی بدشکل کہ ہر دیکھنے والا کراہیت محسوس کرے گا، دنیا مخلوق کی طرف متوجہ ہوگی۔ (لیکن

Marfat.com

مخلوق اس سے بے زار) لوگوں سے کہا جائے گا پہچانتے ہو یہ کون ہے ؟ کہیں گے خدا اس کو نہ پہچنوائے۔ کہا جائے گا یہ وہی تمھاری محبوب دنیا ہے جس پر فخر کیا کرتے اور اسی کے لیے آپس میں قتل و قتال، جھگڑا فساد کیا کرتے تھے۔ دنیا کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا، وہ کہے گی یا اللہ میرے ساتھی اور مجھے چاہنے والے کہاں ہیں، چنانچہ ان کو بھی ساتھ کر دیا جائے گا۔
(اعاذنا اللہ تعالیٰ منہا)

تنبیہ: دنیا کو بطور سزا کے نہیں بلکہ دنیا کے پجاریوں کی حسرت و ندامت کے لیے جہنم میں ڈالا جائے گا جس طرح بتوں کو کافروں کی حسرت و ندامت کے لیے جہنم میں داخل کیا جائے گا، اب یہ سمجھدار انسان کا کام ہے کہ وہ دنیا کو سمجھے اور صرف بقدر ضرورت ہی استعمال کرے باقی وقت اور قوت آخرت سنوارنے میں صرف کرے۔ قلب کو دنیا میں اتنا نہ لگائے کہ آخرت کو بھلا دے۔

إِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا فُطَنَا
طَلَّقُوا الدُّنْيَا وَخَافُوا الْفِتَنَا
نَظَرُوا فِيهَا فَلَمَّا عَلِمُوا
أَنَّهَا لَيْسَتْ لِحَيٍّ وَطَنَا
جَعَلُوهَا لُجَّةً وَّاتَّخَذُوا
صَالِحَ الْأَعْمَالِ فِيهَا سُفُنَا

اللہ کے کچھ سمجھدار بندے ایسے ہیں، جنھوں نے فتنوں کے خوف سے دنیا کو چھوڑ دیا۔ انھوں نے غور سے دیکھ کر یہ سمجھ لیا کہ یہ زندوں کا وطن نہیں ہے انھوں نے دنیا کو گہرا سمندر سمجھا اور نیک اعمال کو کشتی کے طور پر استعمال کیا (چنانچہ وہ بچ گئے)

تعجب ہے تم پر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ حیرت ہے کہ تم دنیا کے لیے غیر معمولی محنت و مشقت کرتے ہو جب کہ تمھارے مقدر کی روزی ہر حال میں تم تک پہنچ کر رہے گی اور آخرت کے لیے ذرا بھی محنت نہیں کرتے جب کہ آخرت میں عملی محنت کے بغیر رزق نہیں ملے گا۔

Marfat.com

دنیا کی محبت کا ثمرہ

حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل کیا ہے کہ دنیا کی محبت سے تین چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔

۱۔ نہ ختم ہونے والی مشغولیت (ہر تاجر کو اس کا خوب تجربہ ہے)

۲۔ نہ ختم ہونے والی آرزوئیں و امیدیں (کہ انسان ان کے پورا ہونے سے قبل ہی قبر میں چلا جاتا ہے)

۳۔ ایسا حرص و لالچ جس میں غنا کا نام نہیں (یہ لالچ ہی تو ہے کہ انسان کو برباد کر کے کسی کام کا نہیں چھوڑتا)

طالب و مطلوب

دنیا اور آخرت دونوں طالب بھی ہیں مطلوب بھی۔ جو آخرت کو اپنا مطلوب بناتا ہے دنیا اس کی طالب بن جاتی ہے یہاں تک کہ ذلیل ہو کر اس کے قدموں پر گرتی ہے۔ اور جو دنیا کو مطلوب بناتا ہے آخرت طالب بن کر اس کی فکر میں لگ جاتی ہے کہ کب موقع ملے اور موت کے ذریعہ اس کا کچومر نکالوں۔

کیسی عجیب ہے یہ بات

ابو حازمؒ فرماتے تھے۔ دنیا کو میں نے دو حصوں میں منقسم پایا۔

ایک وہ جو میرے لیے ہے۔ وہ ہر حال میں میرے پاس پہنچ کر رہے گی کسی دوسرے کے پاس نہیں جا سکتی۔

دوسری وہ جو میرے غیر کے لیے ہے، میں اس کو کسی طرح حاصل نہیں کر سکتا وہ جس کی ہے اس کو ملے گی۔

اب بتاؤ میں ان میں سے کس کے لیے اپنی عمر ضائع کروں؟

اسی طرح جو چیزیں مجھے دی گئی ہیں ان کی دو حیثیتیں ہیں، یا تو وہ چیزیں مجھ سے پہلے فنا ہو جائیں گی یا ان چیزوں کو دوسروں کے لیے چھوڑ کر

Marfat.com

میں چلا جاؤں گا۔
بتاؤ ان میں سے کن چیزوں کی خاطر اپنے رب کی نافرمانی کروں؟

کیا اس کی مثال مل سکتی ہے؟

حضرت سلمان رضؓ بیمار تھے حضرت سعد رضؓ عیادت کے لیے تشریف لائے ان کو دیکھ کر سلمان رضؓ رونے لگے۔ معلوم کیا کیوں روتے ہو؟ آپ سے تو آخر وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی رہے۔ (وہ یہ سمجھے کہ شاید موت سے گھبرا رہے ہیں) فرمایا موت کے خوف یا دنیا کے لالچ کی وجہ سے نہیں رو رہا بلکہ اس لیے رو رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب کو مسافر کی سی زندگی گزارنے کا حکم دیا اور میرے آس پاس بہت سارا سامان جمع ہے (کل قیامت میں حضور ؐ کو کس طرح منہ دکھاؤں گا) ان کے پاس ایک ٹب (کپڑا دھونے کے لیے) ایک بڑا پیالہ اور ایک لوٹا تھا۔ (اللہ اکبر کیا آج کے دور میں اس زہد کا تصوّر بھی ممکن ہے؟)

سعد رضؓ بے حد متاثر ہو کر کہنے لگے مجھ کو کچھ وصیّت فرمائیے۔ فرمایا تین موقعوں پر خاص طور پر اللہ کو یاد رکھنا۔ (۱) ارادے کے وقت (کسی بھی کام کا ارادہ کرو)۔ (۲) فیصلہ کرنے کے وقت (تاکہ انصاف سے نہ ہٹو)۔ (۳) قسم کو پورا کرنے کے وقت (تاکہ قسم توڑنے کی نوبت نہ آئے۔)

زاہد کون ہے؟

کسی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا۔ سب سے بڑا زاہد کون ہے؟ فرمایا۔ جو قبرستان کو اور اپنے بوسیدہ ہونے کو نہ بھولے، دنیا کی فاضل زینت کو ترک کردے، باقی کو فانی پر ترجیح دے، خود کو مُردوں میں شمار کرے۔

چار چیزیں کہاں ملیں گی؟

ایک حکیم نے فرمایا۔ ہم نے چار چیزوں کو چار موقعوں پر تلاش کیا

Marfat.com

لیکن نہیں ملیں بلکہ دوسری جگہ ملیں۔

۱۔ غنیٰ (بے نیازی) کو مال میں تلاش کیا لیکن وہ قناعت میں نظر آیا۔ (عام لوگ اس دھوکہ میں رہتے ہیں کہ غنا مال میں ہے)

۲۔ راحت کو مال کی کثرت میں تلاش کیا لیکن وہ مال کی قلت (کمی) میں ملی۔ (عوام اس راحت کی تلاش میں مال کے لیے سرگرداں ہیں)

۳۔ ہم نے عزت و شرافت کو مخلوق میں تلاش کیا مگر تقویٰ میں پائی۔ (ہمارے دنیا دار بھائی کس قدر دھوکے میں ہیں)

۴۔ نعمت کو کھانے پہننے کی چیزوں میں تلاش کیا لیکن وہ چشم پوشی اور اسلام کے اندر ملی (اسلام سے بڑھ کر کون سی نعمت ہے؟)

دنیا کی فکر اور تین سزائیں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اس حال میں صبح کی کہ اس پر دنیا کی فکر سب سے زیادہ غالب تھی، تو (بطور سزا کے) تین باتیں اس کے لیے لازم کر دی جاتی ہیں۔ (۱) کبھی نہ ختم ہونے والا غم (۲) مصروفیت جس سے کبھی چھٹکارا نہ ملے۔ (۳) فقر و فاقہ۔

ایک نہایت قیمتی مقولہ

عبداللہ بن مسعود رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ ہر شخص صبح کو مہمان اور اس کا مال اس کے ہاتھ میں امانت ہوتا ہے۔ مہمان کو بہرحال جانا ہے، امانت کو ہر حال میں واپس کرنا ہے۔

نیکی اور بدی کی کنجی

فضیل بن عیاض ؒ نے فرمایا۔ تمام برائیوں کو ایک مکان میں بند کر کے تالہ لگا دیا گیا۔ اس کی کنجی دنیا کی محبت ہے۔ اسی طرح تمام بھلائیوں کو مکان میں بند کر کے تالہ لگا دیا گیا اور اس کی کنجی دنیا کی بے رغبتی ہے۔

Marfat.com

انسان کتنا غلط سوچتا ہے

حضرت انس رضؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرمایا۔ اللہ فرماتا ہے۔ میں اپنے مومن بندہ پر دنیا کو فراخ کر دیتا ہوں تو وہ بڑا خوش ہوتا ہے حالاں کہ اس کو خبر نہیں کہ یہ فراخی اس کو مجھ سے دور کر دیتی ہے۔

اور جب میں اپنے مومن بندہ پر دنیا کو تنگ کرتا ہوں تو وہ غمگین ہوتا ہے حالاں کہ یہ حالت اس کو مجھ سے قریب کرتی ہے۔

کون ہلکا، کون بھاری؟

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوذر رضؓ کا ہاتھ تھامے باہر تشریف لائے اور فرمایا۔ ابوذر رضؓ تمہارے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے اس پر وہی چڑھ سکتا ہے جو ہلکا ہو۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ میں ہلکا ہوں یا بھاری؟ فرمایا۔ تمہارے پاس آج کا کھانا ہے؟ جی ہاں ہے! کل کا ہے؟ جی کل کا بھی ہے۔ اچھا کیا پرسوں کا بھی ہے؟ نہیں پرسوں کا نہیں ہے! فرمایا تم ہلکے ہو۔ اگر پرسوں کا بھی ہوتا تو بھاری ہوتے (روزی کی فکر میں گھلنے والے عبرت حاصل کریں!)

Marfat.com

مصائب پر صبر

جوامع الکلم

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں، ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ صاحبزادے میں تم کو ایسے کلمات سکھادوں جن سے تم فائدہ اُٹھاؤ۔

۱۔ اللہ (یعنی اس کے دین واحکام) کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت کرے گا اور تم اس کو ہر وقت اپنے سامنے پاؤ گے (مدد کے لیے)

۲۔ راحت وسکون کے وقت اس کو یاد کرو، پریشانی ومصیبت کے وقت وہ تم کو یاد کرے گا (جو چاہے اس کا تجربہ کرلے)

۳۔ سوال صرف اللہ ہی سے کرو، مدد بھی صرف اسی سے مانگو، جو ہونا ہے اس کو لکھ کر قلم خشک ہو چکا۔ اگر ساری دنیا مل کر بھی تم کو کوئی ایسا نفع یا نقصان پہنچانا چاہے جو اللہ نے تمہارے مقدر میں نہیں لکھا تو ساری دنیا اس سے عاجز رہے گی۔

۴۔ اللہ کے ساتھ شکر اور یقین کا معاملہ کرو اور یہ سمجھ لو کہ مکروہات پر صبر کرنے میں بہت زیادہ بھلائی ہے۔

"مدد" صبر کے ساتھ اور "کشادگی" رنج ومشقت کے ساتھ ہے۔ ہر تنگی کے بعد آسانی ہے۔

دو اور دو اور ایک (پانچ)

امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ لوگو، مجھ سے پانچ باتیں سیکھ لو، دو اور دو اور ایک۔

۱۔ خبردار تم میں سے کوئی نہ ڈرے مگر اپنے گناہوں سے۔

۲۔ کوئی امید نہ رکھے مگر اپنے پروردگار سے۔

Marfat.com

۳۔ نہ جاننے والا علم سیکھنے میں شرم محسوس نہ کرے۔
۴۔ کسی سے ایسی بات معلوم کی جائے جو اس کو معلوم نہ ہو تو یہ کہنے میں نہ شرمائے کہ میں نہیں جانتا۔
۵۔ اچھی طرح سمجھ لو صبر کی حیثیت تمام کاموں میں ایسی ہے جیسے انسان کے جسم میں سر (کہ اس کے بغیر انسان کا وجود نہیں)۔

فقیہ کون ہے؟

حضرت علی رضؓ نے فرمایا۔ جانتے ہو فقیہ کون ہے؟ فقیہ وہ ہے جو کسی کو اللہ کی رحمت سے مایوس اور اس کے عذاب سے کسی کو بے خوف نہ کرے نیز اس کی نافرمانی کو لوگوں کی نظر میں مزین نہ کرے۔

عارف و موحد جنت میں اور عاصی و نافرمان جہنم میں نہیں جائیں گے جب تک اللہ ان کے درمیان فیصلہ نہ فرما دے گا۔

اس امت کا بہترین فرد اللہ کے عذاب سے بے خوف اور بدترین فرد اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہو سکتا۔

فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ إِلَّا	اللہ کے عذاب سے کوئی بے خوف
الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ	نہیں، سوائے خسارے والوں کے
لَا يَيْأَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ	اللہ کی رحمت سے کافروں کے سوا
إِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ	کوئی مایوس نہیں ہوتا۔

مصائب کو برا نہ سمجھو

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ میرا مال برباد اور میں بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ ارشاد فرمایا۔ اُس بندہ میں کوئی خیر نہیں جو مصائب سے دوچار نہ ہو، اللہ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اس کو پریشانیوں میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ وہ ان پر صبر کرکے اعلیٰ درجات کا مستحق ہو جائے۔

حضرت علی رضؓ نے فرمایا۔ جو شخص بادشاہ کے ظلم کی وجہ سے مرجائے وہ شہید ہے۔

Marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بعض بندوں کو اعلیٰ مقامات سے سرفراز فرمانا چاہتا ہے لیکن عملی کوتاہی کی وجہ سے وہ بندہ اس کا مستحق نہیں ہوتا تو اس کو جسمانی تکلیف میں مبتلا کر دیا جاتا ہے تاکہ اس پر صبر کر کے ان مقامات کا مستحق ہو جائے۔

جسمانی تکالیف رحمت ہیں

مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ — جو برے عمل کرے گا اس کو اس کی سزا دی جائے گی۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو ابو بکر رض نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے بعد خوشی کی گنجائش کہاں رہی؟ فرمایا۔ ابو بکر۔ کیا تم بیمار نہیں ہوتے۔ تم پر مصیبتیں نہیں آتیں، کیا کبھی غمگین نہیں ہوتے؟ ان چیزوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بندہ کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے (یہ پریشانیاں، غم۔ بیماریاں گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں)۔

اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا۔ مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ اللہ کی کریم ذات سے یہ بعید ہے کہ وہ بندہ کو دو مرتبہ عذاب دے (دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی)

مصیبت سے نہ گھبراؤ

حضرت خباب بن ارت رض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ بیت اللہ کے سایہ میں چادر کے سہارے بیٹھے تھے (گھٹنے کھڑے کر کے کمر اور گھٹنوں پر چادر باندھ لی تھی اس طرح بیٹھنے میں راحت بھی ہے اور عاجزی بھی)۔ آ کر عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے لیے اللہ سے مدد کی دعا نہیں فرماتے؟ (تاکہ کفار مکہ کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف سے نجات ملے) یہ سنتے ہی آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا۔ کیا تم کو خبر نہیں کہ تم سے پہلے لوگوں کو کتنا ستایا گیا ہے، ایک شخص کو زمین میں گڑھا کھود کر دبا دیا جاتا اور آرے سے اس

Marfat.com

کے ٹکڑے کر دیے جاتے۔ لیکن پھر بھی دین کے معاملے میں اس کے اندر لغزش یا لچک پیدا نہیں ہوتی تھی۔

سب سے پہلے جنت میں جانے والا

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جنت کی طرف ان لوگوں کو بلایا جائے گا جو خوشی وغم ہر حالت میں اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔ (بندہ کو چاہیے کہ ہر تکلیف پر صبر کرے اور یہ سمجھے کہ دنیا کی تکلیف جو مجھ پر آتی ہے آخرت کی تکلیف سے بہت کم ہے جس کو اللہ تعالیٰ اس دنیا کی تکلیف کے عوض دور فرمائے گا، اس پر اللہ کا شکر ادا کرے۔ صبر دشوار ہو تو کفار کی جانب سے پہنچنے والی تکالیف پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر پیش نظر رکھے۔

کفار کے لیے بد دعاء

حضرت ابن مسعود رضہ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے، ابوجہل اور اس کے ساتھی بھی وہاں بیٹھے تھے اسی جگہ اونٹ کی اوجھڑی پڑی تھی۔ ابوجہل نے کہا۔ یہ اوجھڑی اٹھا کر سجدہ کی حالت میں محمدؐ کی کمر پر کون رکھے گا؟ ایک بدبخت اٹھا اور اس نے اس کام کو کیا۔ آپ اس کی وجہ سے سجدہ سے اٹھ نہ سکے۔ اس پر یہ بدبخت ہنسنے لگے۔ ابن مسعود رضہ کہتے ہیں، میں کھڑا سوچ رہا تھا۔ کاش مجھ میں طاقت ہوتی تو میں اس کو ہٹا دیتا۔ اتنے میں کسی نے حضرت فاطمہ رضہ کو خبر کر دی۔ وہ دوڑی ہوئی آئیں، اوجھڑی کو ہٹایا۔ کفار کو برا بھلا کہا۔ نماز کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بدبختوں کے لیے بددعا فرمائی۔ بددعا سن کر کفار ڈر گئے، ہنسنا بند کر دیا۔ ابن مسعود رضہ فرماتے ہیں اس وقت جس جس کا نام لے کر آپ نے بددعا فرمائی تھی میں نے ان سب کو بدر کے میدان میں بکھرا ہوا دیکھا۔

Marfat.com

دنیا کی تکلیفیں اور گناہوں کی معافی

حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں کسی نبی ؑ نے اللہ سے عرض کیا۔ یا اللہ تونے اپنے فرماں بردار مومن بندہ کو دنیا کے مال و متاع سے محروم اور مختلف قسم کی آفتوں، مصیبتوں میں مبتلا کردیا۔ اور نافرمان کافر و مشرک کو بے حد و حساب دنیا کی نعمتیں عطا فرمائیں اور پریشانیوں سے اس کو بچا دیا (اس میں کیا راز ہے؟)

ارشاد باری ہوا۔ بندے بھی میرے ہیں بلائیں بھی میری (جیسا چاہے جس پر نازل کروں جسے چاہے نجات دوں) مومن بندہ سے دنیا چھین لی اور اس کو طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کردیا۔ تاکہ دنیا میں یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوں اور آخرت میں اس کی نیکیوں کا بھرپور بدلہ ملے۔ کافر کو دنیا کی نعمتوں میں پھنسا دیا اور تکلیفیں بھی دور کردیں تاکہ قیامت میں اس کے کفر اور بداعمالی کی پوری پوری سزا دی جائے۔

کاش ہمارے جسم قینچیوں سے کاٹے جاتے

حضرت انس رضؓ کا بیان ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی اور اس کو برائیوں سے پاک کرنا چاہتا ہے تو اس پر بلائیں اور مسلسل پریشانیاں نازل فرماتا ہے جب وہ بندہ دعا کرتے ہوئے کہتا ہے "یا اللہ" تو فرشتے کہتے ہیں یہ آواز تو جانی پہچانی ہے۔ دوبارہ جب وہ بندہ اللہ کو پکارتا ہے تو اللہ کی طرف سے جواب ملتا ہے میں تیری ضرور مدد کروں گا، جو تو مانگے گا، تجھ کو وہ دوں گا یا اس کے بدلہ تجھ سے کسی برائی کو دفع کردوں گا اور اپنے یہاں تیرے لیے ایسی چیزیں جمع کروں گا جو ان سے بدرجہا بہتر ہوں گی جن کا تو سوال کر رہا ہے۔ قیامت میں نیک اعمال والوں کے اعمال کو تول کر فیصلہ کیا جائے گا اور ان کے اعمال کی جزا دی جائے گی۔ اس کے بعد تکالیف و مصائب پر صبر کرنے والوں کو بلا

Marfat.com

جلائے گا اور جس طرح دنیا میں ان پر مصائب کی بارش ہوئی تھی اسی طرح رحمت کی بارش کی جائے گی اور بلا حساب ان کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اس وقت دنیا میں عیش کی زندگی گزارنے والے آرزو کریں گے، کاش ہمارے جسم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے۔

اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ — صبر کرنے والوں کو بے حساب
اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ — اجر و ثواب دیا جائے گا

چار سے چار کا مقابلہ

قیامت میں اللہ تعالیٰ چار قسم کے لوگوں کو دوسرے چار قسم کے لوگوں پر حجت قائم کرنے کے لیے پیش فرمائے گا۔

(۱) مال داروں کے مقابلہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کو پیش کیا جائے گا، جب کوئی مال دار عذر پیش کرے گا کہ دنیا میں کاروباری مشاغل نے تیری عبادت کا موقع ہی نہ دیا۔ تو کہا جائے گا (تو جھوٹا ہے) سلیمانؑ تجھ سے زیادہ مال دار تھے مگر ان کی دولت اور حکومت کی ذمہ داریوں نے عبادت سے نہیں روکا۔

(۲) غلاموں کے مقابلہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کو لایا جائے گا، غلام کہے گا۔ یا اللہ تو نے دنیا میں مجھے جس کا غلام بنایا تھا اس کی غلامی نے تیری عبادت نہ کرنے دی، اس سے کہا جائے گا تو غلط کہتا ہے اگر غلامی مانع ہوتی تو حضرت یوسفؑ بھی مصر میں غلام تھے ان کی غلامی کیوں مانع نہ ہوئی۔

(۳) غریبوں کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیش ہوں گے، غریب کہے گا۔ یا اللہ میں تیری عبادت کہاں سے کرتا۔ تو نے مجھے غریب بنایا اس غربت نے مجھے نہ دنیا کا رکھا نہ آخرت کا۔ اس سے کہا جائے گا تیرا عذر باطل ہے، کیا تو ہمارے بندے عیسیٰؑ سے بھی زیادہ غریب تھا؟ انھوں نے غربت میں کیسے عبادت کی۔

Marfat.com

(۴) مریضوں کے مقابلہ میں حضرت ایوب علیہ السلام آئیں گے، مریض کہیں گے۔ یا اللہ آپ نے ہمیں اتنے امراض میں مبتلا کر دیا کہ ہم کچھ نہ کر سکے۔ کہا جائے گا تم بھی جھوٹے ہو ذرا ایوب ؑ کو دیکھو کیا تمہارے امراض ان سے بھی زیادہ سخت اور تکلیف دہ تھے۔ وہ تو انتہائی تکلیفوں میں بھی میری عبادت کرتے رہے۔ (تمہارے لیے بھی کچھ مشکل نہ تھا اگر کرنا چاہتے)

اس کے بعد سب خاموش ہو جائیں گے۔ (ان لوگوں کے لیے اس میں کتنی عبرت آمیز نصیحت ہے جو ذرا ذرا سے بہانے پر فرائض چھوڑ دیتے ہیں)

پسند اپنی اپنی، نظر اپنی اپنی

حضرت ابو درداء رضؓ فرماتے ہیں، لوگ بیماری سے گھبراتے ہیں اور میں اس کو پسند کرتا ہوں، تاکہ میرے گناہ معاف ہوں۔ لوگ فقر و فاقہ سے ڈرتے ہیں اور میں اس کو محبوب رکھتا ہوں (کیوں کہ اس سے میرے میں تواضع پیدا ہوتی ہے)۔ عام لوگ موت کو برا جانتے ہیں اور مجھے موت پیاری ہے (اس لیے کہ اس کے ذریعہ پروردگار سے ملاقات ہوگی)۔

دنیا و آخرت کی بھلائی

حضرت ابن مسعود رضؓ فرماتے ہیں جس کو تین چیزیں مل گئیں اس کو دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی۔

(۱) اللہ کے ہر فیصلہ پر راضی ہونا (۲) مصیبتوں پر صبر کرنا (۳) راحت کے وقت دعا کرنا۔

بظاہر یہ چیزیں بہت معمولی سی دکھائی دیتی ہیں لیکن حقیقتاً ان میں سے ہر ایک، دولت و راحت کا نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔

اے عاشق کمر کس لے

حضرت ابو ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

Marfat.com

میں ایک صاحب آئے آپ اس وقت سیدھے لیٹے ہوئے تھے۔ عرض کیا۔ یارسول اللہؐ کیا آپ کو کچھ تکلیف ہے؟ فرمایا بھوک لگی ہے! یہ سُن کر وہ صاحب بے قرار ہوگئے اور اُلٹے پاؤں واپس ہوئے۔ کسی کے یہاں پانی کھینچنے پر مزدوری کی (ایک ڈول کے بدلہ ایک کھجور) جو کھجوریں ملیں دوڑے دوڑے آپ کی خدمت میں لاکر پیش کردیں۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غالباً یہ تم نے میری محبت میں کیا؟ جی حضور بالکل ایسا ہی فرمایا، مصیبتوں کے لیے تیار ہوجاؤ، خدا کی قسم مجھ سے محبت کرنے والے پر بلائیں اس طرح اترتی ہیں جیسے پہاڑ پر سے پانی۔

دنیا کی نعمتوں سے دھوکا نہ کھا

حضرت عقبہ بن عامرؓ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل فرماتے ہیں۔ اگر تم کسی شخص کو دیکھو کہ اللہ نے اس کو اس کی پسندیدہ و مطلوبہ چیزیں عطا فرمادیں اس کے باوجود وہ نافرمانی پر قایم ہے تو سمجھ لو کہ یہ اللہ کا انعام نہیں بلکہ استدراج (ڈھیل) ہے۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ	اور پھر جب بھول گئے جو نصیحت
فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ	کی تھی ان کو کھول دیے ہم نے
كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا	ان پر دروازے ہر چیز کے یہاں
فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ	تک کہ جب خوش ہوئے پائی ہوئی
بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ	چیز سے پکڑا ہم نے ان کو اچانک
مُّبْلِسُوْنَ	پھر ہوگئے وہ نا امید

نیکی کا خزانہ

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ کسی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، سب سے زیادہ مصیبتیں کن لوگوں پر نازل ہوتی ہیں؟ فرمایا، انبیاء علیہم السلام پر پھر صالحین پر پھر نیکی میں جوان کے زیادہ قریب ہو

Marfat.com

(یعنی جو شخص جتنا زیادہ متقی پرہیزگار ہوگا اتنا ہی زیادہ مصائب میں گرفتار رہے گا) اس کے بعد فرمایا۔ صدقہ کو خاموشی سے چھپا کر ادا کرنا نیز تکالیف و مصائب پر صبر کرنا نیکی کا خزانہ ہے۔

انبیاء و صالحین کا راستہ

وہب بن منبہ فرماتے ہیں، میں نے حواریین میں سے کسی کی کتاب میں یہ لکھا دیکھا ہے۔ اے انسان اگر تجھ پر بڑی بڑی مصیبتیں نازل ہوں تو خوش ہو جا کہ یہ انبیاء و صالحین کا راستہ ہے جس پر تجھے چلایا گیا۔

اور اگر تجھے نعمتیں مل جائیں تو یہ رونے کا موقع ہے کیوں کہ تجھے اس کے راستہ سے ہٹا دیا گیا۔

فاقہ پر خوشی

حضرت فتح موصلیؒ کے اہل و عیال کو ایک مرتبہ فاقہ ہوا تو انہوں نے اللہ سے دعا کی، یا اللہ کہیں یہ جان لوں کہ کس عمل کے نتیجے میں یہ فاقہ کی نعمت ملی تو میں اس عمل کو اور زیادہ کروں۔

فائدہ: [illegible] اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ سے فقر و فاقہ کی دعا کی جائے اللہ سے ہمیشہ امن و عافیت کی دعا کرنی چاہیے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو صبر کی دعا مانگتے پر ٹوکا کہ تم تو اللہ سے مصیبت کا سوال کر رہے ہو کیوں کہ صبر تو جب ہی ہوگا جب کوئی مصیبت آئے، اللہ سے عافیت طلب کرو۔ البتہ اگر اللہ کی طرف سے فقر و فاقہ یا بیماری وغیرہ میں مبتلا کر دیا جائے تو اس سے پریشان نہ ہو اور شکوہ و شکایت نہ کرے بلکہ اس امید پر خوش ہو کہ اس کے نتیجے میں اللہ گناہ معاف اور آخرت کی نعمتیں عنایت فرمائے گا۔

بہادر عورت

مسلم بن بسارؒ کہتے ہیں، میں ایک مرتبہ بحرین گیا، وہاں ایک عورت نے میری دعوت کی۔ وہ عورت بظاہر مالدار تھی اس کے چند لڑکے تھے اور

Marfat.com

غلام بھی تھے لیکن وہ خود غمگین نظر آرہی تھی۔ میں نے چلتے وقت معلوم کیا کوئی حاجت ہو تو بتاؤ۔ کہنے لگی، یہ خواہش ہے کہ آپ جب کبھی یہاں تشریف لائیں میرے یہاں قیام فرمائیں۔ چند سال کے بعد میرا پھر جانا ہوا، اس کے یہاں پہنچا تو نقشہ بدلا ہوا پایا، نہ لڑکے ہی نظر آئے نہ غلام نیز دولت کے آثار بھی دکھائی نہ دیے لیکن عورت انتہائی خوش وخرم تھی۔ میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگی۔ آپ کے جانے کے بعد مال تجارت دریا میں غرق ہوگیا اور جو خشکی کے راستہ سے گیا تھا وہ برباد ہوگیا۔ لڑکوں کا انتقال ہوگیا۔ غربت کی وجہ سے غلام فرار ہوگئے۔ میں نے کہا۔ اللہ تجھ پر رحم کرے اس پر خوشی کیسی؟ کہنے لگی۔ پہلے میں اس لیے غمگین تھی کہ مجھے یہ خطرہ تھا کہیں اللہ نے میری نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں نہ دے دیا ہو، اب ساری نعمتیں چھن گئیں تو یقین ہے کہ آخرت میں ملیں گی اس لیے خوش ہوں۔

ہر تکلیف نعمت ہے

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں، کسی صحابیؓ نے ایک عورت کو دیکھا جس سے زمانہ جاہلیت میں خوب واقفیت تھی اس سے گفتگو بھی کی وہ جانے لگی تو ٹکٹکی باندھ کر اس کو دیکھتے رہے، اچانک دیوار گری اور چہرہ پر چوٹ آگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا سنا ڈالا آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جس بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے دنیا ہی میں اس کے گناہوں کی سزا دے دیتا ہے۔

قرآن کی امید افزا آیت

حضرت علی رضؓ نے فرمایا۔ کیا میں تم کو ایک ایسی آیت بتاؤں جو قرآن میں سب سے زیادہ امید افزا ہے؟ لوگوں نے کہا۔ ضرور بتایئے۔ فرمایا۔

وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ	جو مصیبتیں تم پر آتی ہیں وہ تمہارے
فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ	اعمال کی وجہ سے آتی ہیں اور بہت
يَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ	سی کو وہ معاف کردیتا ہے۔

Marfat.com

رسول اکرم کا تعزیتی خط

حضرت معاذ بن جبل رضؓ کے صاحبزادے کے انتقال پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب ذیل تعزیتی خط لکھا۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے معاذ بن جبل کے نام۔

السلام علیکم: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اما بعد۔ اللہ تعالیٰ تم کو اس تکلیف پر اجر عظیم، صبر جمیل اور ہم سب کو شکر کی توفیق مرحمت فرمائے۔ ہماری جانیں، اہل وعیال اور اموال و اسباب سب اللہ کا مبارک عطیہ اور امانت ہیں جن سے ہم ایک مقررہ وقت تک فائدہ اٹھاتے ہیں اور وقت معین پر یہ امانت واپس لے لی جاتی ہے۔ ہر انسان پر ان نعمتوں کے ملنے کے وقت شکر اور واپسی پر صبر ضروری ہے تمہارا بیٹا بھی بطور امانت تمہارے پاس تھا۔

اللہ نے نہایت مسرت وخوشی کے ساتھ تم کو دیا تھا اور اجر عظیم کے وعدہ کے ساتھ واپس لے لیا۔

اے معاذ جزع فزع نہ کرنا، ایسا نہ ہو کہ یہ رونا دھونا تمہارے ثواب کو ضائع کردے۔ اس سے نہ تو مرنے والا ہی واپس آسکے گا اور نہ غم کم ہوگا۔ اس مصیبت کو اس تصور سے ہلکا کرو کہ کل کو مجھے بھی مرنا ہے۔

مصیبت کا شکوہ نہ کر

حضرت انس بن مالک رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل فرماتے ہیں۔ جو شخص دنیا کے معاملہ میں غمگین ہوا۔ وہ گویا اللہ پر ناراض ہوا۔ جس نے مصیبت پر شکوہ کیا اس نے گویا اللہ کی شکایت کی۔ اور جس نے مال کے لالچ میں مال دار کے ساتھ تواضع کی (یوں سمجھو) اللہ نے اس کا دو تہائی دین برباد کر دیا (تواضع صرف اللہ کے لیے چاہیے مال جیسی حقیر چیز کے لیے کسی کی خوشامد کرنا انتہائی پستی اور ذلت ہے، اس سے انسان کا دین

Marfat.com

برباد ہو جاتا ہے) جس کو قرآن ملا اور وہ دوزخ میں گیا۔ (اس پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے) اس کو اللہ نے رحمت سے دور کر دیا۔ (قرآن انسانوں کو دوزخ سے بچا کر جنت میں داخل کرانے کے لیے نازل ہوا ہے کس قدر افسوس کی بات ہوگی کہ قرآن پر ایمان رکھنے کے باوجود انسان جہنم میں جائے)۔

تورات کی چار سطر

وہب بن منبہ فرماتے ہیں، میں نے توراۃ میں چار سطریں دیکھیں۔

۱۔ جس نے اللہ کی کتاب پڑھی پھر بھی یہ وہم کیا کہ میری مغفرت نہیں ہوگی وہ اللہ کی آیتوں کا مذاق بناتا ہے۔

۲۔ جس نے اپنی مصیبت کا شکوہ کیا اس نے درحقیقت اللہ کی شکایت کی۔ (نعوذ باللہ)

۳۔ جو دنیا کے نہ ملنے پر رنجیدہ ہوا، وہ گویا اللہ کے فیصلہ سے ناخوش ہوا۔

۴۔ جو کسی مال دار کے سامنے جھکا اس کا دو تہائی دین برباد ہو گیا۔ (ایسا لگتا ہے کہ آج دین کی بربادی کی فکر سے عوام و خواص سب ہی بے نیاز ہو چکے ہیں)۔

صبر کا ثواب بار بار ملتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ جب کوئی مسلمان پرانی تکلیف کو یاد کر کے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھتا ہے تو اس کو اس وقت پھر اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا تکلیف کے وقت ملا تھا۔ (یہ سلسلہ برابر جاری رہے گا جتنی مرتبہ یاد کر کے صبر کرے گا بار بار ثواب پائے گا)۔

حضرت عثمانؓ کی عجیب عادت

حضرت عثمان غنی رضؓ کی عادت تھی، جب بھی گھر میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو ساتویں دن گود میں لے کر پیار کرتے۔ کسی کے معلوم کرنے پر فرمایا، یہ اس لیے

Marfat.com

کرتا ہوں کہ میرے دل میں بچہ کی محبت پیدا ہو تاکہ اگر مر جائے تو ثواب بھی خوب ملے۔ (جتنی زیادہ پیاری چیز کے ضائع ہونے پر صبر کرے گا اتنا ہی ثواب زیادہ ہو گا۔)

تعزیت مسنون ہے

حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں، ایک صاحب بچہ کو گود میں لے کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آیا کرتے تھے۔ اچانک غائب ہو گئے۔ چند روز نہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خیریت معلوم کی۔ کسی نے کہا ان کے بچے کا انتقال ہو گیا۔ فرمایا ہم کو بتایا کیوں نہیں؟ ان کی تعزیت کے لیے چلنا چاہیے۔ جب ان کے یہاں پہونچے تو وہ نہایت فکرمند نظر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس بچہ کو بڑھاپے کا سہارا سمجھتا تھا۔ فرمایا، کیا تمہاری خوشی کے لیے یہ بات کافی نہیں کہ جب قیامت میں اس بچہ سے جنت میں جانے کے لیے کہا جائے گا تو وہ کہے گا۔ یا اللہ اور میرے والدین؟ حکم ہو گا، تو جنت میں داخل ہو۔ یا اللہ اپنے والدین کے بغیر ہی؟ تیسری مرتبہ اس سے پھر یہی کہا جائے گا۔ وہ کہے گا والدین کے بغیر نہیں جاؤں گا۔ حکم ہو گا، اچھا اپنے والدین کو بھی لے جا یہ سن کر وہ صاحب نہایت خوش ہوئے اور سارا غم کافور ہو گیا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی موت پر تعزیت کرنا سنت ہے)۔

تعزیت و عیادت کا ثواب

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے معلوم کیا۔ (۱) یا اللہ عیادت کرنے کا کتنا اجر ہے؟

فرمایا۔ عیادت کرنے والا گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی پیدا ہوا ہے۔ (یہاں گناہ صغیرہ مراد ہیں نیز یہ بھی ضروری ہے کہ عیادت صرف اللہ کی رضا کے لیے کی جائے)

(۲) جنازہ کی شرکت کا کتنا ثواب ہے؟

Marfat.com

فرمایا۔ جنازہ میں شریک ہونے والا جب مرتا ہے تو اس کے جنازہ میں شرکت کے لیے فرشتوں کو بھیجا جاتا ہے جو جھنڈے لیے قبر تک پھر حشر تک جائیں گے۔

(۲) تعزیت کا کیا اجر ہے؟

فرمایا۔ اس کو قیامت میں عرش کے سایہ میں جگہ دی جائے گی۔ (اخلاص کے بغیر یہ ثواب نہیں ملتا)۔

دو گھونٹ، دو قطرے، دو قدم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

دو گھونٹ اللہ کو بہت زیادہ پسند ہیں۔ ایک غصہ کا گھونٹ، دوسرا صبر کا۔

اس کو دو قطرے نہایت محبوب ہیں۔ ایک جہاد میں خون کا قطرہ۔ دوسرا آنکھ کا آنسو جو رات کی تنہائی میں صرف اللہ کے خوف سے نکلے۔

اسی طرح دو قدم اس کی نظر میں بہت پسندیدہ ہیں۔ ایک وہ قدم جو فرض نماز کے لیے اٹھے۔ دوسرا وہ جو کسی کی عیادت و تعزیت کے لیے اٹھے۔

موت پر حد سے زیادہ غم نہ کر

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے صاحبزادے کا انتقال ہو گیا ان کو اس کا بہت صدمہ ہوا۔

دو فرشتے مقابل کی شکل میں آئے (ایک مدعی دوسرا مدعا علیہ بن کر)۔ مدعی نے کہا۔ میں نے اپنے کھیت میں بیج بویا تھا اس نے اس کو روند کر خراب کر دیا۔ مدعا علیہ نے کہا۔ حضرت میں سیدھے راستہ پر چل رہا تھا لیکن راستہ اس کے کھیت کے بیچ میں ہو کر جاتا تھا (یعنی اس نے راستہ کے بیچ میں کھیت بویا) حضرت سلیمان علیہ السلام نے مدعا علیہ سے فرمایا خطا تیری ہے تو نے شاہ راہ عام پر کھیت کیوں بویا تجھے یہ خبر نہیں تھی کہ یہاں سے

Marfat.com

سب لوگ گزریں گے۔ فرشتہ نے عرض کیا۔ حضرت آپ بچہ کی موت پر اس قدر غمگین کیوں ہیں کیا آپ کو یہ خبر نہیں کہ موت آخرت کا راستہ ہے۔ سلیمانؑ نے اللہ سے توبہ کی اور پھر کسی کی موت پر غم نہ کیا۔

صبر کا نمونہ

حضرت بن عباس رضؓ کو سفر میں صاحبزادے کے انتقال کی خبر ملی تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے بعد فرمایا۔ وہ پردہ کی چیز تھی اللہ نے اس کو چھپا لیا۔ ایک بوجھ تھا جس کو اللہ نے ہلکا کر دیا۔ اللہ مجھے اس کا اجر عطا فرمائے گا۔ پھر دو رکعت نماز پڑھ کر فرمایا۔ اللہ نے جس بات کا حکم دیا میں نے اس پر عمل کیا یعنی صبر و نماز۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا	اے ایمان والو صبر اور نماز
اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ	کے ذریعہ مدد حاصل کرو
الصَّلٰوۃِ	

ہر مصیبت پر انا للہ پڑھو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو اس (معمولی تکلیف) پر بھی انا للہ پڑھو۔ یہ بھی ایک مصیبت ہے (اور اس پر بھی ثواب ملے گا)۔

انا للہ کی برکت

حضرت ام سلمہ رضؓ کہتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مصیبت میں انا للہ پڑھے گا اور اللہ سے اجر و ثواب نیز نعم البدل کی دعا کرے گا اللہ اس کو ضرور عطا فرمائے گا۔

کہتی ہیں میرے شوہر ابو سلمہ رضؓ کا انتقال ہوا۔ میں نے یہ دعا پڑھی لیکن

Marfat.com

دل میں یہ خیال آتا رہا کہ ابوسلمہ سے بہتر کون ملے گا۔ لیکن اللہ نے ایسا نعم البدل عطا فرمایا جو میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح ہو گیا۔

یہ دعا صرف امت محمدیہ کو ملی

حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ صرف امت محمدیہ کو عطا فرمائی گئی ہے، اگر دوسروں کو دی گئی ہوتی تو حضرت یعقوب علیہ السلام کو ضرور ملتی اور وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے غم میں اسی دعا کو پڑھتے یَا اَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ (ہائے افسوس یوسف پر) نہ کہتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رونا

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ کا انتقال ہوا تو آپؐ کی آنکھیں تر ہو گئیں۔ عبدالرحمٰنؓ حیرت سے کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ رو رہے ہیں؟ (آپ نے تو ہم کو رونے سے منع فرمایا ہے) فرمایا۔ اس رونے سے منع نہیں کیا بلکہ چیخنے، چلانے، کپڑے پھاڑنے جسم کو مارنے کوٹنے سے منع کیا ہے۔ آنکھوں میں آنسو کا آنا نور رحمت ہے جس میں اتنی بھی رقت نہ ہو تو گویا اس کا دل رحم سے بالکل خالی ہے۔ ہر تکلیف پر قلب غمگین ہوتا ہی ہے، آنکھوں سے آنسو نکل ہی آتے ہیں، لیکن زبان سے کوئی ایسی بات نہ کہنی چاہیے جو اللہ کو ناپسند ہو۔

اللہ کی پانچ نعمتیں

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں۔ اللہ نے تم سے خطا، بھول اور ان چیزوں کو معاف کر دیا جن کے کرنے کی طاقت نہ ہو اور مجبوری میں تمہارے لیے حرام کو حلال کر دیا۔ اور تم کو پانچ چیزیں عطا فرمائیں۔

(۱) اپنے فضل سے دنیا عطا فرمائی پھر بطور قرض کے اس کو طلب کیا۔

Marfat.com

اگر تم اللہ کے مطالبہ پر برضا و خوشی مال خرچ کرو گے تو دس گنا سے سات سو گنا تک بدلہ پاؤ گے بلکہ بعض کو بے حساب بدلہ بھی ملے گا۔

(۲) تم سے دنیا چھین لی تمہاری کراہت کے ساتھ لیکن تمہارے صبر کرنے پر اس کے بدلے آخرت میں بے انتہا اجر دے گا۔

(۳) شکر پر نعمت کی زیادتی کا وعدہ فرمایا۔

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ — اگر شکر کرو گے تو اور زیادہ نعمتیں دوں گا

(۴) کوئی کتنا بھی بڑا گناہ کرلے، توبہ سے وہ گناہ معاف ہو جاتا ہے بلکہ تائب سے اللہ محبت بھی کرنے لگتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ — اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں سے محبت رکھتا ہے

(۵) ایک ایسی چیز عطا فرمائی کہ اگر وہ جبرائیلؑ و میکائیلؑ کو مل جاتی تو وہ اس کو بہت بڑا جانتے۔ وہ یہ اعلان ہے۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ — مجھے پکارو (دعا کرو) میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا (یعنی تمہاری دعا قبول کروں گا)

عقلمند کی پہچان

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے بیٹے کے انتقال پر ایک مجوسی تعزیت کے لیے آیا اس نے ایک جملہ کہا۔ حضرت بن مبارکؒ کو اتنا پسند آیا کہ فوراً لکھ لیا۔ وہ جملہ یہ تھا۔

"عقلمند وہ ہے جو اس کام کو آج کرلے جس کو جاہل نادان پانچ روز کے بعد کرے گا۔"

صبر جاہل نادان بھی کرتا ہے لیکن وقت نکلنے کے بعد وہ بھی مجبوراً

صبر کی تین قسمیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ تعزیت کرنے والے کو مصیبت زدہ کے برابر اجر ملتا ہے۔ نیز فرمایا صبر کی تین قسمیں ہیں۔

Marfat.com

۱۔ صبر علی الطاعۃ: اطاعت و فرمانبرداری میں جو تکلیف ہوتی ہے اس پر صبر کرنا۔
۲۔ صبر علی المصیبۃ: تکلیف و مصیبت پر صبر کرنا۔
۳۔ صبر علی المعصیۃ: گناہ چھوڑنے میں جو مشقت ہوتی ہے اس پر صبر کرنا۔

پھر فرمایا صبر علی المعصیۃ پر تین سو، صبر علی الطاعۃ پر چھ سو، اور صبر علی المصیبۃ پر نو سو درجات ملتے ہیں۔

صبر کو آسان کرنے کی تدبیر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر مصیبت آئے (اور اسے صبر کرنا دشوار معلوم ہوتا ہو) وہ میرے مصائب کو یاد کرے۔ (اس سے صبر کرنا نہایت آسان ہو جائے گا)۔

ایک کتاب کی چھ سطر

۱۔ جو دنیا کے معاملہ میں غمگین ہوا وہ گویا اللہ سے ناراض ہوا۔ (نعوذ باللہ من ذالک)
۲۔ جس نے اپنی مصیبت کا شکوہ کیا اس نے گویا اللہ کی شکایت کی۔
۳۔ جو اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کا رزق کہاں سے آرہا ہے (یعنی حلال و حرام کی تمیز نہیں کرتا) گویا وہ اس سے بے فکر ہے کہ اللہ اس کو کسی بھی دروازے سے جہنم میں داخل کر دے۔
۴۔ جو گناہ کرتے ہوئے ہنستا ہے وہ روتا ہوا جہنم میں جائے گا۔
۵۔ جس پر شہوت کا غلبہ ہوتا ہے (اور اس کو پورا کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے) اس کے دل سے خوفِ آخرت نکال لیا جاتا ہے۔
۶۔ جس نے لالچ کی وجہ سے کسی مالدار کی چاپلوسی کی وہ ہمیشہ محتاج ہی رہے گا۔

Marfat.com

احادیث

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَہٗ کُلَّہٗ لَہٗ خَیْرٌ وَلَیْسَ ذَالِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْہُ سَرَّاءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ وَاِنْ اَصَابَتْہُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ (مسلم)

مومن کا معاملہ عجیب ہے اس کے ہر کام میں بھلائی ہی بھلائی ہے اور یہ بات مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ بھلائی پہنچتی ہے تو شکر کرتا ہے، تکلیف پر صبر کرتا ہے۔ دونوں چیزیں اس کے حق میں بہتر ہیں۔

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّصِبْ مِنْہُ (بخاری)

اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے مصیبتوں میں گرفتار کردیتا ہے

لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ (متفق علیہ)

پہلوان وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ وہ ہے جو غصہ کے وقت نفس پر قابو پائے۔

Marfat.com

اہل و عیال پر خرچ کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بہتر پیسہ وہ ہے جو اہل و عیال یا جہاد کی غرض سے سواری خریدنے یا اللہ کے راستہ میں ساتھیوں پر خرچ کیا جائے۔ (اہل و عیال کو مقدم رکھا یہ اس کے افضل ترین ہونے کی دلیل ہے)۔

نیز فرمایا۔ اس سے زیادہ بہتر کون شخص ہوگا جو اپنی چھوٹی اولاد (نابالغ) کے لیے (کمانے میں) محنت کرے۔

تین قرضے اللہ معاف کرادے گا

ثابت البنانیؒ سے حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جو شخص تین کاموں کے لیے قرضہ لے اور ادا کیے بغیر مرجائے تو اللہ اس کے قرضہ کا ذمہ دار ہے (قیامت میں قرض خواہوں کو راضی کر کے معاف کرادے گا)۔

۱۔ جس نے فسق و فجور سے بچنے کے لیے نکاح کیا اور اس سلسلہ میں کسی سے قرضہ لیا اور ادا نہ کرسکا۔

۲۔ جہاد وغیرہ میں مسلمانوں کی امداد کے لیے قرضہ لیا اور ادا کیے بغیر ہی مرگیا۔

۳۔ کسی غریب کی تجہیز و تکفین کے لیے قرضہ لیا اور ادا نہ کرسکا اسی حال میں موت آگئی۔ (لیکن قرضہ لیتے وقت ادا کرنے کی نیت ہونی چاہیے)۔

ثابت البنانیؒ نے یہ واقعہ حضرت حسن بصریؒ سے ذکر کیا تو وہ کہنے لگے شاید بڑھاپے کی وجہ سے حضرت انسؓ کا حافظہ کمزور ہوگیا اس میں ایک بات

Marfat.com

اور رہ گئی اور وہ سب سے اہم ہے وہ یہ کہ جو شخص اہل و عیال کی ضرورت کے لیے (مجبوراً) قرضہ لے اور (باوجود ارادہ و کوشش کے) ادا نہ کر سکے۔ اس کے اور قرض خواہ کے درمیان قیامت میں جھگڑا نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ دلوں کے حالات سے واقف ہے اگر کوئی شخص یہ سوچ کر اولاد کے لیے قرضہ لے کہ یہ معاف تو ہو ہی جائے گا دینے کی نیت ہی نہ ہو یا بلاضرورت قرضہ لے گا وہ معافی کی توقع نہ رکھے۔

فرشتوں کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا کہ آسمان میں دو فرشتے ہیں جن کا کام صرف یہ دعا کرنا ہے۔

ایک کہتا ہے۔ یا اللہ خرچ کرنے والے کو بدلہ عطا فرما۔

دوسرا کہتا ہے۔ یا اللہ بخیل کے مال کو برباد کر دے۔

دارومدار نیت پر ہے

حضرت مکحول رضؓ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، جو شخص دنیا کا مال اس غرض سے کمائے کہ سوال سے بچ جائے۔ اہل و عیال کی ذمہ داری پوری کر سکے۔ پڑوسی کے ساتھ سلوک کر سکے تو قیامت میں (اس عمل کی وجہ سے) اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا (حلال و حرام کا خیال رکھنا ہر حال میں ضروری ہے)۔

اور جو مال داری اور فخر و ریا کے خیال سے مال حاصل کرے گا (اگرچہ حلال ہی کیوں نہ ہو) تو قیامت میں اللہ اس پر غصہ ہوگا۔

دنیا کی مثال

حضرت ابوکبشہ انماری رضؓ کہتے ہیں ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے دنیا کی مثال اس طرح بیان فرمائی۔

چار آدمی ہیں۔ ایک کو علم اور مال دونوں چیزیں دی گئیں، وہ اپنے علم کے مطابق مال میں عمل کرتا ہے۔

دوسرے کو صرف علم دیا گیا لیکن وہ یہ نیت رکھتا ہے کہ اگر اللہ مجھ کو مال دیتا تو میں اس میں اس مال دار عالم کی طرح عمل کرتا۔

یہ دونوں ثواب کے اعتبار سے برابر ہیں (ایک عمل کی وجہ سے دوسرا نیت کی وجہ سے)

تیسرے کو صرف مال دیا۔ وہ مال کا حق ادا نہیں کرتا غلط مواقع میں خرچ کرتا ہے۔

چوتھے کو نہ علم دیا نہ مال اور وہ مال دار کے عیش و عشرت کو دیکھ کر خواہش کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اس کی طرح عیش کرتا۔ یہ دونوں عذاب میں برابر ہیں۔

جنت میں کون لوگ رہیں گے؟

حضرت انس بن مالک رضؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ جنت میں ایسے صاف شفاف بالا خانے ہیں جن کا ظاہر اندر سے، باطن باہر سے نظر آتا ہے۔ کسی نے کہا۔ ان میں کون لوگ رہیں گے؟ فرمایا۔

۱۔ لوگوں کو کھانا کھلانے والے (اللہ کے لیے) یعنی مخیر۔
۲۔ خندہ پیشانی کے ساتھ ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے۔
۳۔ ہمیشہ روزہ رکھنے والے۔
۴۔ سلام کو عام کرنے والے۔
۵۔ رات کو جس وقت عام لوگ آرام کرتے ہوتے ہیں، نماز پڑھنے والے (تہجد گزار)

صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ان سب پر عمل کرنا تو بہت دشوار ہے پھر یہ مقام کیسے حاصل ہو گا۔ فرمایا۔

Marfat.com

۱۔ اہل وعیال پر خرچ کرنے والا مخیر ہے۔
۲۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کا پڑھنا طیب کلام میں داخل ہے۔
۳۔ جس نے رمضان کے روزے رکھے گویا ہمیشہ روزے رکھے۔
۴۔ جس نے اپنے بھائی کو سلام کیا وہ سلام کا پھیلانے والا ہے۔
۵۔ جس نے عشا و فجر جماعت سے پڑھی گویا اس نے ساری رات عبادت کی۔ (اس وقت غیر مسلم اور ناخدا ترس خواب غفلت میں ہوتے ہیں۔)

نمازی غلام کے چہرہ پر نہ مارو

حضرت ابوذر رضؓ نے ایک مرتبہ اپنے غلام کے چہرے پر طمانچہ مارا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نمازیوں کے چہرے پر نہ مارا کرو، ان کو وہی کھلاؤ پہناؤ جو خود کھاتے پہنتے ہو۔ (شریف و دیندار ملازموں سے برا رویہ رکھنے والے اس سے سبق حاصل کریں۔)

بدگمانی ہر حال میں غلط ہے

ایک صحابی رضؓ نے اپنی بیوی سے پانی طلب کیا۔ بیوی نے باندی کو بلایا اس نے آنے میں تاخیر کی۔ مالکہ نے بدظنی کی بنیاد پر باندی کو الزام لگایا۔ صحابی رضؓ نے بیوی سے فرمایا۔ یا تو اپنی بات کے ثبوت میں چار گواہ پیش کرو ورنہ قیامت میں تم پر حد لگائی جائے گی۔ بیوی نے فوراً باندی کو آزاد کر دیا۔ تاکہ یہ آزادی گناہ (بدظنی) کا کفارہ بن جائے۔ (آج کل ہم لوگ کس درجے کی بدظنی میں مبتلا ہیں اس پر ذرا غور کریں!)

ملازم سے طاقت کے مطابق کام لو

حضرت ابوذر رضؓ نے فرمایا۔ تمہارے بھائیوں کو اللہ نے تمہارا ماتحت

Marfat.com

(غلام یا ملازم) بنا دیا ہے لہٰذا ان کو وہی کھلاؤ پلاؤ جو خود کھاتے پیتے ہو۔ ان کی طاقت سے زیادہ ہرگز کام نہ لو اور اگر کبھی ایسی ضرورت پڑ جائے تو ان کی مدد کے لیے کام میں خود لگ جایا کرو۔

آج کے دور میں ملازم جانوروں کی طرح کام کرنے کے لیے ہی ہے
کام کرتے وقت اس بے چارے پر کچھ بھی کیوں نہ گزر جائے ظالم
جفا کار آقاؤں کو اس کا احساس تک نہیں ہوتا وہ سمجھ لیں کہ
ایک دن فیصلہ کا آنے والا ہے۔

برے برتاوے کی سزا

حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ غلام کے ساتھ بُرا برتاؤ کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ ان کے ساتھ اولاد جیسا معاملہ کرو جو خود کھاتے ہو وہی ان کو کھلاؤ۔ (ملازم کے لیے بھی یہی حکم ہے) اور جو غلام نمازی ہو وہ تمہارا بھائی ہے۔ کسی نے معلوم کیا غلام کو ایک دن میں کتنی مرتبہ معاف کریں۔ فرمایا ستر مرتبہ۔

جانوروں کے ساتھ بھی سلوک کرو

ایک مرتبہ صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لے جارہے تھے۔ راستہ میں اونٹ بندھا دیکھا۔ شام کو واپسی پر اس اونٹ کو وہیں بندھا پایا۔ اس کے مالک سے معلوم کیا۔ کیا آج اس کو کھانا نہیں دیا؟ اس نے کہا۔ جی نہیں۔ فرمایا۔ قیامت میں یہ اونٹ تجھ سے جھگڑے گا۔ (تو اس وقت تیرے پاس کیا جواب ہوگا؟)

رسول اللہ کی تنبیہ

حضرت علیؓ سے مروی ہے، ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگو غلاموں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، ان کو وہی کھلاؤ پہناؤ جو

Marfat.com

خود کھاتے پہنتے ہو۔ ان کی طاقت سے زیادہ ہرگز کام نہ لو وہ تمہارے جیسے ہی انسان ہیں، خبردار! جو اپنے غلام پر زیادتی کرے گا تو قیامت کے دن میں غلام کی طرف سے مدعی ہوں گا اور اللہ حاکم ہوگا۔

عون بن عبداللہ رح کا غلام نافرمانی کرتا تو اس سے فرماتے۔ تو اپنے آقا کے کتنا مشابہ ہے۔

تین آدمیوں کے لیے دوگنا اجر

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمیوں کے لیے دوگنا اجر ہے۔

۱۔ جس نے اپنی باندی کو عمدہ تہذیب سکھائی پھر آزاد کر کے نکاح کر دیا۔

۲۔ اہل کتاب (یہودی یا نصرانی) جو مسلمان ہوگیا۔

۳۔ جس نے دنیا کے آقا کے ساتھ مولائے حقیقی کی بھی اطاعت کی۔

روٹی کا ٹکڑا اور مغفرت

ایک مرتبہ عبداللہ بن عمر رض نے روٹی کا ٹکڑا پڑا دیکھا تو غلام سے فرمایا اسے صاف کر کے رکھ دے۔ شام کو افطار کے وقت غلام سے وہ ٹکڑا مانگا تو اس نے کہا۔ وہ تو میں نے کھا لیا۔ فرمایا، جا تو آزاد ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو روٹی کا پڑا ٹکڑا اٹھا کر کھا لیتا ہے تو اس کے پیٹ میں پہنچنے سے پہلے ہی اللہ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے، اب جس کی مغفرت ہوگئی ہیں اس کو غلام کس طرح بنائے رکھوں۔ (سبحان اللہ کیا انداز تھا ہمارے بزرگوں کا)۔

تنبیہ: ہمارے اسلاف کا زرخرید غلاموں کے ساتھ یہ رویہ تھا۔ محض خدمت کے لیے چند پیسوں پر رکھے جانے والے ملازموں کے ساتھ آج ہمارا کیا رویہ ہے کہ جانوروں کی طرح ان سے سخت ترین کام لیے جاتے ہیں۔ ذرا سی غلطی پر جس ذلت وحقارت کے ساتھ ان کو پھٹکارتے ہیں نا قابل بیان ہے۔ گھر کے چھوٹے بڑوں کا بچا ہوا کھانا، پھٹے پرانے کپڑے دے کر سمجھتے ہیں ہم نے ان پر

Marfat.com

بڑا احسان کیا۔ وہ غریب اس برتن میں پانی بھی نہیں پی سکتا جو رئیس اور رئیس زادوں کے لیے مخصوص ہیں، ایک دسترخوان پر کھانے کا تو تصور ہی محال ہے۔ اس وقت کا تصور کرو جب سب اپنے مالک حقیقی کے سامنے کھڑے ہوں گے اور ذرّے ذرّے کا حساب ہوگا اور یہ ملازم و غلام مالک کے رویہ کی شکایت کرتا ہوگا۔ تعجب ہے انسان اپنے لیے تو یہ خواہش رکھتا ہے کہ مالک کائنات اس کے ساتھ اعزاز و اکرام کا معاملہ کرے لیکن خود چند پیسوں کے غرور میں اپنے ملازم کے ساتھ یہ معاملہ نہیں کرتا۔

Marfat.com

یتیم کے ساتھ حُسن سلوک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص رحمت و شفقت کے ساتھ کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے گا تو ہر بال کے بدلے ایک نیکی دی جائے گی، ایک گناہ معاف کیا جائے گا اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا۔

نیز فرمایا جو کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کرے گا یہاں تک کہ وہ بے نیاز ہو جائے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ یہ الگ بات ہے کہ شرک وغیرہ میں مبتلا ہو کر خود کو جنت سے محروم کرلے۔

صبر اور جنت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کی بینائی سلب ہو جائے۔ (آنکھیں جاتی رہیں) اور وہ اس پر صبر کرے، اسی طرح جو اپنی تین بچیوں کو ادب سکھائے اور ان کی شادی کردے اور اگر خدانخواستہ ان میں سے کسی کا انتقال ہو جائے اور یہ صبر کرے تو اس پر بھی جنت واجب ہو جاتی ہے۔ ایک دیہاتی نے کہا۔ یا رسول اللہ اگر دو بچیاں ہوں تب؟ فرمایا تب بھی۔

یتیم اور قلب کی نرمی

ایک صحابی رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قلب کی سختی کی شکایت کی۔ فرمایا یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور اس کو کھانا کھلایا کرو قلب نرم ہو جائے گا

کسی نے کیا خوب فرمایا

جس گھر میں یتیم ہے ان کے لیے خوشخبری بھی ہے اور ہلاکت بھی۔ جنہوں نے یتیم کی قدر کی، اس کے ساتھ حسن سلوک کیا ان کے لیے

Marfat.com

خوشخبری ہے اور جن لوگوں نے یتیم کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا وہ ہلاک ہوئے۔

یتیم کو نہ مارو

کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ میرے پاس ایک یتیم بچہ ہے میں اس کو کن باتوں پر مار سکتا ہوں؟ فرمایا جن باتوں پر اپنی اولاد کو مارتے ہو۔ (یعنی علم و ادب سکھانے پر)

فقیہ فرماتے ہیں۔ علم و ادب سکھانے میں بھی یتیم کو ناگزیر حالت میں مارنا چاہیے اور سخت ضرورت کے بغیر اس کو مارنے سے پرہیز ہی مناسب ہے۔ کیوں کہ حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی شخص کسی یتیم کو مارتا ہے تو اس کے رونے پر عرش الٰہی ہلنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے اس بچہ کو کس نے رُلایا جس کے باپ کو میں نے زمین کے نیچے چھپا دیا ہے۔ فرشتے لاعلمی ظاہر کرتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے۔ فرشتو گواہ رہو جو شخص میرے لیے کسی یتیم کو خوش کرے گا قیامت کے دن میں اس کو خوش کر دوں گا۔ (اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتیموں کے سروں پر پیار سے ہاتھ پھیرا کرتے تھے)۔ حضرت داؤد علیہ السلام سے اللہ نے فرمایا۔ یتیم کے حق میں شفیق باپ کی طرح بن جاؤ۔

لڑکیوں کے ساتھ نرمی کرو

حضرت انس بن مالک رضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں۔ جو بازار سے کوئی عمدہ چیز خرید کر لایا اور اپنے بچوں کو کھلائی تو اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا نیز فرمایا پہلے لڑکیوں کو کھلانا چاہیے، اللہ بھی لڑکیوں پر نرمی فرماتا ہے۔ جو لڑکیوں پر نرمی کرتا ہے اس کی مثال اللہ کے خوف سے رونے والے کی سی ہے جس کی بخشش ہو جاتی ہے۔ جو لڑکیوں کو خوش کرے گا اللہ تعالیٰ غم کے دن اس کو خوش کرے گا (یعنی قیامت کے دن۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ لڑکوں کو خوش نہ کیا جائے بلکہ لڑکیوں کے ساتھ زیادہ نرمی کا حکم ہے)

Marfat.com

احادیث

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا (بخاری)

میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح رہیں گے۔ (شہادت اور بیچ کی انگلی کو کھول کر دکھایا)

خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ (ابن ماجہ)

مسلمانوں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ بھلائی کی جاتی ہو اور سب سے برا گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہو۔

Marfat.com

زنا اور اس کی برائی

زنا انتہائی فحش اور گندا کام ہے اس سے ہر سلیم الفطرت انسان کو گھن آتی ہے مسلمان کو جو اسلام کی وجہ سے سلیم الفطرت ہونے کا مدعی ہے اس مہلک و خطرناک فعل سے بہت دور رہنا چاہیے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ	ظاہر اور پوشیدہ بے حیائی کے کام
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ؕ	کے قریب تک نہ جاؤ۔

مَا ظَهَرَ سے زنا اور مَا بَطَنَ سے قُبلہ (بوسہ) نظر و لمس وغیرہ مراد ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ	زنا کے قریب نہ جاؤ کہ یہ بے حیائی
كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ	کا کام اور برا
سَبِيْلًا ؕ	راستہ ہے

اس جگہ زنا کو فاحشہ فرمایا اور اس لیے اس سے پرہیز کی تاکید فرمائی برے راستہ سے مراد جہنم کی طرف لے جانے والا راستہ ہے۔ آنکھ، ہاتھ وغیرہ کے عمل کو بھی حدیث میں زنا قرار دیا گیا ہے۔

اَلْيَدَانِ تَزْنِيَانِ وَ	ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں اور آنکھیں
الْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ	بھی زنا کرتی ہیں۔

کسی غیر محرم کی طرف بلا ضرورتِ شرعی شہوت کے ساتھ دیکھنا یا چھونا زنا (یعنی زنا کی طرف مائل کرنے والا) ہے۔ ان حرکات سے بدکاری میں آدمی مبتلا ہو ہی جاتا ہے اس لیے ان سے بھی بچنے کا حکم دیا گیا۔ قرآن میں ہے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا	مسلمان مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ
مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا	اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں اور
فُرُوْجَهُمْ	شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔
وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ	اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجیے کہ

Marfat.com

مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ — وہ بھی اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

مسلمان مرد و عورتوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا کیوں کہ نگاہ کا تیر ہی قلب کو مائل کرتا ہے اور آدمی برائی میں پھنس جاتا ہے۔ زنا عظیم ترین گناہ ہے کیوں کہ اس سے مسلمان کی عزت و آبرو کا پردہ چاک اور نسب خلط ملط ہو جاتا ہے۔ جعفر بن ابی طالبؓ نے زمانہ جاہلیت میں بھی کبھی زنا نہیں کیا۔ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یہ گوارہ نہیں کہ کوئی میری بے حرمتی کرے لہٰذا میں کسی کی بے حرمتی کیوں کروں۔

زنا کی چھ برائیاں

ایک صحابی رضؓ نے فرمایا۔ زنا سے بچو، اس کے اندر چھ برائیاں ہیں۔ تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔

دنیا کی تین برائی

۱۔ اس سے روزی کی برکت جاتی رہتی ہے۔
۲۔ زانی بھلائی سے محروم رہتا ہے۔
۳۔ عام لوگوں کی نظر میں مبغوض و ملعون ہو جاتا ہے۔

آخرت کی تین برائی

۱۔ اس کی وجہ سے اللہ کو شدید غصہ آتا ہے اور جس پر اللہ غضبناک ہو جائے اس کا کہاں ٹھکانہ ہے۔
۲۔ زنا کی وجہ سے آخرت میں سخت حساب لیا جائے گا۔
۳۔ زانی کو جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

جہنم کی کچھ کیفیات

ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امینؑ سے فرمایا۔ جبرائیلؑ کچھ جہنم کی آگ کی کیفیت بیان کرو۔

Marfat.com

فرمایا۔ وہ بالکل سیاہ اور تاریک ہے، اگر سوئی کے ناکہ کے برابر دنیا میں ظاہر کر دی جائے تو دنیا اور اس کی تمام چیزوں کو جلا ڈالے۔ اگر دوزخیوں کا کپڑا زمین و آسمان کے درمیان لٹکا دیا جائے تو اس کی بدبو سے تمام دنیا والے مر جائیں۔ اگر زقوم کا ایک قطرہ ٹپکا دیا جائے تو لوگوں کی زندگی تنگ ہو جائے۔ ۱۹ فرشتے جو دوزخ پر مقرر ہیں اور قرآن پاک میں ان کا ذکر ہے ان میں سے ایک دنیا میں ظاہر ہو جائے تو اس کی دہشتناک و خوفناک صورت دیکھ کر کوئی زندہ نہ بچے۔ قرآن میں جن زنجیروں کا تذکرہ ہے اگر ایک زنجیر زمین پر ڈال دی جائے تو اس کی سوزش اور وزن کو زمین و پہاڑ تک برداشت نہ کر سکیں اتنا سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بس بس جبرائیل بس! (آگے سننے کی طاقت نہیں) یہ حالات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے آپ کو دیکھ کر جبرائیل بھی رونے لگے۔ آپ نے فرمایا۔ جبرائیل تم بھی روتے ہو، حالاں کہ تم اللہ کے مقرب فرشتے ہو۔ جواب دیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اللہ مجھے اس مقام سے گرادے تو کون روک سکتا ہے۔ (یہ جبرائیلؑ ہیں جن کا مقام اللہ کے یہاں تمام فرشتوں سے اعلیٰ و افضل ہے اللہ کے خوف سے رو رہے ہیں ہم عاصی و نافرمان بندے ذرا غور کریں۔)

اے انسان اپنی زندگی، مال اور تندرستی پر مغرور نہ ہو، دنیا کی ہر چیز فانی ہے، تیری تندرستی کیا خود تیری ہستی بھی باقی رہنے والی نہیں ہے، اللہ کا عذاب نہایت سخت ہے، زنا سے پرہیز کر یہ عمل اللہ کے غصہ کو بھڑکاتا ہے۔ اللہ کا غصہ بھڑک اٹھے تو دنیا میں کون ہے جو اس کی تاب لا سکے۔)

اللھم احفظنا منہ

بدترین زنا یہ بھی ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور ذلت و رسوائی کی وجہ سے نہ کسی کو خبر کرے نہ بیوی کو علیحدہ کرے اور زندگی بھر اس سے حرام کاری کرتا رہے .... اس طرح کے واقعات ایک دو نہیں بلکہ آئے دن پیش آتے رہتے ہیں اور اب تو لوگ اس قدر جری ہو گئے ہیں کہ بار بار بیوی کو طلاق دینے کے باوجود کسی نہ کسی طرح غلط فتویٰ حاصل کر کے غیر عورت کو بیوی بنائے رکھتے ہیں، یہ لوگ دنیا کی

Marfat.com

عارضی ذلت و رسوائی سے گھبراتے ہیں لیکن قیامت کی ذلت کا تصور نہیں کرتے جس دن تمام مخلوق کے سامنے ہر ایک کا راز فاش ہو جائے گا۔

میرے بھائی قیامت میں پیش آنے والے دردناک عذاب سے ڈر اور اپنی بدعملی خصوصاً زنا سے رک جا اور جو برائی اب تک کر چکا ہے اس سے اللہ کے سامنے گریہ وزاری کے ساتھ توبہ کر اس میں بالکل تاخیر نہ کر، یقین جان کر تو اللہ کے عذاب کا ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتا۔ توبہ کا دروازہ کھلا ہے اگر تو سچے دل سے توبہ کرے تو خدا کی قسم اللہ کی رحمت تیرے استقبال کو تیار ہے۔

ابھی موقع اور وقت ہے جو کچھ کرنا ہے کر لے کل موت آئے گی اس وقت تو شرمندہ ہو کر توبہ کرنا چاہے گا لیکن توبہ کا دروازہ بند ہو چکا ہو گا اور اس وقت کی شرمندگی تیرے بالکل کام نہ آئے گی۔

زنا اور وبائی امراض

حضرت کعبؓ نے حضرت بن عباس رضؓ سے فرمایا۔ جب دیکھو کہ تلواریں نیام سے باہر نکل آئیں اور لوگوں کے خون بہائے جانے لگے (یعنی آپس میں قتل و خونریزی عام ہو جائے) تو سمجھ لو کہ اس قوم میں اللہ کے احکام کو ضائع کیا جا رہا ہے۔ اور جب دیکھو کہ بارش کم ہو رہی ہے ضرورت کے مطابق نہیں ہوتی تو سمجھ لو کہ لوگوں نے زکوٰۃ دینا بند کر دی ہے (یعنی زکوٰۃ نہ دینے سے قحط پڑتا ہے) اور جب دیکھو کہ وبائی امراض پھیل رہے ہیں تو سمجھ لو کہ لوگوں میں زنا عام ہو گیا ہے۔ (آج یہ تمام باتیں عام ہوتی جا رہی ہیں، اس لیے اس کے نتائج بھی بھیانک شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین!)

احادیث

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

مَامِنْ قَوْمٍ یَظْھَرُ فِیْھِمُ الزِّنَا — جس قوم میں زنا کا رواج ہو جاتا ہے وہ

Marfat.com

اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَۃِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ یَظْهَرُ فِیْهِمُ الرُّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ (احمد)	قحط سالی میں مبتلا کر دی جاتی ہے اور جس قوم میں رشوت کا رواج ہوتا ہے وہ خوف میں مبتلا کر دی جاتی ہے۔
لَا یَخْلُوَنَّ اَحَدُکُمْ بِامْرَاَۃٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ (بخاری و مسلم)	تم میں سے کوئی ہرگز تنہائی میں کسی عورت کے ساتھ اس کے محرم کے بغیر نہ رہے۔

اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں رہنے سے اسی لیے منع کیا گیا کہ اس سے فحش کاری میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ شیطان ایسے موقع کی تاک میں لگا رہتا ہے۔

Marfat.com

سود

بدترین برائیوں میں سے ایک سود بھی ہے اور یہ برائی اس درجہ عام ہو چکی ہے کہ لوگوں کے دلوں سے اس کی برائی کا احساس تک مٹ چکا ہے۔ دنیا اور آخرت میں اس کی سزائیں بھی بڑی دردناک ہیں۔

کہیں ڈس نہ لے

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معراج کی رات میں نے ساتویں آسمان پر کڑک اور گرج سنی اور بجلی کی چمک دیکھی اور کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے پیٹ مکانوں کی طرح بڑے بڑے ہیں اور ان میں سانپ بچھو بھرے ہیں، باہر سے پیٹ کے اندر کا سب کچھ نظر آرہا ہے میں نے جبرائیل ع سے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا۔ یہ سود خور ہیں۔

سود اور بربادی

کسی نے کہا ہے جس شہر میں زناکاری، سود خوری ہونے لگے وہ شہر برباد ہو جائے گا۔

حضرت علی رض فرماتے ہیں جو شخص (تجارت سے متعلق) شرعی مسائل سیکھے بغیر تجارت کرے گا وہ سود میں مبتلا ہو جائے گا۔ اسی لیے حضرت عمر رض نے فرمایا ہمارے بازار میں وہ لوگ خرید و فروخت نہ کریں جو مسائل سے واقف نہ ہوں۔

چار مہلک باتیں

حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رح فرماتے ہیں جن بستیوں میں چار باتیں عام ہو جاتی ہیں وہ بستیاں برباد کر دی جاتی ہیں۔

Marfat.com

(۱) کم تولنا (۲) کم ناپنا (۳) زناکاری (۴) سود خوری
زناکاری سے وبائی امراض پھیلتے ہیں، کم تولنے اور ناپنے سے بارش بند ہوتی ہے، سود خوری سے قتل وخوں ریزی کا بازار گرم ہوجاتا ہے۔

آج کون سی چیز ہے جو ہمارے معاشرے میں نہ پائی جاتی ہو۔ مذکورہ بالا احادیث واقوال سے اچھی طرح معلوم ہوگیا کہ تاجر کے لیے تجارت کے مسائل کا سیکھنا کتنا اہم اور ضروری ہے۔ لیکن آج ۹۹ فیصد بلکہ اس سے بھی زیادہ تاجر ایسے ہیں جو نہ مسائل سیکھتے ہیں نہ ان کی اہمیت کا ان کو احساس ہے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ بعض حضرات تو اس وجہ سے شرعی احکام سے گریز کرتے ہیں کہ ان کو سیکھنے کے بعد حلال وحرام کے چکر میں پڑکر دنیا نہیں کما سکتے اور بعض ظالم تو زبان سے ایسے کلمات تک نکالتے ہیں کہ "مولوی لوگ حلال وحرام کے چکر میں پھنسا کر ہمیں کمانے نہیں دیتے۔ دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی" تف ہے ایسے خیالات رکھنے والے اور کلمات کہنے والے پر، اسے یہ خبر نہیں کہ کل کو پروردگار عالم کی عدالت میں کھڑا ہوگا جہاں عدل کی ترازو نصب ہوگی۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ	ایسے ناپ تول کرنے والوں
اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ	کے لیے خرابی ہے جو لوگوں سے
يَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا	ناپ کرلیں تو پورا لیں اور جب
كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ	ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں
يُخْسِرُوْنَ اَلَا يَظُنُّ	کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ یہ لوگ
اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ	اٹھائے جائیں گے ایک بڑے
لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ	دن میں جس دن سب لوگ
يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ	رب العالمین کے سامنے کھڑے
لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ	ہوں گے۔

احادیث

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم	لعنت فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

أَكَلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ (مسلم)

نے سود لینے والے، دینے والے، لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر اور فرمایا یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔

قَالَ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمُ رِبٰوا يَاكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلٰثِيْنَ زِنْيَةً (احمد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیدہ و دانستہ سود کا ایک پیسہ کھانا چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی برا ہے۔

وَمَنْ نَبَتَ لَحْمُهٗ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ (احمد)

نیز فرمایا جس جسم کی پرورش حرام مال سے ہو اس کے لیے آگ ہی مناسب ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَا يَاْخُذُ هَدِيَّةً (بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی کسی کو قرضہ دے تو اس کا ہدیہ قبول نہ کرے۔

Marfat.com

گناہ

توریت کے دس باب

حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو تختیوں پر لکھی ہوئی کتاب (توریت) دی تھی اس میں یہ دس باب بھی تھے۔

۱۔ اے موسیٰ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ میرا یہ قول پورا ہو کر رہے گا "آگ مشرکوں کے چہروں کو جھلسا دے گی"

۲۔ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرتے رہنا، اس کے نتیجے میں آفات سے حفاظت، عمر میں زیادتی، آرام دہ زندگی نیز مزید نعمتیں دوں گا جو ان سے بہتر ہوں گی جن پر تم نے شکر ادا کیا ہو گا۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ اگر شکر کرو گے تو اور زیادہ نعمتیں دوں گا

۳۔ کسی کو ناحق قتل نہ کرنا، ورنہ زمین و آسمان تمہارے لیے تنگ ہو جائیں گے اور تم دوزخ کے مستحق ہو جاؤ گے۔

۴۔ میرے نام کے ساتھ جھوٹی اور گناہگار کرنے والی قسم نہ کھانا۔ جو میری اور میرے نام کی عظمت نہیں کرتا میں اس کو پاک نہیں کرتا۔

۵۔ لوگوں کو جو میں نے اپنے فضل سے نعمتیں دی ہیں ان پر کبھی حسد نہ کرنا۔

حاسد میری نعمتوں کا دشمن، میری تقسیم سے ناراض، میرے فیصلہ کو ٹھکرانے والا ہے اور جس کا میرے ساتھ یہ معاملہ ہو، میرا اس سے اور اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

۶۔ جس بات کو اچھی طرح سنا، دیکھا یا سمجھا نہ ہو اور قلب اس سے مطمئن نہ ہو اس کی کبھی گواہی نہ دینا ورنہ میں قیامت میں اس کے متعلق باز پرس کروں گا۔

Marfat.com

۷۔ کبھی چوری نہ کرنا (خصوصاً) اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا نہ کرنا۔ ورنہ اس عمل کی نحوست سے تم کو اپنی رحمت سے محروم اور آسمان کے دروازے تم پر بند کر دوں گا (زنا ہر ایک سے حرام ہے لیکن پڑوسی کی بیوی کا تذکرہ خاص طور پر اس لیے فرمایا کہ قربت کی وجہ سے اس کے امکانات زیادہ رہتے ہیں۔)

۸۔ جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرنا۔ (یہ ایمان و اخلاق کا معیار ہے)

۹۔ میرے سوا کسی کے لیے (جانور) ذبح نہ کرنا۔ میں اسی قربانی کو پسند کرتا ہوں جو میرے نام کے ساتھ اور خالص میرے لیے کی جائے (ذبح کرنا عبادت ہے اور کوئی عبادت غیر اللہ کے لیے جائز نہیں)

۱۰۔ ہفتہ کے دن (خاص طور پر) میری عبادت کے لیے خود کو اور تمام متعلقین کو فارغ کرنا۔ (ہفتہ کا دن حضرت موسیٰ ؑ کے لیے متبرک اور عید قرار دیا گیا تھا جس طرح امت محمدیہ ؐ کے لیے جمعہ کا دن)۔

مومن کامل

حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن (کامل) وہ ہے جس سے لوگوں کی جان و مال محفوظ ہو (یعنی کسی کو اپنی جان یا مال کے سلسلہ میں اس کی طرف سے کوئی خطرہ نہ ہو) (کامل) مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ ہوں (یعنی کسی کو نہ ستاتا ہو)۔ مجاہد وہ ہے جو اللہ کی فرماں برداری میں اپنے نفس سے جہاد کرے (یعنی نفس کی مخالفت کرے) مہاجر وہ ہے جو گناہوں سے نیکیوں اور نافرمانی سے اطاعت کی طرف آجائے

ہجرت اصل میں تو ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف منتقل ہو جانے کو کہتے ہیں لیکن بری کیفیت اور حالت سے اچھی حالت کی طرف منتقل ہونا بھی حکماً ہجرت ہی ہے۔

Marfat.com

تھوڑے پر قناعت کرلے

حضرت ابو درداءرضؓ نے فرمایا۔ لوگو، اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو (یعنی پورے اخلاص کے ساتھ) خود کو مُردوں میں شمار کرو (تاکہ آرزوؤں کا پامال کرنا آسان ہو)۔ یاد رکھو، بے نیاز کرنے والا تھوڑا مال، غافل کر دینے والے بہت مال سے بہتر ہے۔ اچھی طرح جان لو کہ نیکی پرانی و بوسیدہ نہیں ہوتی (کہ اس کا ثواب کم ملے یا نہ ملے)۔ گناہ بھلایا نہیں جاتا (کہ آخرت میں اس کے عذاب سے بچ جاؤ)۔ اللہ عالم الغیب ہے وہ ہر ایک کے عمل سے خوب واقف ہے اور ہر ایک کو اس کے عمل کے مطابق جزا و سزا دے گا۔

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ	اگر تم نیکی کرو گے تو اپنے ہی لیے
لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ	کرو گے اور اگر بُرائی کرو گے تو
فَلَهَا	اس کا وبال بھی تمھارے ہی اوپر ہو گا

رسول اللہؐ اور عوام کی مثال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری اور تمھاری مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی اس کی روشنی پر پروانے گرنے لگے وہاں بیٹھا کوئی شخص پروانوں کو آگ میں جلنے سے بچا رہا ہو۔ تم جہنم کی آگ کی طرف لپک رہے ہو اور میں تمھیں پکڑ پکڑ کر اس سے بچا رہا ہوں۔

جس طرح پروانہ آگ کی روشنی میں اندھا ہو کر گرتا اور جل جاتا ہے اسی اسی طرح انسان نفسانی خواہشات کے (جو نار جہنم کے اردگرد پھیلا دی گئی ہیں) چکر میں پھنس کر جہنم میں چلا جاتا ہے۔

پانچ باتیں اور توبہ

کسی نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ پانچ باتوں کی وجہ سے قبول

Marfat.com

ہوئی اور پانچ ہی باتوں کی وجہ سے شیطان کی توبہ رد کر دی گئی۔

آدمؑ کی توبہ کی قبولیت کے پانچ اسباب۔

۱۔ آدمؑ نے اپنے گناہ کا اقرار کیا۔

۲۔ اس پر شرمندہ ہوئے۔

۳۔ جلدی سے توبہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

۴۔ اپنے نفس کو ملامت کی۔

۵۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوئے (توبہ کی قبولیت کے لیے یہ پانچوں باتیں ضروری ہیں)

شیطان کی توبہ قبول نہ ہونے کے اسباب۔

۱۔ گناہ کا اقرار نہ کیا (بلکہ اخیر تک اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ کا نعرہ لگاتا رہا)

۲۔ اپنے فعل پر شرمندہ نہ ہوا۔

۳۔ نفس کو ملامت نہ کی۔ (تکبر مانع رہا)

۴۔ توبہ کرنے میں جلدی نہ کی۔ (بلکہ اللہ کے مقابلہ میں ملعون اکڑتا ہی رہا)

۵۔ اللہ کی رحمت سے مایوس ہو گیا۔ (ایسے مغرور و ملعون کے حصہ میں مایوسی کے سوا ہے ہی کیا)

بڑوں کی بڑی بات

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کہا کرتے تھے کہ اللہ کی اطاعت (چاہے خدانخواستہ جہنم میں جانا پڑے) مجھے اس کی نافرمانی سے بہت زیادہ پسند ہے (چاہے اس نافرمانی کے نتیجہ میں جنت ہی کیوں نہ مل جائے) کیوں کہ نافرمانی کے باوجود اگر جنت مل بھی گئی تو مالک کی نافرمانی کی شرمندگی تو ہر وقت رہے گی جو سخت ترین عذاب ہے۔ اور اگر زندگی بھر اللہ کی اطاعت کرتا رہا تو چاہے جہنم ہی میں ڈال دیا جائے اس میں آگ کی تکلیف تو ضرور ہو گی لیکن مالک کی نافرمانی کی شرمندگی تو نہ ہو گی جو آگ سے زیادہ سخت ہے اور جہنم سے نکلنے کی توقع بہر حال رہے گی۔

Marfat.com

نوجوانی اور یہ کیفیت

مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کہیں جارہے تھے، راستہ میں ایک نوجوان لڑکے عُتبہ کو دیکھا کہ ایک پرانی قمیص پہنے مغموم و پریشان کھڑے رو رہے ہیں اور جسم سے پسینہ بہہ رہا ہے، موسم سخت سردی کا تھا۔ تعجب سے فرمانے لگے۔ صاحبزادے کیوں رو رہے ہو اور اس سردی میں یہ پسینہ کیسا؟ عتبہ نے کہا۔ حضرت اس جگہ مجھ سے ایک گناہ ہوا تھا جب یہاں آیا تو گناہ یاد آگیا اللہ کے خوف اور حیاء و ندامت کا اس قدر غلبہ ہوا کہ پسینہ پسینہ ہو گئے اللہ اکبر کیسے حیادار تھے ہمارے اکابر اور کتنے بے حیاء ہو چکے ہیں ہم کہ روزانہ سیکڑوں گناہ کر کے بھی دندناتے پھرتے ہیں۔

محاسبہ کرتے رہو

مکحول شامیؒ فرماتے ہیں۔ رات کو بستر پر لیٹتے وقت اپنا محاسبہ کر لیا کرو (دن بھر کا حساب لگا لیا کرو) محاسبہ سے معلوم ہو کہ آج نیکیاں زیادہ کی ہیں تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرو، اور اگر گناہ کی فہرست لمبی نظر آئے تو لیٹے لیٹے استغفار کرو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو تمہاری مثال اس تاجر کی سی ہوگی جو بے سوچے سمجھے خرچ کیے جائے حساب نہ لگائے اور اچانک قلاش ہو جائے۔

محبوب سے غداری نہ کر

عمر بن یزیدؒ فرماتے ہیں۔ بھائی جہاں تک ہو سکے اپنے محبوب کے ساتھ غداری و برائی نہ کر، کسی نے کہا۔ حضرت کیا کوئی محبوب کے ساتھ بھی غداری کرتا ہے؟ فرمایا۔ ہاں تجھے اپنا نفس انتہائی محبوب ہے لیکن اس کے باوجود گناہ و معصیت میں مبتلا ہوتا ہے۔ کیا یہ نفس کے ساتھ غداری نہیں ہے!

ایک عمدہ نصیحت

ایک بزرگ سے کسی نے کہا۔ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ فرمایا۔ اپنے پروردگار،

Marfat.com

اس کی مخلوق اور خود ظلم کرے پروردگار پر ظلم یہ ہے کہ اس کا بندہ ہو کر غیر کی عبادت، وخدمت میں لگ جائے۔ یہ شرک ہے اور شرک کو قرآن نے سب سے بڑا ظلم قرار دیا ہے۔ (اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ)

مخلوق پر ظلم یہ کہ ان کے عیوب لوگوں پر ظاہر کرے (جو آج ہماری مجالس کی زینت ہے)

خود پر ظلم یہ ہے کہ مالک کے احکام کی ادائیگی میں سستی کرے (آج کل تو سب ہی ظالم نظر آرہے ہیں)

کتنے متقی تھے ہمارے اسلاف

کھمس بن الحسنؒ نے ایک موقع پر فرمایا۔ میں ایک گناہ کی وجہ سے چالیس سال سے رو رہا ہوں۔ کسی نے معلوم کیا وہ کون سا گناہ ہے جس سے آپ اتنے پریشان ہیں؟ فرمایا ایک مرتبہ میرا ایک دوست آیا، ہم دونوں نے بازار سے مچھلی خریدی اور پکا کر کھائی۔ کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے وقت میں نے پڑوسی کی دیوار کی مٹی (ہاتھ دھونے کے لیے) اس کی اجازت کے بغیر لے لی اس پر رو رہا ہوں (سائل کو تعجب ہوا کہ اتنے حقیر گناہ پر یہ حال ہے) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ وہ ہے جس کو انسان حقیر جانے (یعنی معمولی سمجھ کر توبہ واستغفار کی فکر نہ کرے) اور جس گناہ کو انسان بڑا سمجھے گا وہ اللہ کی نظر میں حقیر ہے (جس گناہ کو انسان عظیم اور مہلک تصور کرے گا تو یقیناً توبہ واستغفار میں لگ جائے گا جس کے نتیجے میں وہ گناہ حقیر بلکہ فنا ہو جائے گا)۔

کسی صحابی کا مقولہ ہے۔

لَا صَغِيرَةَ مَعَ الْإِصْرَارِ	اصرار کے ساتھ ہر گناہ بڑا اور
وَلَا كَبِيرَةَ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ	استغفار کے ساتھ ہر گناہ چھوٹا ہے

عوام بن حوشبؒ نے کیا خوب فرمایا۔ گناہ کرنے کے بعد چار باتیں اس گناہ سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ (۱) اس گناہ کو چھوٹا سمجھنا (۲) اس پر ڈھیٹ

Marfat.com

ہونا (۳) اس پر خوش ہونا (۴) اس پر مستقل قایم رہنا۔

گناہ کی دس برائیاں

فقیہؒ فرماتے ہیں۔ میرے بھائی اس آیت کی وجہ سے دھوکے میں نہ رہنا۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ	جو نیکی لے کر آئے گا اس کو دس گنا
عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ	ثواب ملے گا اور جو برائی لے کر
بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰى اِلَّا	آئے گا اس کو اس کے مثل ہی گناہ
مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ	ہوگا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔

کیوں کہ اس میں دس گنا بدلہ کی بشارت اس کے لیے ہے جو قیامت کے دن اپنی نیکی لے کر پہنچے عمل کرنا آسان ہے لیکن اس عمل کو میدان حشر تک لے جانا دشوار ہے (وہاں تک وہی عمل پہنچے گا جو قبول ہوگا اور قبولیت کی کچھ خبر نہیں) اور ایک گناہ پر اگرچہ ایک سزا کا بیان ہے لیکن ہر گناہ کے اندر دس برائیاں موجود ہیں۔

(۱) خالق کی ناراضی (۲) شیطان کی مسرت (۳) جنت سے دوری (۴) جہنم سے نزدیکی (۵) اپنے نفس پر زیادتی (۶) اس کی وجہ سے قلب کا ناپاک ہو جانا (جب کہ اللہ نے اس کو پاک بنایا ہے) (۷) محافظ فرشتوں کی اذیت (۸) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر غمگین ہونا (امت کے گناہوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا جاتا ہے، اس سے آپ غمگین ہوتے ہیں) (۹) رات یا دن کا اس کے خلاف گواہ ہونا (قیامت میں گناہ کی جگہ اور وقت بھی گناہگار کے خلاف گواہی دیں گے) (۱۰) مخلوق کے ساتھ خیانت کرنا۔ (انسانوں کے ساتھ خیانت بایں معنی ہے کہ اس گناہ کی وجہ سے یہ قابل اعتماد نہ رہا۔ اب اس کی گواہی معتبر نہ ہوگی، اس سے کسی نہ کسی کا حق ضرور مارا گیا، جس کے متعلق یہ گواہ بن سکتا تھا۔ اور تمام مخلوق کے حق میں بایں معنی ہے کہ اس کے گناہ کی وجہ سے اللہ کی رحمت کے نزول میں کمی آئے گی جس سے تمام مخلوق حتیٰ کہ بے جان چیزیں بھی متاثر ہوں گی)۔

Marfat.com

سب سے بڑا بخیل اور ظالم

کسی نے کہا ہے۔ سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو نیکی اور سعادت کے سلسلہ میں اپنے نفس کے ساتھ بخل کرے اور سب سے بڑا ظالم وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی کر کے خود پر ظلم کرے۔

چراغ معرفت بجھ نہ جائے

کسی حکیم کا مقولہ ہے۔ اے انسان گناہ نہ کر کیوں کہ گناہ ایک نحوست ہے اور نحوست گوبھن کے پتھر کی طرح ہے کہ یہ پتھر اطاعت کی دیوار کو توڑ دیتا ہے اس میں خواہشات کی ہوا داخل ہو کر معرفت کے چراغ کو بجھا دیتی ہے۔

علم بے اثر کیوں ہے؟

ایک بزرگ سے کسی شخص نے دریافت کیا۔ ہم علم کی باتیں سنتے ہیں لیکن اس سے فائدہ نہیں ہوتا اس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا۔ تمہارے اندر پانچ باتیں ہیں جن کی وجہ سے تم اس نعمت سے محروم ہو۔

(۱) اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے (۲) گناہ کے بعد استغفار نہیں کرتے (۳) جتنا جانتے ہو اس پر عمل نہیں کرتے (۴) نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھتے تو ہو لیکن ان کی اتباع نہیں کرتے (۵) مُردوں کو دفن کرتے وقت عبرت حاصل نہیں کرتے۔

پانچ فرشتوں کی پکار

فقیہؒ فرماتے ہیں۔ کہ میرے والد نے مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا۔ روزانہ آسمان سے پانچ فرشتے نازل ہو کر اعلان کرتے ہیں

پہلا کہتا ہے۔ جو اللہ کے فرائض کو ترک کرے گا وہ اللہ کی رحمت سے نکل جائے گا۔

Marfat.com

دوسرا کہتا ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو چھوڑے گا وہ ان کی شفاعت سے محروم رہے گا۔

تیسرا کہتا ہے۔ جو حرام روزی کمائے گا اس کے تمام اعمال ٹھکرا دیے جائیں گے۔

چوتھا مُردوں کو خطاب کر کے کہتا ہے۔ اے قبرستان والو تم کاہے پر رشک کرتے ہو اور کاہے پر شرمندہ ہو۔ مُردے جواب دیتے ہیں۔ شرمندگی تو اس پر ہے کہ ہم نے اپنی عمروں کو ضائع کیا اور آخرت کی تیاری نہ کی۔ اور رشک ان لوگوں پر ہے جو ابھی زندہ ہیں کہ ان کو عبادت و تلاوت اور ذکر و درود کا موقع میسر ہے اور ہم محروم ہو چکے۔

پانچواں فرشتہ کہتا ہے۔ لوگو! اللہ کے یہاں غصہ اور عذاب بھی ہے جو اس کے عذاب اور غصہ سے ڈرتا ہے اسے بچاؤ کی تدبیر کرنی چاہیے۔ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ اے لوگو! ہم نے تم کو شوق دلایا لیکن تم (جنت کے) مشتاق نہ بنے۔ ہم نے تم کو ڈرایا لیکن تم (جہنم یا اللہ کے غصہ سے) نہ ڈرے اگر دنیا میں اللہ سے ڈرنے والے، چھوٹے معصوم بچے، چرنے والے جانور اور عبادت گزار لوگ نہ ہوتے تو تم پر عذاب نازل ہو جاتا۔ اللھم احفظنا منہ

حکیمانہ اقوال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رض سے فرمایا۔ عائشہ رض چھوٹے چھوٹے گناہوں میں بہت احتیاط کرو اللہ کے یہاں ان کا بھی سوال ہوگا کسی نے کہا۔ چھوٹے گناہوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی چھوٹی چھوٹی لکڑیوں کو جمع کر کے آگ جلائے (یہ آگ پھیل کر کیسی تباہی مچاتی ہے)۔

جو نیکی بوئے گا سلامتی کاٹے گا۔ (توراۃ)

جو برائی بوئے گا وہ ندامت کاٹے گا۔ (انجیل)

کسی نے حضرت ابن عباس رض سے معلوم کیا۔ آپ کو زیادہ گناہ کرنے والا اور زیادہ ہی نیکی کرنے والا پسند ہے یا کم گناہ اور کم ہی اطاعت کرنے والا؟ فرمایا

Marfat.com

مجھے وہ پسند ہے جو نافرمانی کم کرے۔
کسی بزرگ نے فرمایا۔ عمل تو ہر ایک کر لیتا ہے لیکن سمجھدار وہ ہے جو گناہ کو چھوڑ دے۔

اس سے معلوم ہوا کہ نیکی کرنے کے مقابلہ میں گناہ کا ترک کرنا زیادہ بہتر و افضل ہے کیوں کہ نیکی کے لیے اللہ نے یہ شرط لگائی ہے کہ اس کو قیامت میں لے کر پہنچے۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا — جو نیکی لے کر آئے گا اس کو دس گنا بدلہ ملے گا

ترک گناہ پر کوئی شرط نہیں۔

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى — جس نے نفس کو خواہشات سے روکا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

مفلس کون ہے؟

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے معلوم کیا۔ مفلس کون ہے؟ عرض کیا۔ جس کے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو۔ فرمایا۔ نہیں۔ میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت میں نماز، زکوٰۃ، روزہ وغیرہ لے کر جائے گا لیکن دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی، کسی کو بہتان لگایا ہوگا، کسی کا مال ہڑپ کیا ہوگا۔ کسی کو قتل کیا ہوگا۔ کسی کو مارا ہوگا، ان مظالم کے بدلے میں اس کی تمام نیکیاں مظلوم کو دے دی جائیں گی اور وہ خالی ہاتھ رہ جائے گا اور اگر لوگوں کے حقوق کی ادائیگی سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان لوگوں کے گناہ اس ظالم پر لاد دیے جائیں گے اور اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

مظلوم کی مدد کرو ورنہ .....

حضرت ابومیسرہ رضؓ فرماتے ہیں۔ دفن کرنے کے بعد فرشتے مُردہ کے ایک کوڑا مارتے ہیں جس سے آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ مُردہ اس پٹائی کی وجہ معلوم

Marfat.com

کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں، تو دنیا میں ایک مظلوم کے پاس سے گزر رہا تھا وہ تجھ سے مدد کی فریاد کرتا رہا لیکن تو نے (باوجود قدرت کے) اس کی مدد نہ کی یہ اس کی سزا ہے۔ (جب مظلوم کی مدد نہ کرنے پر یہ سزا ہے تو ظلم کی سزا کیا ہوگی)

میمون بن مہران ؒ نے فرمایا۔ اگر کوئی کسی پر ظلم و زیادتی کر بیٹھے اور باوجود ارادہ کے معاف نہ کرا سکے تو اس کے لیے ہر نماز کے بعد دعا و استغفار کرتا رہے اس کی برکت سے وہ ظلم معاف ہو جائے گا۔

ظالم کی مدد نہ کرو

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جو کسی ظالم کی مدد کرے گا یا اسے کوئی ایسی تدبیر بتائے گا جس سے وہ کسی مسلمان کا حق دبائے تو وہ اللہ کے غضب کا مستحق ہوگا اور ظلم کا بوجھ اس پر بھی رہے گا۔

سب سے بڑا جاہل

حضرت عمرؓ نے احنف بن قیس ؓ سے معلوم کیا۔ سب سے بڑا جاہل کون ہے؟ عرض کیا۔ جو اپنی آخرت کو اپنی دنیا کے بدلے میں فروخت کردے۔ فرمایا۔ اس سے بڑا بھی ایک جاہل ہے۔ وہ کون؟ احنف بن قیس نے کہا۔ فرمایا۔ جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے لیے بیچ ڈالے۔

دنیا میں آدمی حرام طریقہ پر مال کماتا ہے جس سے آخرت برباد ہوتی ہے اور یہ کمایا ہوا مال دوسروں کے لیے چھوڑ کر مرجاتا ہے تو گویا اس نے دوسروں کے مال کی خاطر اپنی عاقبت برباد کی۔

حضرت علیؓ کا مقولہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مقولہ مشہور ہے۔ فرمایا۔ میں نے کسی کے ساتھ نہ احسان کیا نہ برائی۔ دوسرے پر احسان حقیقت میں خود پر ہی احسان ہے کیونکہ اس کا فائدہ خود کو پہنچے گا۔ اسی طرح اگر دوسرے پر زیادتی کی تو اس کا عذاب

Marfat.com

بھی کرنے والے پر ہے۔ تو گویا یہ زیادتی اپنے اوپر ہی ہوئی۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ — جس نے اچھا کام کیا اس کا فائدہ
وَمَنْ اَسَآءَ — اس کو پہنچے گا اور جس نے برائی کی
فَعَلَیْھَا — اس کا وبال بھی اسی پر رہے گا۔

کتنے محتاط تھے آپ صلعم

حضرت ابو سعید خدری رضؓ فرماتے ہیں۔ ایک مہاجر رضؓ اپنی کسی حاجت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تنہائی میں ملنا چاہتے تھے لیکن موقع نہ مل سکا۔ ایک روز علی الصبح آپ سواری پر تشریف لے جا رہے تھے۔ انھوں نے آگے آکر سواری کی لگام پکڑ کر عرض کیا۔ مجھے آپ سے ایک حاجت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس وقت لگام چھوڑ دو۔ تمھاری حاجت پوری ہو جائے گی۔ انھوں نے اصرار کیا۔ فجر کی نماز کا وقت تنگ ہو رہا تھا آپ نے کوڑا مار کر ان کو ہٹا دیا۔

نماز سے فارغ ہو کر فرمایا۔ میں نے ابھی کسی کو مارا تھا، اگر وہ اس جگہ موجود ہو تو کھڑا ہو جائے۔ وہ صحابی ڈرتے ڈرتے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا۔ میرے قریب آؤ۔ قریب آگئے۔ تو فرمایا۔ کوڑا لے کر مجھ سے بدلہ لے لو۔ کہنے لگے۔ اللہ کی پناہ، کیا میں سرکار کے کوڑا ماروں گا۔ آپ نے فرمایا۔ کوئی حرج نہیں بدلہ لے لو۔ انھوں نے پھر وہی کہا۔ تب آپ نے باصرار فرمایا۔ اچھا معاف کر دو۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں نے معاف کیا۔

اس کے بعد آپ نے حاضرین کو خطاب فرمایا۔ لوگو! اللہ سے ڈرو اور کسی پر ظلم نہ کرو، اگر کوئی کسی مومن پر ظلم کرے گا تو قیامت میں اللہ اس کو سزا دے گا۔ نیز فرمایا۔ قیامت میں مظلوم کامیاب ہوں گے۔

حقوق العباد

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں۔ اگر تو اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ تو نے ستر مرتبہ اللہ کی حق تلفی (یعنی نافرمانی) کی ہے تو یہ اس سے بہتر

Marfat.com

ہے کہ تو نے کسی بندہ کا ایک حق تلف کیا ہو۔
اللہ کے حقوق کے مقابلہ میں بندوں کے حقوق کا مسئلہ زیادہ نازک ہے اللہ کریم ہے اس سے اس حال میں بھی معافی کی توقع ہے کہ بندہ کے گناہ آسمان کے ستاروں، سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں، برخلاف انسان کے کہ وہ بخیل ہے اس سے اس کی بھی توقع کم ہے کہ وہ اپنے ایک حق کو بھی معاف کر دے۔

قرض سے غفلت نہ برتو

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ فرماتے ہیں جس پر قرضہ ہو اس کے لیے مناسب نہیں کہ وہ زیتون یا اس سے گھٹیا چیز کا سالن بنائے جب تک کہ قرضہ ادا نہ کر دے
اپنی ضروریات کو ختم یا کم کر کے پہلے قرضہ ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

خدمت خلق کی افضلیت

فضیل بن عیاضؒ فرمایا کرتے تھے۔ قرآن کی ایک آیت پڑھ کر اس پر عمل کرنا ہزار مرتبہ خالی تلاوت کرنے سے مجھے زیادہ پسند ہے۔ ایک مسلمان کو خوش کرنا اور اس کی مدد کرنا ساری عمر کی عبادت سے زیادہ پسندیدہ ہے دنیا کا ترک کر دینا میرے نزدیک آسمان کے فرشتوں کی برابر عبادت کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ حرام کا ایک پیسہ چھوڑنا سو حج کرنے سے افضل ہے (اگرچہ وہ حج حلال کی کمائی سے ہوں)۔

ظلم، ایمان کے لیے خطرہ

ابو بکر وراقؒ فرماتے ہیں۔ لوگوں پر ظلم کرنے کی وجہ سے اکثر دلوں سے ایمان نکل جاتا ہے۔
ابو القاسم الحکیم سے کسی نے معلوم کیا۔ کیا کوئی گناہ ایسا بھی ہے جس کی وجہ سے ایمان دل سے خارج ہو جاتے؟ فرمایا۔ ایسے تین گناہ ہیں۔ (۱) نعمت

Marfat.com

اسلام پر اللہ کا شکر نہ کرنا (۲) اسلام کے مٹ جانے سے نہ ڈرنا۔ (۳) مسلمانوں پر ظلم کرنا۔

رسول اکرمؐ کی وصیت

حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تین وصیتیں فرمائیں۔

۱۔ موت کو کثرت سے یاد کرتے رہنا (اس سے نفسانی خیالات خود بخود ختم یا کم ہو جائیں گے)

۲۔ ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتے رہنا (اس سے نعمتوں میں اضافہ ہوگا)

۳۔ برابر دعا کرتے رہنا۔ (نہ معلوم کس وقت کی دعا قبول ہو جائے)

پھر فرمایا تین باتوں سے پرہیز کرنا۔

۱۔ کبھی وعدہ خلافی نہ کرنا، نہ اس معاملہ میں کسی کی مدد کرنا (یہ بداخلاقی ہے)

۲۔ کبھی کسی کے ساتھ بغاوت نہ کرنا (جس کے ساتھ بغاوت کی جاتی ہے اللہ اس کی مدد کرتا ہے)۔

۳۔ کبھی کسی کے ساتھ مکروفریب نہ کرنا (مکر کی برائی ہمیشہ مکر کرنے والے پر پڑتی ہے)۔

گمراہی کی تین باتیں

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ لوگوں کی گمراہی کے لیے یہ تین باتیں کافی ہیں۔

۱۔ کوئی شخص لوگوں کی ان باتوں پر برائی کرے جو خود کرتا ہے۔ (آج ہر برائی کرنے والا اپنے گریبان میں جھانکے تو یقیناً شرمندہ ہو جائے گا)

۲۔ کسی شخص کو دوسرے لوگوں کے تمام عیوب نظر آئیں اور وہی عیوب اپنے میں ہونے کے باوجود دکھائی نہ دیں۔ (آج ہماری بالکل یہی کیفیت ہے کہ دوسرے کی آنکھ کا تنکا نظر آتا ہے اور اپنی آنکھ کا شہتیر تک بھی دکھائی نہیں دیتا)

۳۔ کوئی شخص اپنے ساتھی کو خواہ مخواہ تکلیف پہنچائے (بعض لوگوں کو اسی میں لطف آتا ہے کہ خواہ مخواہ دوسروں کو ستاتے رہیں)

Marfat.com

کتنا سخت ہے یہ عذاب

یزید بن سمرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ جہنم کے بعض مقامات دریا کے ساحل کے مانند ہوں گے جن میں اونٹ جیسے سانپ ، خچر جیسے بچھو ہوں گے۔ جب جہنمی فریاد کریں گے کہ ہمارے عذاب کو کچھ ہلکا کر دیا جائے تو ان کو اس مقام کی طرف بھیجدیا جائے گا ، وہاں پہنچیں گے تو سانپ بچھو ڈسنا شروع کر دیں گے تمام جسم کی کھال نوچ ڈالیں گے۔ تنگ آکر پھر وہیں واپسی کی درخواست کریں گے۔ ان کو آگ میں واپس بھیجدیا جائے گا۔ اور اس وقت ان پر خارش مسلط کر دی جائے گی۔ کھجلاتے کھجلاتے جسم کی ہڈیاں نظر آنے لگیں گی۔ کوئی معلوم کرے گا کہ اس خارش سے تم کو تکلیف ہو رہی ہے؟ کہیں گے بے حد تکلیف! اس وقت ان سے کہا جائے گا ، یہ تکلیف اس وجہ سے دی گئی ہے کہ تم دنیا میں مومن کو ستایا کرتے تھے۔ (آج اس کا مزا چکھ) اللھم احفظنا منہ

احادیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ (مسلم)

اللہ اس بندہ کو پسند کرتا ہے جو متقی دنیا سے بے نیاز ہو اور شہرت پسند نہ ہو

قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَسَاءَ عَمَلُہٗ (احمد)

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا سب سے بہتر آدمی کون ہے؟ فرمایا جس کی عمر طویل اور عمل اچھے ہوں عرض کیا سب سے برا کون ہے؟ فرمایا جس کی عمر طویل اور عمل برے ہوں۔

اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللہِ

عقلمند وہ ہے جو خود کو پہچانے اور موت کے بعد کی زندگی کے لیے عمل کرے۔ اور بے وقوف وہ ہے جو نفس کی خواہشات پر چلے اور اللہ سے اچھے بدلہ کی خواہش رکھے۔

Marfat.com

رحمت و شفقت

رحم کر، تجھ پر رحم کیا جائے گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل کیا گیا ہے، آپ نے فرمایا۔ ایک شخص کہیں جا رہا تھا۔ راستہ میں پیاس لگی، ایک کنویں میں اترا اور پانی پی لیا۔ باہر نکل کر دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی شدت سے زبان نکالے کھڑا کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس آدمی کو خیال ہوا کہ یہ کتا بھی میری طرح پیاسا ہے۔ دوبارہ کنویں میں گیا، موزے میں پانی بھر کر لایا اور کتے کو پلا دیا۔ اس پر اللہ نے اس کی مغفرت فرما دی۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جانوروں کے ساتھ بھلائی کرنے پر بھی اجر ملتا ہے۔ فرمایا۔ ہاں ہر جاندار کے ساتھ بھلائی کا اجر ملتا ہے۔ (کتے کے ساتھ بھلائی کرنے پر جب یہ اجر ہے تو پھر انسان کے ساتھ بھلائی کا کتنا اجر ہوگا)؟

رحم دلی اور جنت

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنّت میں رحم دل کے علاوہ کوئی نہ جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب رحم دل ہیں۔ فرمایا۔ رحم دلی یہ نہیں کہ اپنے (یا اپنوں کے) لیے ہی کی جائے بلکہ رحم دلی تمام انسانوں کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ (یہ دور عجیب ہے کہ بھائی کو بھائی پر رحم نہیں آتا)

کسی کو ملامت نہ کر

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں۔ اگر کسی کو برے اعمال کی سزا میں مبتلا

Marfat.com

دیکھو تو اس کو ملامت نہ کرو۔ اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔ بلکہ یوں کہو۔ اے اللہ اس پر رحم فرما۔ اس کی طرف توجہ فرما۔

ہم اپنے دلوں کو ٹٹول کر دیکھیں کہ کیا واقعی ہمارے اندر یہ اعلیٰ اخلاق کی صفت موجود ہے یا ہم میں اخلاقی اعتبار سے انتہائی گراوٹ آچکی ہے۔

ہمدردی کا معیار

حضرت نعمان بن بشیر رضؓ نے تقریر میں فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایک دوسرے کی اصلاح و ہمدردی میں سب آپس میں اعضائے جسم کی طرح ہو جائیں کہ ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم بیدار و بے قرار رہتا ہے۔

کیا آج مسلمانوں میں یہ صفت موجود ہے ؟ اگر نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو پھر تباہی و بربادی کا شکوہ کیوں ؟)

کیا اس کی نظیر ملے گی ؟

حضرت انس بن مالک رضؓ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضؓ (اپنی خلافت کے زمانہ میں) رات کو پہرہ دے رہے تھے۔ ایک قافلہ جنگل میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا۔ قافلہ کے سارے لوگ سو رہے تھے۔ حضرت عمر رضؓ کو ان کے سامان کی چوری کا خطرہ محسوس ہوا۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے پاس پہنچے، ان کو ساتھ لیا اور رات بھر قافلہ والوں کی پاسبانی فرماتے رہے۔ صبح صادق ہوئی تو قافلہ والوں کو نماز کے لیے بیدار کیا اور واپس تشریف لے گئے۔

انصاف ہو تو ایسا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بوڑھے ذمی کو کسی دروازے پر بھیک مانگتے دیکھا۔ متاثر ہو کر فرمانے لگے۔ ہم نے تمھارے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ جب تک تم جوان رہے تم سے جزیہ لیتے رہے اب بوڑھے ہو گئے تو

Marfat.com

دردر کی ٹھوکریں کھانے کے لیے چھوڑ دیا۔ فوراً بیت المال سے بوڑھوں کو ضرورت کے مطابق وظیفہ جاری کرا دیا۔

کاش! اپنے انصاف کا ڈھنڈورا پیٹنے والے اس سے عبرت حاصل کریں۔

رحم و سخاوت پر جنت

حضرت حسن رضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ میری امت کے بہت سے لوگ نماز روزہ کی کثرت کی وجہ سے جنّت میں نہیں جائیں گے بلکہ ان کے دلوں کی سلامتی، سخاوت اور مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی و غمخواری ان کو جنّت میں لے جائے گی۔

مسلمانوں کے دس حق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انس بن مالک رضی سے فرمایا تم پر مسلمانوں کے چار حق ہیں۔ (۱) احسان کرنے والے کی مدد کرنا (۲) گناہگار کے لیے استغفار کرنا (۳) حاکم کے لیے دعا کرنا (۴) تائب سے محبّت کرنا۔

نیز فرمایا۔ ہر مسلمان کے دوسرے پر چھے حق ہیں جن کا ادا کرنا ہر ایک کے ذمے ضروری ہے۔ (۱) اس کی دعوت کو قبول کرنا (۲) مریض کی عیادت کرنا (۳) جنازہ میں شریک ہونا (۴) ملاقات پر سلام کرنا (۵) نصیحت کی خواہش پر نصیحت کرنا (۶) چھینک پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہنا۔

ایمان کامل

حضرت ابو ہریرہ رضی فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کا عیب چھپائے گا آخرت میں اللہ اس کے عیوب کو چھپائے گا۔ جو کسی مسلمان کی دنیوی تکلیف دور کرے گا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تکلیف دور فرمائے گا۔ نیز فرمایا۔ ایمان کامل نہیں ہو سکتا جب تک آدمی دوسرے کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ جو دوسروں پر رحم نہیں کھاتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ جو دوسروں کی خطائیں معاف نہیں کرتا اس کی خطائیں بھی معاف نہیں کی جاتیں جو دوسروں کے عذر قبول نہیں کرتا اللہ اس کے عذر کو قبول نہیں فرمائے گا۔
تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔
اے انسان اگر تو رحم کرے گا تو تجھ پر بھی رحم کیا جائے گا، تو اللہ سے رحم کی کیوں توقع رکھتا ہے جبکہ تو خود رحم نہیں کرتا۔ (انجیل)

اپنے گریبان میں جھانک

شقیق زاہدؒ فرماتے ہیں۔ اگر تیرے سامنے کسی کی برائی کی جائے تو تو اس کو الزام نہ دے بلکہ اس کے ساتھ رحم کا معاملہ کر کیونکہ تو اس سے زیادہ برا ہے اور اگر کسی نیک آدمی کا ذکر کیا جائے اور تیرے دل میں اس کی اطاعت کا جذبہ نہ پیدا ہو تو سمجھ لے کہ تو برا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصیحت

مالک بن انس رضہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے کسی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد نقل کیا۔
اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں نہ کیا کرو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور سخت دل والا اللہ سے دور ہے۔
لوگوں کے عیب اس طرح نہ دیکھو کہ گویا تم ان کے مالک ہو بلکہ اس طرح دیکھو کہ جیسے تم ان کے غلام ہو۔
فرمایا۔ آدمی دو طرح کے ہیں۔ (۱) وہ لوگ جو مصیبتوں میں گرفتار ہیں۔ (۲) وہ جو عیش و آرام کی زندگی گزار رہے ہیں۔ پریشان حال کو دیکھو تو اس پر ترس کھاؤ (اور اس کے لیے عافیت کی دعا کرو)۔ عیش و آرام

Marfat.com

والے کو دیکھو تو اللہ کی حمد اور شکر کرو (اس پر کہ ہمارا یہ بھائی عافیت سے ہے) لوگوں کا یہ ذہن بن جائے تو دنیا سے جھگڑے فساد کا قصہ ہی ختم ہو جائے

تین جامع کلمے

ابو عبداللہ شامیؒ فرماتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ طاؤسؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دروازے پر دستک دی۔ ایک نہایت کمزور بوڑھے شخص تشریف لائے اور فرمایا۔ طاؤس میں ہی ہوں۔ میں حیران ہو کر کہنے لگا۔ آپ ہی طاؤس ہیں اس عمر میں تو آپ سٹ چکے ہوں گے۔ فرمایا۔ عالم سٹا نہیں کرتا۔ میں ان کے ساتھ اندر گیا۔ فرمایا۔ سوال کرو میں بہت مختصر اور جامع جواب دوں گا۔ میں نے عرض کیا۔ اگر آپ مختصر جواب دینے کے موڈ میں ہیں تو میرا سوال بھی مختصر ہی کروں گا۔ میرے سوال کرنے سے پہلے ہی فرمایا۔ اگر چاہو تو تین کلمات میں قرآن، انجیل اور توریت کو جمع کر دوں؟ میں نے کہا ضرور۔ ارشاد فرمایا۔

۱۔ اللہ سے اس طرح ڈرو کہ اس کے سوا کسی سے اتنا نہ ڈرتے ہو۔

۲۔ اللہ سے رحم کی اتنی امید رکھو کہ وہ خوف پر غالب آ جائے۔

۳ دوسرے کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے کرتے ہو۔

ایمان کو مکمل کرنے والی تین باتیں

عمار بن یاسر فرماتے ہیں۔ جس نے اپنے اندر تین باتیں پیدا کر لیں اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا۔ (۱) تنگ دستی میں خرچ کرنا (۲) خود سے انصاف کرنا (۳) سلام کو پھیلانا۔

اللہ کی پسندیدہ تین باتیں

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں۔ تین چیزیں اللہ کو بے حد پسند ہیں۔

۱۔ بدلہ کی قدرت کے باوجود معاف کرنا (اعلیٰ درجہ کی شجاعت و بہادری یہی ہے)

Marfat.com

۲۔ میانہ روی اختیار کرنا (دین و دنیا دونوں کے معاملات میں)
۳۔ اللہ کے بندوں پر رحم کرنا (جو مخلوق پر رحم کرتا ہے اللہ اس پر رحم کرتا ہے)

اِرْحَمُوْا عَلٰی مَنْ فِی الْاَرْضِ	تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا
یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ	تم پر رحم کرے گا

خیر کا مرکز

حضرت ہشام حسن سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی جانب وحی بھیجی۔ اے آدم چار چیزیں تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے خیر کا مرکز ہیں۔ ایک میرے لیے، دوسری تمہارے لیے، تیسری میرے اور تمہارے درمیان، چوتھی تمہارے اور مخلوق کے درمیان۔

احادیث

میرے لیے یہ کہ تم سب صرف میری عبادت کرو اور کسی کو میرے ساتھ شریک نہ کرو۔ تمہارے لیے تمہارا وہ عمل ہے جس کا میں بدلہ دوں گا۔ میرے اور تمہارے درمیان دعا اور اس کی قبولیت ہے (دعا کرنا تمہارا کام اور قبول کرنا میرا کام)۔ تمہارے اور مخلوق کے درمیان یہ ہے کہ تم لوگوں کے ساتھ وہ معاملہ کرو جس کو تم دوسروں سے اپنے لیے کرانا پسند کرتے ہو۔

ان چار باتوں میں عقائد، اعمال اور معاملات سب جمع ہو گئے۔ اللہ کی وحدانیت اور شرک سے کلی اجتناب پر ہی اعمال کی قبولیت موقوف ہے۔ دعا پر یقین عبادت کا مغز بلکہ اصل عبادت ہے۔

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ	دعا عبادت کا مغز ہے
اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ	دعا ہی اصل عبادت ہے

لوگوں کے ساتھ وہ معاملہ کرنا جس کو انسان خود اپنے لیے پسند کرتا ہے معاملات و اخلاقیات کا وہ اعلیٰ مقام ہے جس کو آج ہم سب بھولے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ (مسلم)	جس کے پڑوسی اس کی برائیوں سے مطمئن نہ ہوں گے وہ جنت میں نہیں جائے گا۔
اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ يُحْزِنَهُ (بخاری ومسلم)	اگر کہیں تین آدمی ہوں تو وہ ایک کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں جب تک کہ اور لوگ نہ آجائیں کیونکہ اس سے تیسرے کو تکلیف ہوگی۔

Marfat.com

خوفِ خدا

عقلمند کون ہے؟

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت ابوہریرہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔

۱۔ اعلم الناس (سب سے بڑا عالم) کون ہے؟

فرمایا۔ عقلمند!

۲۔ اعبد الناس (سب سے زیادہ عبادت گزار) کون ہے؟

فرمایا۔ عقلمند

۳۔ افضل الناس (سب سے بہتر) کون ہے؟

فرمایا۔ عقلمند

اس عجیب و غریب جواب سے حیران ہو کر کہنے لگے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقلمند تو وہی ہے جس کے اندر کامل مروت، فصاحت، سخاوت اور رتبہ کی بلندی پائی جاتی ہے۔

فرمایا۔ یہ تمام چیزیں متاع دنیا (دنیا کی پونجی) ہے۔ عقلمند وہ ہے جو متقی (اللہ سے ڈرنے اور گناہوں سے بچنے والا) ہو، چاہے دنیا والے اس کو حقیر سمجھتے ہوں۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ	اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز تم میں وہ ہے جو زیادہ متقی ہو۔

علامت امید و بیم

مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں۔ جو شخص اپنے اندر اللہ کے خوف اور اس سے رحمت کی امید کے آثار پائے تو اس نے ایک قابل اعتماد اور مضبوط بات

Marfat.com

حاصل کرلی۔

علامتِ خوف یہ ہے کہ آدمی اللہ کی نافرمانی سے بچنے لگے۔ اور علامت رجاء (امید) یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری رضامندی و رغبت کے ساتھ کرنے لگے۔

ارشاد باری تعالیٰ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ رب العزت کا ارشاد نقل فرمایا۔ میری عزت وجلال کی قسم میں انسان کو دو خوف یا دو امن نہیں دیتا۔ جو دنیا میں مجھ سے ڈرا، آخرت میں مطمئن رہے گا۔ اور جو دنیا میں بے خوف رہا آخرت میں خائف رہے گا۔

فرشتوں میں اللہ کا خوف

عدی بن ارطاۃ رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں۔ ساتویں آسمان کے فرشتے جب سے پیدا ہوئے سجدہ ہی میں پڑے ہیں۔ اس کے باوجود اللہ کے خوف سے لرزتے رہتے ہیں اور قیامت میں جب سجدہ سے سر اُٹھائیں گے تو کہیں گے۔ یا اللہ ہم سے آپ کی عبادت کا حق ادا نہ ہو سکا۔

جہنم کا خوف

ابو میسرہ رح جب رات کو بستر پر لیٹتے تو کہتے۔ کاش میری ماں نے مجھے جنا ہی نہ ہوتا۔ بیوی کہتیں، اللہ نے آپ کو ایمان و اسلام کی دولت عطا فرمائی پھر کیوں ایسی بات کہتے ہیں۔ فرمایا، بے شک (یہ دولت بڑی چیز ہے) لیکن ہمیں بتایا گیا کہ سب کو جہنم کے اوپر سے گزرنا ہوگا اور یہ نہیں بتایا گیا کہ واپسی بھی ہوگی یا نہیں۔

خوف سے گناہ معاف ہوتے ہیں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مومن کے قلب میں اللہ کا

Marfat.com

خوف پیدا ہوتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔
کسی بزرگ نے فرمایا۔ اللہ کا خوف گناہوں سے روکتا ہے۔ امید سے
طاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ موت کا یاد کرنا فالتو دنیا اور فضول باتوں سے
بے نیاز کرتا ہے۔

تین اور تین

حضرت حسن رض جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے
ہیں۔ تین چیزیں ہلاک کرنے والی اور تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں۔

ہلاک کرنے والی تین چیزیں۔

۱۔ ایسا بخل جس پر عمل کیا جائے۔
۲۔ نفسانی خواہش جس کی اتباع کی جائے۔
۳۔ آدمی کا خود کو سب سے بڑا اور بہتر سمجھنا۔

نجات دلانے والی تین چیزیں۔

۱۔ رضامندی و ناراضی ہر حال میں انصاف کرنا۔
۲۔ غربت و مالداری میں میانہ روی اختیار کرنا۔
۳۔ جلوت و خلوت دونوں جگہ اللہ کا خوف۔

خوف خدا کی علامت

فقیہ ؒ فرماتے ہیں۔ اللہ کا خوف سات باتوں سے ظاہر ہوتا ہے۔
۱۔ زبان (اللہ کے خوف کی وجہ سے جھوٹ، غیبت، چغلی اور فضول
باتوں سے رک جاتی اور ذکر و تلاوت میں لگ جاتی ہے)
۲۔ پیٹ (آدمی اپنے پیٹ میں حلال روزی داخل کرتا اور حرام سے
بچاتا ہے بلکہ حلال بھی بقدر ضرورت)
۳۔ آنکھ (حرام سے اعراض کرتی ہے اور حلال کی جانب بھی عبرت کے
لیے دیکھتی ہے، رغبت کے لیے نہیں)

Marfat.com

۴۔ **ھاتھ** (ہر اس حرکت سے رک جاتا ہے جو اللہ کو ناپسند ہو اس کی حرکت صرف اللہ کی رضا کے لیے ہوتی ہے)

۵۔ **قدم** (اس کام کی طرف نہیں اٹھتا جس میں اللہ کی نافرمانی ہو۔ اللہ کی رضا کے لیے تیزی سے اٹھتا ہے)

۶۔ **قلب** (اللہ سے ڈرنے والے دل میں بغض و عداوت اور حسد وغیرہ کی جگہ محبت و مروت ہمدردی و احترام ہوتا ہے)

۷۔ **اخلاص** اللہ سے ڈرنے والا اخلاص کی جستجو کرتا رہتا ہے کہ کہیں، اخلاص نہ ہونے کی وجہ سے سارے اعمال ہی ضائع نہ ہو جائیں)

ایسے ہی لوگوں کے لیے قرآن کہتا ہے

وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ؕ	اور آخرت آپ کے پروردگار کے نزدیک متقیوں کے لیے ہے
اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا	بے شک کامیابی صرف پرہیزگاروں ہی کے لیے ہے۔
اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ،	بے شک پرہیزگار لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے۔
وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا	تم میں سے ہر ایک کو اس (دوزخ) پر سے گزرنا ہے یہ تمہارے پروردگار پر قطعی اور یقینی ہے پھر ہم پرہیزگاروں ہی کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔

ہزار میں ایک

حضرت حسن بن عمران رضؓ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہم لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ حسب ذیل آیت نازل ہوئی۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ	اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو، بے شک قیامت کا زلزلہ

Marfat.com

نَبَئٌ عَظِیمٌ بہت بڑا ہے

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ جانتے ہو یہ کون سا دن ہوگا؟ ہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی جان سکتے ہیں۔ فرمایا۔ یہ وہ دن ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ آدمؑ سے فرمائے گا۔ تم جنت والوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں بھیجو۔ عرض کریں گے۔ یا اللہ جنت میں کتنے لوگ جائیں گے حکم ہوگا۔ ایک ہزار میں سے ایک جنت میں اور نو سو ننانویں جہنم میں۔

صحابہ کرام رضی یہ سن کر رونے لگے (کہ ہزار میں سے صرف ایک جنت میں جائے گا) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں تمہاری تعداد ۱/۳ ہوگی۔ صحابہ یہ سن کر خوش ہوگئے (کہ اچھی خاصی تعداد ہوگی)

اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ ہر نبی سے قبل جاہلیت کا دور رہا ہے یہ تعداد ان لوگوں سے پوری کی جائے گی اور اگر کمی رہے گی تو منافقین سے مکمل کیا جائے گا۔ پھر فرمایا۔ مجھے توقع ہے کہ تم جنت میں دو تہائی ہو گے۔ نیز فرمایا۔ یاجوج ماجوج اور کافر جن وانس بھی دوزخیوں کی تعداد کو بڑھانے والے ہیں۔

مسلم شریف کے درس میں استاذ محترم حضرت علامہ ابراہیم صاحب بلیاوی نور اللہ مرقدہ نے اس موقع پر ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ ہزار میں ایک مسلمان ہوگا اور نو سو ننانویں غیر مسلم مسلمان جنت میں جائے گا اور غیر مسلم جہنم میں۔

عمل کے بغیر جنت نہیں ملے گی

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا۔ اے مخاطب! تجھے یہ بات دھوکہ میں نہ ڈالے کہ آدمی اس کے ساتھ رہے گا جس سے محبت کرتا ہے۔ کیوں کہ نیک لوگ اعلیٰ مقام پر صرف اپنے عمل ہی کی وجہ سے پہنچیں گے۔

اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے لیے عمل ضروری ہے، عیش و آرام کی زندگی میں اللہ کی نافرمانی کرنے کے ساتھ اس تصور میں رہنا کہ ہم فلاں فلاں بزرگوں سے محبت کرتے ہیں، لہذا ہم انہی کے ساتھ جنت میں رہیں گے

Marfat.com

اپنے کو دھوکے میں رکھنا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بزرگوں کی محبت سے کچھ کوتاہیوں کی تلافی ہو جائے۔ یہود و نصاریٰ نیز اہل بدعت بھی انبیاء علیہم السلام سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن ان کا دعویٰ باطل ہے۔ کیوں کہ اصل محبت اتباع و فرمانبرداری ہے اس کے بغیر خالی دعویٰ دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔

آتا ہے کیف مگر کبھی کبھی

حضرت حنظلہ رضؓ چیختے چلاتے گھر سے باہر نکلے۔ میں تو منافق ہو گیا میں تو منافق ہو گیا۔ اچانک صدیق اکبر رضؓ سامنے آ گئے۔ فرمایا۔ حنظلہ یہ کیا کہہ رہے ہو تم اور منافق۔ ہرگز نہیں۔ کہنے لگے۔ حضرت جب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوتا ہوں تو عجیب حال ہوتا ہے۔ قلب میں خوف خدا، آنکھوں سے آنسو رواں، اپنے نفس کی حقیقت خوب مستحضر، لیکن گھر جا کر بیوی بچوں میں لگ جاتا ہوں تو یہ کیفیت باقی نہیں رہتی (یہ نفاق نہیں تو اور کیا ہے؟)

حضرت صدیق اکبر رضؓ نے فرمایا۔ یہ کیفیت تو ہماری بھی ہوتی ہے۔

دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جا پہنچے۔ حضرت حنظلہ کی زبان پر وہی کلمات تھے (میں تو منافق ہو گیا)۔

رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خاموش! کیا کہہ رہے ہو، نہیں تم منافق نہیں ہو۔

یا رسول اللہ میری کیفیت جو آپ کی مجلس میں ہوتی ہے وہ گھر جا کر نہیں رہتی۔

فرمایا۔ حنظلہ اگر ہر وقت وہی کیفیت رہنے لگے تو راستہ میں چلتے پھرتے بستروں پر لیٹتے وقت فرشتے تم سے ملاقات و مصافحے کیا کریں، حنظلہ یہ کیفیات تو کبھی کبھی ہی حاصل ہوتی ہیں۔

چار باتوں سے ڈرو

ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب ذیل آیت کے متعلق دریافت کیا۔

Marfat.com

اَلَّذِیۡنَ یُؤۡتُوۡنَ مَاۤ اٰتَوۡا وَّ	جو دے سکتے ہیں دیتے ہیں اور ان کے
قُلُوۡبُہُمۡ وَجِلَۃٌ اَنَّہُمۡ	دل اس بات سے ڈرتے ہیں کہ ان کو
اِلٰی رَبِّہِمۡ رٰجِعُوۡنَ	اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے

کیا ان سے گناہ گار مراد ہیں کہ وہ گناہ کر کے اللہ سے ڈرتے ہیں۔ فرمایا۔ نہیں، بلکہ اس سے عبادت گزار مراد ہیں کہ عبادت کے بعد عدم قبولیت سے ڈرتے ہیں

فقیہ فرماتے ہیں۔ نیک لوگوں کو چار باتوں سے ڈرنا چاہیے۔

۱۔ نیک عمل کے قبول ہونے نہ ہونے کا خوف، اللہ تعالیٰ نے قبولیت کے لیے تقویٰ کی شرط لگائی ہے۔ خدا پرہیز

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ	خدا پرہیزگاروں ہی کی نیاز قبول
الۡمُتَّقِیۡنَ	فرماتا ہے۔

۲۔ ریاکاری کا خوف کہ ہر عمل کی قبولیت کے لیے اخلاص شرط لازمی ہے۔

وَمَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِیَعۡبُدُوا اللّٰہَ	اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص
مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ	کے ساتھ خدا کی عبادت کریں

۳۔ نیک عمل کی حفاظت کا خوف کہ عمل کو میدان حشر تک لے جانا ضروری قرار دیا ہے اور وہ حفاظت سے ہی ممکن ہے۔)

مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَۃِ فَلَہٗ	جو کوئی نیکی لے کر آئے گا اس کو
عَشۡرُ اَمۡثَالِہَا	اس جیسی دس نیکیاں ملیں گی۔

کسی نے کیا خوب فرمایا

نیک عمل کرنے سے اس کی حفاظت زیادہ مشکل ہے

۴۔ اس کا خوف کہ پتہ نہیں نیکی کی توفیق ملے گی یا نہیں۔ (توفیق تمام تر اللہ ہی کے قبضہ میں ہے)

وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡۤ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ عَلَیۡہِ	میری توفیق خدا ہی کی طرف سے ہے
تَوَکَّلۡتُ وَاِلَیۡہِ اُنِیۡبُ	اسی پر بھروسہ رکھتا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں

Marfat.com

اللہ کا ذکر

تین دشوار مگر اہم چیزیں

حضرت ابو جعفرؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں۔
تین چیزیں نہایت دشوار ہیں۔
۱۔ اپنے نفس سے انصاف کرنا۔ (یہی کسوٹی ہے خدا ترسی کی)
۲۔ مال میں بھائی سے ہمدردی کرنا۔ (کہ یہی مال کا بہترین مصرف ہے)
۳۔ اللہ کا ذکر (اس کے بغیر دل کو سکون نصیب نہیں ہو سکتا)

سب سے افضل عمل

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں۔ اللہ کے ذکر سے زیادہ نجات دلانے والا کوئی عمل نہیں۔ کسی نے کہا کیا جہاد بھی؟ فرمایا۔ ہاں جہاد بھی!
حسن بصریؒ کہتے ہیں۔ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟
فرمایا۔ مرتے دم تک اللہ کے ذکر میں لگے رہنا۔

علامت ایمان

مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں۔ جس کا قلب مخلوق سے ہٹ کر اللہ کے ذکر کے ساتھ مانوس نہ ہوا، اس کا عمل برباد اور قلب اندھا ہو گیا اور عمر ضائع ہو گئی۔
انس بن مالکؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں
اللہ کا ذکر۔ ایمان کی علامت، نفاق سے براءت۔ شیطان سے حفاظت کے لیے بمنزلہ قلعہ کے اور جہنم کی آگ سے نجات کا سبب ہے۔

Marfat.com

حضرت علیؓ کا مقولہ

حضرت علی رضہ فرماتے ہیں۔ ذکر، دو ذکروں کے درمیان ہے۔ اسلام دو تلواروں کے درمیان ہے۔ گناہ دو فرضوں کے درمیان ہے۔

۱۔ ذکر دو ذکروں کے درمیان ہے۔ (بندہ کا اللہ کو یاد کرنا اس پر موقوف ہے کہ پہلے اللہ اس کو ذکر کی توفیق دیتا ہے اور بندہ کے یاد کرنے کے بعد اللہ اس کو مغفرت کے ساتھ یاد کرتا ہے تو گویا بندے کے یاد کرنے سے پہلے اور بعد میں اللہ یاد کرتا ہے۔

۲۔ اسلام دو تلواروں کے درمیان ہے۔ اگر غیر مسلم کفار اسلام یا جزیہ قبول نہ کریں تو تلوار کے ذریعہ جہاد کیا جاتا ہے اور اگر کوئی مسلمان اسلام قبول کرکے مرتد ہو جائے تو اس کی سزا تلوار ہے۔

۳۔ گناہ دو فرضوں کے درمیان ہے۔ (بندہ پر یہ فرض ہے کہ وہ گناہ سے بچے اور گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ فرض ہے۔

شیطان بھاگتا ہے

مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ — اللہ کی پناہ چاہتا ہوں وسوسہ ڈالنے

الۡخَنَّاسِ — والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے

اس کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضہ نے فرمایا۔ اس سے مراد شیطان ہے کہ وہ انسان کے قلب پر ہر وقت مسلط رہتا ہے۔ جب بندہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان ہٹ جاتا ہے اور جب بندہ اللہ سے غافل ہوتا ہے تو پھر وسوسہ ڈالنے لگتا ہے۔

قلب کی جلا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز کی جلا ہوتی ہے اور دل کی جلا اللہ کا ذکر ہے۔

Marfat.com

شیطان کی مایوسی

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں، جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرتا ہے تو شیطان مایوس ہو کر کہتا ہے اب میرے لیے یہاں قیام ناممکن ہو گیا۔ اور جب کھانے کے وقت بندہ بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے میرے لیے اس گھر میں نہ ٹھہرنے کی گنجائش رہی نہ کھانے پینے کی (یہ کہتا ہوا ناکام و نامراد واپس ہو جاتا ہے)۔

اس سے معلوم ہوا کہ گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا کتنا اہم ہے۔

حضرت عائشہؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتی ہیں کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھا کرو، شروع میں بھول جاؤ تو درمیان میں (جب یاد آئے) یا آخر میں (اگر درمیان میں یاد نہ آئے) پڑھ لیا کرو۔

درمیان یا آخر میں اس طرح پڑھو بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ آخِرَہٗ

انسان و شیطان کا مقابلہ

فقیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابو محمدؒ نے فرمایا (ابو محمد حضرت انس بن مالکؓ کے شاگرد تھے) کہ ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا۔ یا اللہ تو نے انسانوں کے واسطے اپنی عبادت کے مخصوص گھر بنائے، میرے لیے اس طرح کا کوئی گھر نہیں؟ فرمایا تیرا گھر حمام ہے۔

ابلیس نے کہا۔ انسانوں کے لیے مجالس ہیں، میرے لیے کونسی جگہ ہے؟ فرمایا۔ بازار!

ابلیس نے کہا۔ ان کے پڑھنے کے لیے قرآن دیا! کوئی بھی آسمانی کتاب میرے لیے کیا ہے؟ فرمایا۔ شعر!

ابلیس نے کہا۔ انسانوں کا مشغلہ آپس میں باتیں کرنا ہے۔ میرا مشغلہ کیا ہے؟ فرمایا۔ جھوٹ!

ابلیس نے کہا۔ انسانوں کو اذان دی، جس سے وہ نماز کے لیے جمع

Marfat.com

ہوتے ہیں) میری اذان کیا ہے؟ فرمایا۔ گانا بجانا۔

ابلیس نے کہا۔ انسانوں کے لیے رسول بھیجے، میرے لیے؟ فرمایا۔ تیرے لیے نجومی اور کاہن ہیں۔

ابلیس نے کہا۔ انسانوں کو کتاب دی، میرے لیے کون سی کتاب ہے؟ فرمایا۔ تیرے لیے وشم ہے (ہاتھوں کے نشانات)

ابلیس نے کہا۔ انسانوں کے لیے شکارگاہیں بنائیں، میری شکارگاہ کون سی ہے؟ فرمایا۔ عورتیں تیری شکارگاہ ہیں۔

ابلیس نے کہا۔ انسانوں کے کھانے کے لیے بہت سی چیزیں بنائیں۔ میرے کھانے کو کیا ہے؟ فرمایا۔ وہ کھانا جس پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے۔

ان پانچ کو یاد رکھنا

فضیل بن عیاض رح کے پاس ایک شخص آیا اور کہا۔ مجھے نصیحت فرمائیے۔ فرمایا۔ پانچ باتوں کی وصیت کرتا ہوں اچھی طرح یاد رکھنا۔

۱۔ جو حالت، دکیفیت بھی تجھ پر طاری ہو اس کے متعلق یہی سمجھنا کہ اللہ کی طرف سے ہے، (تاکہ لوگ تجھ پر ملامت نہ کریں)۔

۲۔ اپنی زبان کی حفاظت کر (تاکہ مخلوق تیری برائی سے اور تو اللہ کے عذاب سے محفوظ رہے)۔

۳۔ اپنے رب کے وعدہ رزق پر یقین کر (تاکہ تو مومن بن جائے)

۴۔ موت کی تیاری میں لگا رہ (تاکہ غفلت کی موت نہ مرے)

۵۔ اللہ کا ذکر کثرت سے کر (تاکہ تمام معصیات و آفات سے محفوظ رہے)

پھر ان باتوں سے کیا فائدہ

ابراہیم بن ادھم رح نے کسی کو دنیا کی باتوں میں مشغول دیکھ کر فرمایا۔ کیا تجھے ان باتوں پر ثواب کی امید ہے؟ اس نے کہا۔ نہیں! فرمایا۔ کیا تو ان باتوں کی وجہ سے اللہ کے عذاب سے بچ سکتا ہے؟ کہا۔ نہیں!

پھر ان باتوں سے کیا فائدہ جن پر نہ ثواب ہی کی امید ہے نہ عذاب سے

Marfat.com

بچنے کی توقع، لہذا اللہ کا ذکر کر۔

ذکر اللہ کی برکت

کعب احبار فرماتے ہیں۔ میں نے ایک آسمانی کتاب میں دیکھا ہے کہ اللہ نے فرمایا۔ جس کو میرے ذکر کی مشغولیت دعا کرنے کا موقع نہ دے، اس کو دعا کرنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں۔

ذکر اللہ کا نور

فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں۔ جن گھروں میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے وہ آسمان کے فرشتوں کو اس طرح چمکتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں جیسے تاریک رات میں ستارہ یا چراغ (جن مکانوں میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا وہ تاریک ہوتے ہیں)

محبوب و مبغوض بندہ کی پہچان

حضرت موسیٰؑ نے ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ محبوب اور مبغوض بندہ کی پہچان کیا ہے؟ فرمایا۔ محبوب بندہ کی دو علامتیں ہیں۔ نیز مبغوض کی بھی دو نشانیاں ہیں۔

محبوب بندہ کی دو علامتیں۔

۱۔ میں اس کو ذکر کی توفیق دیتا ہوں تاکہ جب وہ میرا ذکر کرے تو میں فرشتوں میں اس کا تذکرہ کروں۔

۲۔ اپنی نافرمانی سے اس کو بچاتا ہوں تاکہ عذاب کا مستحق نہ ہو۔

مبغوض کی علامتیں۔

۱۔ اس کو اپنا ذکر کرنا بھلا دیتا ہوں۔

۲۔ نفسانی خواہشات میں مبتلا کر دیتا ہوں تاکہ عذاب کا مستحق ہو۔

Marfat.com

بسم اللہ کا اثر

...لیح اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں. کہ ایک صحابی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھوڑے پر سوار تھے تو گھوڑا بدکنے لگا. صحابی کے منہ ... شیطان ہلاک و برباد ہو. حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. ... سے شیطان پھول کر کُپا ہو جائے گا. بسم اللہ کہو اس کی وجہ ... شیطان اتنا حقیر ہو گا کہ مکھی کے برابر ہو جائے گا.

مجلس کا کفارہ

نافع بن ... فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ دعا مجلس کا کفارہ ہے.

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ	یا اللہ تو پاک اور لائق تعریف
بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا	ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ	سوا کوئی معبود نہیں. میں اپنے
وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ	گناہوں کی تجھ سے معافی چاہتا
	ہوں اور توبہ کرتا ہوں.

اگر وہ مجلس ذکر اللہ کی ہے تو یہ دعا اس کے لیے بمنزلہ مُہر کے ہو جائے گی کہ قیامت کے لیے اس مجلس کا ثبوت ہو جائے گا اور اگر لہو و لعب کی مجلس ہے تو اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی.

ذکر کی حقیقت و تقسیم

...فرماتے ہیں کہ ذکر افضل العبادات ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر عبادت کے لیے اوقات اور مقدار متعین کی ہے مگر ذکر کے لیے فرمایا.

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا	اے ایمان والو کثرت سے
اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا	اللہ کا ذکر کرو.

Marfat.com

ہر آدمی کی چار حالتیں ہیں۔

(۱) طاعت (۲) معصیت (۳) فراخی (۴) تنگ دستی

اگر کوئی شخص مطیع و فرمانبردار ہے تو اس کا ذکر یہ ہے کہ اللہ سے مزید توفیق اور اطاعت کی قبولیت کا سوال کرے اور اگر (خدانخواستہ) معصیت و نافرمانی میں مبتلا ہے تو اس کا ذکر گناہوں سے توبہ کرنا اور نیک بننے کی توفیق مانگنا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص مال اور دیگر نعمتوں سے مالامال ہے تو اس کا ذکر یہ ہے کہ ان نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرے اور جو بندہ تنگ دستی بیماری و دیگر پریشانیوں میں مبتلا ہے تو اس کا ذکر صبر ہے (صبر کی فضیلت بہت ہی زیادہ ہے)۔

ذکر اللہ کی پانچ خصوصیات

ذکر کے اندر پانچ خوبیاں ہیں۔ (۱) اللہ کی رضامندی (۲) فرمانبرداری کا جذبہ پیدا ہونا (۳) شیطان سے حفاظت (۴) رقتِ قلب (۵) گناہوں سے پرہیز کی قوت کا پیدا ہونا۔

احادیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ (ترمذی)

جب جنت کے باغیچوں سے گزرو تو کھالیا کرو۔ لوگوں نے کہا جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟ فرمایا ذکر کے حلقے

مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (ترمذی)

اللہ کے ذکر سے زیادہ کوئی عمل اللہ کے عذاب سے بچانے والا نہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِيْ اِذَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ (بخاری)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور میرے ذکر کے لیے ہونٹ ہلاتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

Marfat.com

دُعا

پانچ کے بعد پانچ

حضرت ابو ہریرہ رضہ فرماتے ہیں۔ جس کو پانچ چیزیں مل گئیں وہ دوسری پانچ چیزوں سے محروم نہیں رہے گا۔

۱۔ جس کو شکر کی توفیق ملی وہ نعمتوں کی زیادتی سے ہرگز محروم نہ رہے گا۔

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ — اگر شکر کروگے تو اور زیادہ دوں گا

۲۔ جس کو صبر کی توفیق مل گئی وہ ثواب سے محروم نہ رہے گا۔

اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ — صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

۳۔ جس کو توبہ کی توفیق ملے گی وہ اس کی قبولیت سے محروم نہ ہوگا۔

وَھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ — وہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔

۴۔ جس کو استغفار کی توفیق دی گئی وہ مغفرت سے محروم نہ ہوگا۔

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا — اپنے پروردگار سے مغفرت مانگو وہ بخشنے والا ہے۔

۵۔ جس کو دعا کی توفیق دے دی گئی وہ اجابت سے محروم نہ رہے گا۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ — مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا

کسی نے ایک چھٹی چیز کا اضافہ کیا کہ جس کو خرچ کی توفیق ملی وہ اس کے بدلہ سے محروم نہ ہوگا۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَھُوَ یُخْلِفُہٗ — جو کچھ تم خرچ کرتے ہو وہ اس کا بدلہ دے گا۔

Marfat.com

کاش دنیا میں کوئی دعا قبول نہ ہوتی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، مسلمان کی ہر دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ کسی ناجائز کام یا رشتے ناتے ختم کرنے کے لیے دعا نہ کرے (البتہ دعا کی قبولیت کا طریقہ مختلف ہے) یا تو دنیا میں اس کی خواہش پوری کر دی جاتی ہے (اگر اسی میں مصلحت ہے) یا آخرت میں ذخیرہ کر دیا جاتا ہے یا پھر اس کی وجہ سے کوئی مصیبت ٹل جاتی ہے یا کوئی گناہ معاف ہو جاتا ہے ۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ جب قیامت میں اللہ تعالیٰ بندہ کو ان دعاؤں کا ثواب مرحمت فرمائیں گے جو بظاہر دنیا میں قبول نہیں ہوئی تھیں تو اس کی کثرت کو دیکھ کر بندہ خواہش کرے گا ۔ کاش دنیا میں کوئی دعا قبول نہ ہوتی ۔

جیسے کھانے میں نمک

حضرت ابوذر غفاری رضہ فرماتے ہیں ۔ عبادات میں دعا کی وہی حیثیت ہے جو کھانے میں نمک کی ۔

عجلت نہ کر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ آدمی اس وقت تک خیر و بھلائی میں رہتا ہے جب تک جلد بازی نہ کرے ۔ صحابہ رضہ نے عرض کیا ۔ عجلت سے کیا مراد ہے ۔ فرمایا ۔ یہی کہ دعا کرتے کرتے یہ کہنے لگے کہ میں برابر دعا کرتا رہتا ہوں مگر قبول ہی نہیں ہوتی ۔ اتنے دن گزر گئے دعا کرتے کرتے مگر ابھی تک قبول نہ ہوئی ۔

دعا کی قبولیت اور یقین

حضرت حسن رح فرماتے ہیں ۔ میں ایک مرتبہ ابو عثمان مہدی رح کی عیادت کو گیا ۔ ہم میں سے کسی نے کہا ۔ ابو عثمان ہمارے لیے دعا کیجیے ۔ آپ مریض ہیں اور مریض

Marfat.com

کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ چنانچہ انھوں نے ہاتھ اٹھائے ان کے ساتھ ہم نے بھی اٹھا لئے۔ حمد و ثنا کے بعد قرآن پاک کی چند آیات تلاوت کیں درود شریف پڑھا۔ اس کے بعد دعا کی۔ پھر فرمایا۔ مبارک ہو اللہ نے دعا قبول فرمالی۔ حضرت حسن نے فرمایا۔ آپ کو کیسے خبر ہوئی ہے فرمایا۔ حسن اگر آپ مجھ سے کوئی بات کہیں تو یقیناً میں اس کی تصدیق کروں گا۔ اللہ نے قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے تو پھر اس کی تصدیق کیوں نہ کروں جبکہ قرآن میں ہے

اُدْعُونِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ
مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا

باہر نکل کر حضرت حسن نے فرمایا۔ یہ مجھ سے زیادہ فقیہ ہیں۔

دعوات سحرگاہی

حضرت موسیٰ ؑ نے اللہ سے عرض کیا۔ یا الٰہی کس وقت دعا جلدی قبول ہو جاتی ہے۔ فرمایا۔ موسیٰ میں رب ہوں تم بندے ہو جس وقت بھی دعا کرو گے قبول کروں گا۔ موسیٰ ؑ نے وقت کی تعیین پر اصرار کیا۔ تو فرمایا۔ رات کی تاریکی میں دعا کیا کرو، وہ قبولیت کا خاص وقت ہے۔

دعا کے قابل بنو

حضرت رابعہ عدویہ قبرستان جا رہی تھیں۔ راستے میں کسی نے کہا میرے لیے دعا فرمایئے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ اللہ کی اطاعت و عبادت کرو پھر دعا کرو وہ ہر پریشان کی دعا قبول فرماتا ہے۔

دوسروں سے دعا کے لیے کہنا مسنون و مستحب ہے۔ حضرت رابعہ کا ... اس لیے تھا کہ آدمی کو دعا کے قابل بننا چاہیے۔ ... اور صرف دوسروں کی دعاؤں پر ... بات نہیں۔

قبولیت دعا کے ... موانع

ایک بزرگ سے کسی نے کہا۔ ہماری دعا قبول نہیں ہوتی حالانکہ اللہ

نے قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے۔
فرمایا۔ سات چیزیں تمہاری دعا کو اوپر نہیں جانے دیتیں۔
وہ سات چیزیں کیا ہیں؟ سائل نے کہا۔ فرمایا۔

۱۔ تم نے اللہ کو ناراض کر رکھا ہے اور راضی کرنے کی کوشش نہیں کرتے (کہ برائی کو چھوڑ کر نیکی اختیار کرو)

۲۔ قرآن پڑھتے ہو لیکن اس کے معنی میں غور و فکر کے ساتھ عمل نہیں کرتے (پھر شکایت کیسی کہ دعا قبول نہیں ہوتی)

۳۔ اللہ کا بندہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہو لیکن عمل بندوں کے سے نہیں کرتے (بندہ تو وہ ہے جو ہر حال میں مالک کا تابع ہو)

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور امتی ہونے کے دعوے دار ہو لیکن عمل کرتے ہو ان کے دشمنوں کے طریقہ پر (یہ عجب دعویٰ محبت ہے)

۵۔ زبان سے تو کہتے ہو کہ اللہ کی نظر میں دنیا کی حیثیت مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں لیکن دلوں کا حال اس کے برعکس ہے (کہ دنیا ہی کو باعث عزت و راحت سمجھتے ہوئے دنیا کے لیے سرگرداں ہو)

۶۔ تمہاری زبان تو یہ ہے کہ دنیا نہایت حقیر و ناپائیدار ہے۔ لیکن تمہارے اعمال اور دنیا میں مشغولیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ دنیا ہی میں رہنا ہے۔

۷۔ تمہارا قول تو یہ ہے کہ آخرت دنیا سے بہت بہتر ہے لیکن آخرت سنوارنے کی کوشش بالکل نہیں اور دنیا کے لیے دن رات ایک کیے ہوئے ہو (قول و عمل کا یہ تضاد)

حرام سے بچو دعا قبول ہوگی

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ میں دعا کرتا ہوں لیکن قبول نہیں ہوتی۔
فرمایا۔ حرام مال سے پرہیز کرو کیونکہ جس کے پیٹ میں حرام کا ایک لقمہ بھی جاتا ہے چالیس روز تک اس کی دعا قبول نہیں ہوتی اور جس کا شغل ہی

Marfat.com

حرام ہو؟) نیز دعا کرنے والے کو جلدی نہ کرنا چاہیے، اللہ ہر داعی کی دعا قبول فرماتا ہے۔ البتہ کسی کی دعا کی قبولیت کا اثر فوراً اور کسی کا کچھ تاخیر سے ظاہر ہوتا ہے اور کسی کا قیامت میں ظاہر ہوگا۔

حضرت موسیٰؑ نے فرعون کے لیے بددعا کی۔ ہارونؑ آمین کہتے رہے اللہ نے فوراً مطلع بھی فرمادیا کہ تمہاری دعا قبول ہوگئی لیکن اس کے باوجود اس کا اثر چالیس سال کے بعد ظاہر ہوا۔ (کہ فرعون موسیٰؑ کی بددعا سے چالیس سال کے بعد بحر قلزم میں غرق ہوا۔

چار میں کوئی بھلائی نہیں

کسی بزرگ نے فرمایا۔ چار آدمیوں میں کوئی بھلائی نہیں۔

۱۔ درود و سلام میں بخل کرنے والا۔
۲۔ اذان کا جواب نہ دینے والا۔
۳۔ نیک کام میں کسی کی مدد نہ کرنے والا۔ (اگرچہ وہ مدد طلب کرے)
۴۔ نمازوں کے بعد اپنے اور تمام مومنین کے لیے دعا نہ کرنے والا۔

قلب کا علاج

عبداللہ انطاکیؒ فرماتے ہیں۔ قلب کا علاج پانچ چیزوں میں ہے۔

۱۔ بزرگوں کی صحبت۔
۲۔ تلاوت قرآن پاک۔
۳۔ حرام مال سے پرہیز۔
۴۔ اخیر رات میں اٹھ کر تہجد پڑھنا۔
۵۔ صبح صادق کے وقت عاجزی کے ساتھ دعا مانگنا۔

جامع دعائیں

اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَ التُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی (مسلم)

اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے ہدایت کا، تقویٰ کا، پاکدامنی کا

Marfat.com

اور بے نیازی کا.

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الصِّحَّۃَ
وَالْعِفَّۃَ وَالْاَمَانَۃَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ
وَالرِّضٰی بِالْقَدَرِ

اے اللہ مجھے صحت، عفت، امانت
حسن خلق اور تقدیر پر رضامندی
عطا فرما۔

Marfat.com

تسبیحات

آسان، وزنی اور پسندیدہ دو کلمے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو کلمے زبان پر نہایت آسان عمل کی ترازو میں بہت وزنی اور اللہ کو بے حد پسند ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ — پاک ہے اللہ اور تعریف کے لایق

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم — پاک ہے اور بڑا

آگ سے بچانے والی ڈھال

خالد بن عمران رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قوم پر سے گزر ہوا۔ اس وقت وہ لوگ اپنی ڈھالیں لے رہے تھے۔ لوگوں نے کہا۔ کیا کوئی دشمن آ رہا ہے؟ فرمایا: نہیں بلکہ آگ سے بچنے کے لیے! عرض کیا۔ آگ سے بچانے والی ڈھال کون سی ہے۔ فرمایا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

پاک ہے اللہ اور تعریف کے لایق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت نہیں اللہ بلند و برتر کی مدد کے بغیر

یہ کلمات قیامت میں جہنم کی آگ سے بچانے والے اور جنت میں لے جانے والے ہیں اور یہ کلمات قیامت میں پڑھنے والے کے آگے آگے رہیں گے۔

کلمہ سوم کا تجزیہ

حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں۔ اللہ تعالی نے عرش بنایا اور فرشتوں

Marfat.com

کو اٹھانے کا حکم دیا۔ تو فرشتوں کو عرش بہت وزنی محسوس ہوا۔ اس وقت فرشتوں کو سبحان اللہ پڑھنے کو کہا۔ چنانچہ اس کے پڑھتے ہی عرش کا اٹھانا آسان ہو گیا۔ فرشتے برابر اس کلمے کو پڑھتے رہے یہاں تک کہ آدمؑ وجود میں آئے۔ آدمؑ کو چھینک آئی تو الحمد للہ کہنے کا حکم دیا گیا اور اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یرحمک اللہ و لھذا خلقتک۔ اللہ تم پر رحم فرمائے تم کو اسی لیے پیدا کیا ہے۔ فرشتوں نے یہ کلمہ سنا تو سبحان اللہ کے ساتھ اس کو بھی پڑھنے لگے۔ حضرت نوحؑ کا زمانہ آیا بت پرستی کے خلاف اللہ نے حکم دیا کہ قوم کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو۔ فرشتوں نے اس کو بھی ملا کر پڑھنا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ ابراہیمؑ کا دور آیا۔ ابراہیمؑ کو اسمٰعیلؑ کی قربانی کا حکم ملا۔ تعمیل حکم کرنے کے لئے نوبت آئی تو جبرائیلؑ دنبہ لے کر آئے اور اسمٰعیلؑ کی جگہ اس کو قربان کر دیا۔ ابراہیمؑ کی زبان سے خوشی میں اللہ اکبر نکلا۔ فرشتوں نے اس کو بھی ملا لیا۔ اور اب یوں پڑھنے لگے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

جبرئیلؑ نے یہ واقعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو آپ نے اظہار تعجب کے لیے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

اس پر جبرائیلؑ نے فرمایا اس کلمہ کو پہلے کلمات کے ساتھ جوڑ دیا جائے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

تیسرا کلمہ کہلاتا ہے۔ احادیث میں اس کے بے شمار فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ فرشتوں نے بڑے اہتمام کے ساتھ اس کے ایک ایک جز کا ورد کیا ہے۔ انسانوں کو بھی اس سے غفلت محروم نہ رہنا چاہیے کم از کم صبح و شام ایک ایک تسبیح ضرور پڑھنی چاہیے۔

امانت، محبتِ الٰہی اور ملامت

[illegible] حضرت [illegible] اللہ [illegible] فرمایا۔ ملامتی [illegible] کے جاتے ہیں [illegible] مال [illegible] ساتھ [illegible]

Marfat.com

محبوب و مبغوض، مومن و کافر سب کو ملتا ہے۔ لیکن ایمان صرف محبوب بندہ ہی کو دیا جاتا ہے۔ پس جو شخص خیر خیرات، جہاد اور عبادت نہ کر سکے (غربت کی وجہ سے صدقہ پر، کمزوری کی وجہ سے جہاد اور عبادت پر قادر نہ ہو) اس کو چاہیے کہ وہ کلمہ سوم کثرت سے پڑھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے یہ کلمہ ساری دنیا اور اس کی نعمتوں سے زیادہ پسند ہے۔ نیز فرمایا یہ افضل الکلام ہے۔

مطلوب عالم سہروردی
ذخیرہ کتب
۶۸ کریم پارک

Marfat.com

Marfat.com

آئینہ کتاب

شمائل ترمذی

انتخاب صحاح

روضۃ ال

تعلیمی چہل حدیث

خطبات

حیات

النبی

حبیب

خلفائے اربعہ

اسلام کا نظام مساجد

اسلام کا نظام

اسلام کا اقتصادی

قرآن اور تصوف — ڈاکٹر

مکارم اخلاق — علامہ

ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں — مولانا

عربوں کی جہاز رانی — مولانا

Marfat.com